



3323/1

پاکستان مکتوبیابا

(فارسی)

حضرت حاجی دوست محمد

قدھاری، قدس سرہ

موسی زنی شریف

مکتوبات و فوائد عثمانیہ

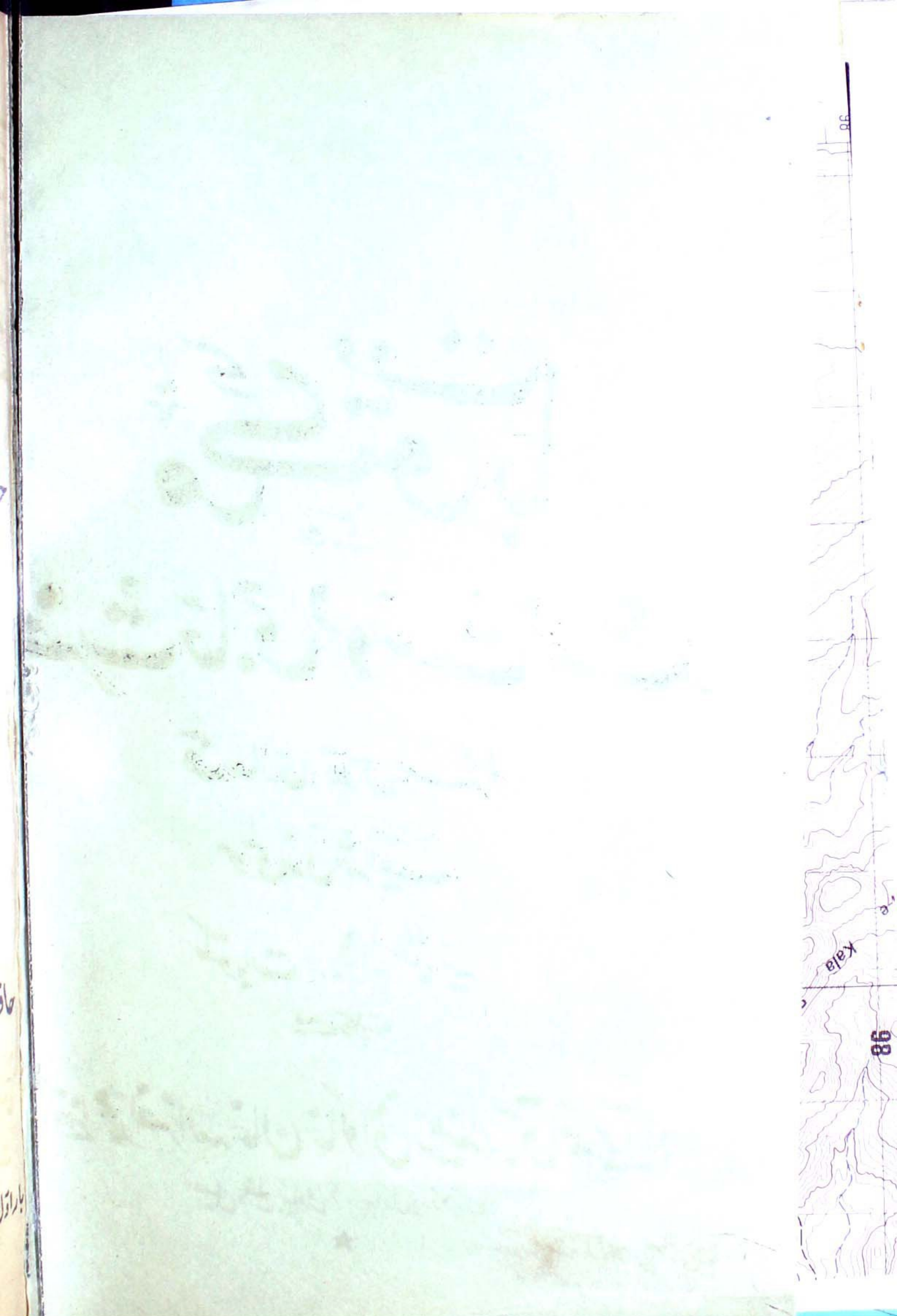
ملنے کا پتہ

حافظ محمد نصیر اللہ خان خاکی زین الدین سستی قدیر آباد

تحصیل و ضلع بہاول نگر، بہاول پور ڈویژن



Price Rs.15/-



98

Kala

98



مکتوبات حضرت

حاجی دوست محمد قادری

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین

قدس سرہ موسیٰ زنی شریف

تصحیح

فقیر عطا محمد کان اللہ ساکن چودھوان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہ

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

ناشر

حافظ محمد یوسف خان و برادرانش، پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم رہم

طابع

مطبع صدیقی بیرون بوہرگیٹ ملتان شہر

تعداد ۱۰۰۰

بار اول

فہرست مکاتیب شریفہ

شمار

۱	مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ	۱۷	۳	مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ	۳۲
۲	مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی	۱۸	۶	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۵۰
۳	مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی	۱۹	۱۰	مکتوب نوزدہم بملا میر واعظ صاحب اخوندزادہ	۵۲
۴	مکتوب چہارم ایضاً	۲۰	۱۴	مکتوب بستم ایضاً	۵۰
۵	مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم امدنی قدس سرہ	۲۱	۲۲	مکتوب بست و یکم بجناب پیر دستگیر خود در تعداد خلفاء خود	۵۲
۶	مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ	۲۲	۲۴	مکتوب ہفتم ایضاً	۵۹
۷	مکتوب ہفتم ایضاً	۲۳	۲۵	مکتوب بست و دوم بملا میر واعظ صاحب	۸۲
۸	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۲۳	۲۶	مکتوب بست و سوم بنام ملا محمد شاہ صاحب پیونہ	۹۲
۹	مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ	۲۴	۲۸	مکتوب بست و چہارم بنام ملا عطا محمد صاحب اخوندزادہ	۹۶
۱۰	مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ	۲۵	۳۱	مکتوب بست و پنجم ایضاً	۹۸
۱۱	مکتوب یازدہم ایضاً	۲۶	۳۲	مکتوب بست و ششم بنام خان ملا خان صاحب	۹۹
۱۲	مکتوب دوازدہم بحلیفہ ملا ہیبت اخوندزادہ ہر پال کیفری	۲۷	۳۳	مکتوب بست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۱۰۰
۱۳	مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (ژوب)	۲۸	۳۴	مکتوب بست و ہشتم بنام سید خیر شاہ صاحب	۱۰۹
۱۴	مکتوب چہار دہم بنام ملا ہیبت اخوندزادہ	۲۹	۳۵	مکتوب بست نهم بنام قاضی جید شاہ صاحب	۱۱۱
۱۵	مکتوب پانزدہم بملا راز محمد اخوندزاد صاحب قندھاری	۳۰	۳۶	مکتوب سیم بنام مولوی عبد اللہ صاحب تاریخ وصال	۱۱۲
۱۶	مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاز حضرت بودند	۳۱	۳۷		

تذکرہ
 یک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القدر حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ ہوئے است اس مکتوب شریف مجموعہ نبودہ در مقدمہ درج کردہ شد است۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين

مقدمہ

86478

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايتهم بالذوات القدسيّة ادا هم شعاع شرعهم في عبادة
بالنفوس المطهرة شرفهم الله تعالى بحمل اماناته المنزلة على انبيائه وجعلهم معجزة باقية
من معجزات رسوله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصاً على دليل
الاولين والآخرين خاتم الرسل والنبين سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخرة وعلى
اله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة -

اما بعد ، فقير عظيم عني عنه عرض مي وارد كه غنايت بے علت خداوندي جل مجد چون بند را در
خدمت بابرکت حضرت شيخ مركز النسبة العالمة الجليلية هاديان و مرشدنا الحاج محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ
رسانيد قدر معتد بها از اوقات سعي در خدمت عاليه ايشان گذرانيد۔ دفاتر سته از مکتوبات حضرت المجد
والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شيخ سبقاً خواند بجمع رسائل ديگر از حضرات سلسلہ شريفہ کہ معمول
خانقاہ شريف سراجيہ مجديہ بوده است۔

علی العموم حضرت شيخ رضی اللہ تعالی عنہ با فادہ معارف خصوصيہ حضرات کرام فقير را در مجالس
خصوصيہ مي نواختند فقير اين فوائد را حسب الارشاد و بيقيد کتابت مي آورد۔ والحمد لله على الغمامہ روزی
ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تحفہ سعديہ" را ملخص کرده از سر نو بنويس مگرہ در او (بر خلاصہ طريقہ کرامات
ظاہرہ نويسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العين کرده شود يعنى علوم و معارف کہ
از ايشان صدر يافته و متعلق بتوضيح مقامات طريقہ اند۔ کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئينہ کمالات ايشانند و
بتفصيل ہمیں علوم شريفہ ايشان بقاء طريقہ بلکہ تکميل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ ارباب طريقہ
را موجب بصيرت مي باشند و معيار صحت و سقم احوال ايشان مي گردند۔ پس اہتمام بعلم نافعہ حضرات
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ايشان۔ ۱۵

ازين ارشاد پر حقيقت سر التزام کردن مشايخ بر تکرار مکاتيب رسائل حضرات با طلبہ واضح مي شو کہ مشايخ
بطور شغلي از اشغال طريقہ درس و تدريس مکاتيب حضرات مقرر فرموده اند۔

تفصیل میں اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجذوبہ بر توجہات مشلخ است کہ بتوجہات خود القاء ذکر جذبات لطائف طلاب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب راسر فزازی سازند اما در طلب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دو امر ضروری است۔ ربط معنوی بامشائخ کرام و رعایت آداب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشلخ چنانچہ برائے افادہ بتوجہات شریفہ اوقات مخصوص بوده اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دو امر طلبہ را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ماہو المعهود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زلی شریف ہمیں طریقہ مسلوک معمول بہا بوده است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لائح است۔

اما چون نسبت بحضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات را منحصر در طلبہ اوقات مخصوصہ نداشتند بلکہ صرف ہر وارہ دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصرف با فادہ خلق انہری بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبدالرسول صاحب بکروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چون بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بودہ است اما دریں جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملتہ والدین فرمودند "مولانا دریں جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر بخدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف بتوجہات کردن بہر کسے علی حسب الاستعداد مے ماندند۔

حضرت السراج قدس سرہ در صرف توجہات چنداں شغف نمودند کہ درس کتب و مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت شیخ از شیخ ابوالسعد احمد خاں نور اللہ تعالیٰ مرقدہما حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین او شان را فرمودند کہ مولانا یک وعدہ من می کنم و یک عدہ شما بکنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کرد بدیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد۔
 شماہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود ننخواہید کرد پس حسب حکم حضرت
 مولنا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و با توجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثنائے قرات
 روزے حضرت خواجہ از مولنا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولنا فرمودند کہ فائدہ بکمال است۔
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولنا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ احسان
 نبوده مگر الحال کشف غوامض مقامات حضرت المجد قدس سرہ ببرکت آن توجہات حضرت خواجہ
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرات مکتوبات معمول بہا در حضرات
 گشت۔

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابہ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال
 یاران او اند۔

ایں طریق منور ہر اے قرات مکتوبات و حصول توجہات مشائخ موجب ثمرات عظیمہ و
 فوائد جیمہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ مذکورہ بالا احتیاج بہ بیان
 چیزے دیگر نیست۔ اما تھذیباً بنعمۃ اللہ تعالیٰ مے گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب معمول
 قرات مکتوبات شریف بمشایخ قدس سرہ شروع کرد۔ بجز شروع کردن در ذہن و بصرف فقیر مرسوم
 شد کہ بالمقابل حضرت المجد قدس سرہ شریف فرماید و فقیر ہر حضرت ایشان قرات می کند
 تا اختتام قرات ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول ہر اے تفریح بیرون آمدند و در ایں وقت علی العموم فقیر ہمراہ می بوئے
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت المجد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔
 پس بعد نظر ازاں تا نسخ ختم حضرت مجد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں صرف ہر ختم خواجگان بعد
 صبح و عصر اکتفا می رفت۔

ازیں انمونیج کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرت مر اہل
 ارادت را علماً و ذوقاً بہر دو وجہ می باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مشائخ
 جمعا و حفظاً معمول شدہ است۔ چون ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس

قرائت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔
فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

از انفاس متبرکہ و فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست درین نزدیکی الاخ الماکرم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بر احسن صوت تحفہ برای منتسبین حضرات موسی زئی شریف ساخته است و حسب الاجازة حضرة صاحبزادہ بقیة السلف محمد زاید بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نمودند بعد از فراغت از آل فقیر را بطباعت کتابے دیگر از فوائد حضرت کرام مامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرت کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتداء و انتہاء و وسط سلوک مجددیہ را کا حقیقہ از ایشان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بطباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ جمع کردہ خلیفہ اوشاں مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بحوصلہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر دریں قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولانا خان محمد مرحوم در این والہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کد در تصحیح آل بجا بردہ است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یا بند راجع بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم بپوشند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولانا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خانمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جز امل اللہ خیرا و یرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

قائده بزرگان دین فرمودہ اند کل کلامی بزر و علیہ کسوة قلب منہ بزر یعنی کلام ارباب قلوب صافیہ حامل کیفیات باطنیہ ایشاں می باشد۔ مثلاً بر کسی کہ کیفیت نہ بد غالب است در کلام او آثار نہ بد نمایاں خواہند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات الہیہ خواہد بود و علی ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالیٰ با سراسر ہم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدہی شدن معتقدات اہل سنت و الجماعۃ است و سبب تسہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص

بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بہ نزد این اکابر از قبیل مجال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و واردات و کشفیات وغیرہ باشند بزاد این اکابر کا مطرح فی الطریق وغیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق باین امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک این حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام این اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب این حضرات خواهد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند ازینجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در و فیوضات و برکات از جناب شیخ تا آن زمان است کہ احداث در طریقہ او کردہ آید و چون احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ منہا پس آن حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبتہ کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع لغات مرؤبہ و بنائے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مرضیہ حضرات کرام و یا آنانکہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریق جدیدہ اذکار و اوراد احداث کردہ اند۔ وہم آنانکہ مجرد انتساب الی شیخ را طریقہ نامند این جملہ حضرات را مطالعہ این مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ہلنا اللہ وایا ہم الی الصراط المستقیم۔

فائق یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و بحضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ و نائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکاً دریں جادر مقدمہ نوشتہ شدہ است و باللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

فقیر عظام محمد نقشبندی کان اللہ
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب الاشراف حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ
تعالیٰ۔

بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ گذارش می نماید دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ
شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں ،
خیلے سر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی
صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید و بر استقامت مردانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا
دیوانہ و ما از اں صاحب زادہ و الامتاق بسیار خوش ہستم خداے تعالیٰ در ہر دو جہاں خوش
دارد و مشائخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دلہا توجہ و حضور و جمعیت
وسعت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضمحل گردد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ
تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از
فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد و فقراء کہ جلساء اللہ ہر ہا شما باشند و مذکور
تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و
وقتے از اوقات سجدات محبت نیاز مندی و بہ تضرعات و گریہ زاری بحجاب حضرت باری کردہ
باشند در خلوتے کہ خالی از غیر شما باشند و ایں فقیر حقیر لاشے را بہ دعا یاد دارند و از مطالعہ سالہ
شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیللاً
علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظہور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند۔ حق تعالیٰ آنچه آبار و
اجداد کرام شمارا عطا کردہ شمارا عطا کند۔ والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔ تمت ۱۲
از دست حقیر پر تقصیر لاشے عثمان عفی عنہ۔

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۴۹ھ

بحری المقدس المطہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى الناس وخص الاولياء بتبعيةهم بالارشاد وودع الخواطر الوساوس بشر لهم بمرضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسوله محمد اخرج النفسانية والانانية الى العجز والانكسار والانابتة شرع لنا طريق السلوك الى الحق بالمحذبتة -

اما بعد - يقول العبد المفتقر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاكري قد جمعت
مكاتب كامل المكيمل شمس الضحى بدر الدجى مرشد الانام الذي لثاني الدارين امام استاذنا ومقتدانا
مولانا المشهور في الآفاق والاكثاف الذي يظهر اسمه من هذا البيت
ودود محمد عماد لنا بغير الله تارك ما سوا
قد نظمت ابيات في آوان فناء شيخ متضمن لمدرسة فائتها بهنا وان لم يكن لائقه مع علو شأنه
ورفع درجته سرورا للطلابيين وازدياد المحبة المحبين :-

نظم

من زآيت زندگانی دیده ام	لاجرم در مدح تو آغشته ام
اے ضمیر تو بمقصد رہبر است	وسعتش از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الہی را گرفت	در درونت غنچہ عرفان شکفت
مکننت از لامکان و لامکان	کہ نیاید در گمان بدگمان
آفتاب علوی آمد بر زمین	کورش چشم عدو و خفاش بین

بادلت ہمزادِ رحمانی ندیم
 پارِ سرسازد دودِ درگونی تو
 پیش تو افتادہ باشد در قعود
 نام تو مشہور شد در شش جہات
 مے بر آید ہر زمان جانم بہ لب
 این سخن خود بر زبانم آمدہ
 این وجودم غرقہ عصیاں بود
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء
 زین برید خار از ان نور مظهر است
 بہتر است آن دم ز عمر جاواں
 سرنگوں افتادہ باشد در لحد
 از وجودت یا بد او مار المعین
 گر در آئند نزد تو زان وارہند
 کہ بہ پیامد کہے این آسماں
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست
 آفتاباروئے خود از من متاب
 خود نباشد مثل من اندر ز من
 این وجودم جملہ آل آتش بسوخت
 در درون خانہ ہستم سرنگوں
 کہ نشیند بار دیگر باشما
 الفت پیشین را تاسیس شد

در درونت سر سجانی مقیم
 گر بدانند اہل عالم راز تو
 آفتاب ہست باروئے کہود
 مردہ دل از نور تو یابد حیات
 از درونم سوزِ عشقت تابہ لب
 ذات من در حبت تو فانی شدہ
 بحر الطاف تو بے پایاں بود
 انت مرغوب کل ذکے النہی
 جود تو از جودِ باران بہتر است
 گر کہے با تو نشیند یک زمان
 بد گمان تو ز سخت بد ابد
 در جوارت ہر کہے باشد ہم نشین
 ہر کہے در زنجیر شیطان ہست بند
 وصف تو گر من کنم ماند بد اں
 وصف تو گر من بگویم اہلہیست
 این وجودم شب شد اے آفتاب
 از غریبی دور اُفتادیم من
 در درونم آتشِ بحر اں فروخت
 گر تو خواہی حال من اے ذوالفنون
 قدر کہے دارد سگے اے دل ربا
 نام تو انسان از تائیس شد

نام من ناس است از نسیاں شدہ
 نقش تو در عالم امر است جاں
 این سفالی خود بہ تو بسپردہ ام
 گر بر دید صد زبانم از تنم
 لاغرم در عشق تو من ہم چو دوک
 گر بگویم حال خود با دیگران
 بدگماں چوں ہست ز رازت بے خبر
 نور قدسی آمدی بر روی خاک
 اے درونت پر ز اسرار الہ
 گر بگویم شرح از انوار تو
 اے رضائے تو رضائے کردگار
 چونکہ کان اللہ بودی پیش از میں
 کار مدحت کار ما کوران نیست
 خاصہ از خاصگان ت دیدہ ام
 اے طعام تو طعام ایزدی
 نور تو آمد ز انوار سما
 یا طیب القلب یا ہادی الوراہ
 گر بر دیدے نور از انوار تو
 خلق این اہل زمانہ بے ہنر
 جہل بارشات ضیاء دین احمد است
 من محمد عادل از انصاف تو
 آفت پیشین از و پنہاں شدہ
 نقش نقاشان چین در گل بدان
 تاکہ نقشش تو کنی من مردہ ام
 من بہر یک وصف تو را کئے کنم
 سر پائے من شدہ چوں چنکلوک
 اہلی باشد بہ پیش اہلہاں
 لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور
 مدح تو گویند ز ما ہی تا سماک
 بازار این کمترین را در پناہ
 شمعہ باشد از ان اسرار تو
 لمعہ از انوار خود بر من بسیار
 تاکہ کان اللہ ترا آمد یقین
 شرح و صفت طاقت انسان نیست
 صدق گویم نہ کہ کذب آوردہ ام
 اے شراب تو شراب معنوی
 مے شوی تو در دوستان را رہ نما
 انت فی ید الاعلیٰ کالعصا
 خلق باشد خادم دربار تو
 مہدی کے باشد کہ باشد بے خبر
 لاجرم نام تو دوست محمد است
 مے بخواہم داد از الطاف تو

تا ازین شیطان ازین دیو لعین
 مے نباشم در شکنجہ در حزین
 مگر نظر داری درین خاک تباه
 خود شود محفوظ از نقص گناه
 خیال تو چوں از خیالات خناس
 مے رہاند کل واحد را زناس

دیدن تو چوں بود اے دل رُبا
 خود رہاند کس ز ہرینج و عننا

و ناظراں را باید کہ زبانِ طعن و ملامت در حق این حقیر لاشے دراز نہ کنند کہ در حالتِ صولت و
 دیدہ عشق این سخناں بظہور آمدہ است ۵
 موسیٰ آدابِ داناں دیگر اند سوختہ مر عشق راناں دیگر اند
 فالان شرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوبِ اقبال بنام خلیفہ محمد جاناں آخوندزادہ ساکن مرغہ۔

الحمد لله الذي اطلع في فلک الازل شمس النبوة المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة
 مظاہر تجلیات الاحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
 انہوی عزیز می ارشدی محمد جاناں آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات الذیویۃ و
 الاضربیۃ وجعلہ اللہ عاشقا و مجالذاتہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشخون آنکہ نصیحتی کہ بیاراں نمودہ
 مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت و ترویج الطریقۃ الصوفیۃ استقامت است
 ظاہر او باطناً بر احکام شریعت محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز
 نہ فرمایند خصوصاً صلوة خمسہ باؤل وقت بجماعت گذارند مگر نماز صبح و ہر ساعت بند کرد
 مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن و قلة الكلام و قلة المنام و قلة الطعام و قلة الاختلاط مع الانام
 کہ دن و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و

کشف و کرامات و خرق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسومی نا امید
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظر به قبول و رد خلق نکردن
و از غنی و اهل غنی محترم نبودن و خدمت علماء و فقرا به مال و جان و تن کردن و از غیبت و مذمت
خلق مجتنب بودن و از شتر نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات
حقیر دانستن و داشته دیدن، خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است

کار حق را کار گاه آن سراسر است

اجمالاً بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قناتاً بعت
حبیبک فعلاً و قولاً و اعتقاداً اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً. اے برادر بھمگی ہمت خود مصروف
حق سازند و یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب حق سبحانہ تجویز بر خود روا نہ اندازند و بھمگی توجیہ حق سبحانہ
باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند کہ رزق از حق تعالی مقدر
و مقرر است برائے مخلوقات. و علم و عمل و افسونات و تمائمات را مثل عوام علماء بے عمل و صوفیان
جاہل و سبیلہ ساختن نیست مگر خواری۔ چنانچہ در حدیث شریف آمدہ اخرج الیہم بقی عن عبد
بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان اهل العلم صانوا
العلم و وضعوا عند اہلہ لساد و ابہ اهل زمانہم و لکنہم بن لولہ لاهل الدنیا لینالوا بہ
من دنیاہم فہانوا علیہم۔ سمعت نبیکم علیہ السلام یقول من جعل الہموم ہما و احداً
ہم آخرتہ کفاه اللہ ہم دنیاہ و من تشعبت بہ الہموم حول الدنیا لم یبال اللہ تعالی
فی ای وادیتہا ہلک۔ و سعادت دنیاوی و دینی و اخروی در علم و عمل است اذا کان خالصاً
للہ تعالی و موافقاً لمتابعتہ نبینا محمد علیہ السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً کسی کہ عالم باشد با قوال و
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست۔ چنانچہ در حدیث
شریف مذکور است عن ابی ذر اذ قال قال رسول اللہ علیہ السلام لا یكون المرء عالمًا حتی یكون بعلاً ^{ملاً}

مکتوب مہنامہ ملا امان اللہ صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاته منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف واکم وعن الاتصال
والانفصال ونشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدًا عبده ورسوله وجیبہ علیہ الصلوٰۃ و
السلام وعلی آلہ واصحابہ واجبابہ اجمعین ہولہا اہل و ہم لہا اہل آمین یا رب العالمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات انحوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ
ظاہر اذ باطنًا از حین تحریر فقیر لاشی دوست محمد کان اللہ لہ عوضًا عن کل شیء من کل الوجوہ خیریت است
والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی
احوالہ کہ بفقیر گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و
معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است تحت
بر فرحت افز و دند کہ نتیجہ طریقہ پیران من ہیں معرفت توحید شہودی است و از روی ظاہر شرط
است و بدانند کہ وجود حق تعالیٰ یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم
باوست و از است تبارک و تعالیٰ فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلاسفہ این جا غلطی خودہ
کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجود نیفتاد و سعادت این نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ
آیت کریمہ اللہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وجود حق تعالیٰ نور بے چون و بے چگون حقیقی است کہ در
فہم مانگند و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارگاہ بے چون نیست منور
است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و بذات واحد است من کل وجوہ و ذات صفات
اونہ عین و نہ غیر۔ از حدوث جدا۔ و از جوہر و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و
قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و ضد و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فہو سبحانہ الان
حکماکان این تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحاب کرام فائز گردیدہ
است و از ایشان بعلماء اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہاد شمار رسیدہ

این را و جز این را معرفت استدلالی می نامند و سماعی است و عقل و قیاس را ادراک راه نیست۔
 الحیرت در این هم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیه است و اجل است که بدن این معرفت
 معارف صوفیه صورت نه بندند و طریق معرفت الصوفیه می تجرید النفس عن علایق الجسدیه و
 العوائق البشریه و الصفاة الذمیه و الاخلاق الرذیه بالریاضات و المجاہدات و التوجه الی اللہ تعالیٰ
 بالکلیة علی قاعده الاسلام و موافقة الکتاب و السنة و اجماع الامة و المعرفة الحاصلة من هذه الطرقة
 می معرفت کشفیه شهودیه مخصوص بالانبیاء علیهم السلام و الاولیاء علی حسب مراتبهم لا یحصل غالباً غیر
 الجذب السالک الی اطاعات و العبادات و الاذکار باللطیفة القالبیة و القلبیة و الروحیة و
 السریة و الخفیة و الانھیة و الفرق بین المعرفتین می ان معرفت الصوفیه عبارة عن علم حضوری باسرتعالی
 یحصل بعد الفناء و البقاء و یعتبر عنه بالمعرفة الشهودیه و الوجدان و معرفة المتکلمین عبارة عن علم حصولی
 باسرتعالی و من نتیجة النظر و الاستدلال و بیانها ان کل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصلة
 فی مدرکة العالم و یقال له علم الحصولی و هو علم الیقین و الذمی لم یحصل من الخارج بل یکون متعلقاً بذات
 العالم یقال له علم الحضوری و هو علم الیقین و العارف لما فی عن نفسه و بقی باسرتعالی و انقطع عن
 وجود الکوئی فلا یجزم انتقال عن العلم الحصولی و ذریب من العلم الی الوجدان فیحینئذ یخلص من الشکر
 الجلی و الخفی و الریوب الشکورک الادہام الساترة للقلوب و هو حق الیقین فیصیر عاشقاً و مجاہداً کراماً
 و عابداً و ساجداً لئلا تعالی الی جین موته۔ من ناقص و ناتمام از معرفت حق چه گویم، از معرفت حق
 سبحانه اولیاء کاملان عاجز آمدند و در ترجمه این آیت فرموده و مَا قَدَّرُوا لِلَّهِ حَقَّ قَدْرِهِ اِی عَرَفُوا
 اللہ حق معرفتہ از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او هیچ کس نداده حقیقت
 توحید در گفت نیاید که مجال است گریصه هزار سال همه خلق کائنات فکر کنند در حقیقت عزت حیات
 آخر بجز معرفت آیند که مانع ندانیم حضرت شبلی فرموده حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت
 ذالنون رحمة اللہ تعالیٰ علیہ گفته اکبر ذی معرفتی ایاہ۔ و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارقام نموده
 حیث قال فهو سبحانہ و راء کل محسوس و معقول و در راء کل موهوم و مختل فهو سبحانہ و راء الوراہ ثم در راء الوراہ

ثم وراء الوراء وایں وراثت نہ باعتبار حجب است بلکه بسبب غلظت و کبریائی اوست۔ و بعضے
 بزرگان فرمودہ اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیاء و ہلاکت ہمہ اشیاء در معنی کُلُّ
 شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
 از رُتے علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از ہمہ چیز خود نزدیک تر دانی و از ہمہ چیز
 دور تر دانی و خود و مخلوق را لاشعشعی بینی۔ ابو عثمان مغربی فرمودہ اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی
 ابداً یطلب طریق التوبۃ والمدعی یحیط ابداً فی خیال و عوایہ۔ زیرا کہ عاصی طریقہ توبہ طلبد و این نفس
 عبادت است و مدعی ہمیشہ در خیال دعوائے خود خبط مے کند و در مقام تصبیح است و این گناہ
 است۔ و ہم وے فرمودہ اند ہر کہ صحبت تو انگراں بر صحبت درویشاں برگزیند اللہ تعالیٰ وے را
 بمرگ دل مبتلا کند و سلوک طریقہ صوفیہ عبارتہ عن تہذیب الاخلاق لیستعد للاتصال باللہ
 تعالیٰ و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان ذلک
 یکون بین الجسمین و ہذا التوہم فی شان اللہ تعالیٰ کفربل بمقدار انقطاع ہم عن غیر الحق اتصال ہم بالحق
 و فقر و فاقہ کہ منصب عظیم است و حال پیغمبر ما است علیہ السلام اگر چه برائے نفس مکروہ و بلا است
 مکروہ نہ باید دید کہ مکروہ دیدن اینہا مرتبہ عامہ خلق است۔ بزرگان فرمودہ بلا از دوست عطا است و
 از عطا نالیدن خطا ہست۔ ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک
 اہل سنت و جماعت اگر از حق تعالیٰ در دو بلا حاضر شود بر بندہ واجب است محبت آن بلا کہ
 رضائے حق بر بندہ فرض ہست کہ الرضا۔ سرور القلب بمصاب اللہ تعالیٰ و قتیکہ سرور و رغبت
 بلیات حق در قلب پیدا شود رضائے بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد از حقیقت
 طاعت و بندگی نشد۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انقاس الخلاق شنیدہ باشند بطریقہ نقشبندیہ
 خود مشغول باشند کہ طریقہ پیران من است اجازت سائر طرق کہ فقیر داده بودند برائے زیادت
 برکات کہ معمول پیران ماست نہ آنکہ طریق دیگران را رواج بدہند۔ بزرگان در تعریف فقر
 گفته اند الفقر کائن فی ماہیۃ التصوف و بہ اساسہ و قوامہ۔ قال رویم التصوف مبنی علی ثلاثہ

خصال التمسک بالفقر والافتقار والتحقیق بالبذل والایثار۔ وقال الکرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ
 بالحقائق والیاس ممانی ایدی الناس فمن لم تحقیق بالفقر لم تحقیق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ
 اللہ علیہ عن التصوف فقال ان يكون مع اللہ تعالیٰ بلا علاقة وسئل ابی عن حقیقة الفقر فقال ان لا تغنی
 بشئ دون الحق۔ وقال ابوالحسن النوری نعت الفقیر الیکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔
 حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل و بے کردار و لاشے را و شمارا و جمیع دوستاں را عمل بایں روش عنایت
 فرماید۔ آمین و بمعیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آن بعقول ناقصہ ما معلوم نیست کہ
 بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از در کہ ما
 سلب نموده قوله تعالیٰ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ازیں جہتہ مولانا رومی فرمودہ اند

ایں معیت در نیاید عقل و ہوش
 قُرب حق بابتہ دور است از قیاس
 قُرب حق نے پست بالافتقار است
 قُرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر خواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشاں را بخواندن علوم دینیہ امر فرماید کہ صوفی
 جاہل مسخرہ شیطان است و کسانیکہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشاں را بذكر و مراقبہ و عبادات ریاضات
 و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعاء، ماثورات و صلوة تہجد و اشراق و صلوة ضحیٰ و صلوة او امین
 تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف
 و علم فقہ و علم تصوف مہذبہت خاندان حضرت ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است
 از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان المرید مع الشیوخ او ان الارضاع و او ان الفطام قوا ان
 الارضاع او ان لزوم صحبت شیخ و شیخ علم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق شیخ الابدانہ قال اللہ
 تعالیٰ تَادِبًا لِلَّامَةِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ اٰمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعَدَّ عَلٰی اَمْرِ
 جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰی يَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
 بِاللَّهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاْذِنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْئِهِمْ فَاذْنُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاِی امیر جامع

اعظم من اهردين فلا يؤذن شيخ للمريد في المفارقة الا بعد علمه بان له اوان الفطام وانه يقدر ان يستقل
بنفسه ويفتح له باب الفهم من الله تعالى فاذا بلغ المريد رتبة انزال الحوائج والالهام بالله تعالى وافتح
من الله تعالى تعريفاته وتشبيهاته سبحانه وتعالى فبلغ اوان فطامه ومفارقتة قبل اوان الفطام
يناله من الاعلال في الطريق بالرجوع الى الدنيا ومتابعة الهوى.

مكتوب سوم ايضا بنام خليفه ملا امان الله صاحب مصروف الصدق

الحمد لله الذي خلقنا وصورنا فاحسن صورنا باحسن الصورة من سائر الحيوانات البرية والبحرية و
هدانا للاسلام بالشرعية المحمدية وحسن فرق الصوفية بفضول علوم اليقينية والمقامات الاسرار
الاحمدية صلى الله عليه وسلم. بعد از حمد و صلوة و تبليغ دعوات و انيات اخوي اعزى ارشدي ملا
امان الله صاحب سلمه رتبة و زيارت شاده و رفته الله الى معارج كمالات الدارين بكرمه النسبي
البتقنين. از فقير حقير لاشئ دوست محرم كه مشهور به حاجي است كان الله له عوضا عن كل شئ سلام
مسنون و دعوات ترقيات مشنون مطالعه فرمايند الحيرت كه تا عين تحرير فقير بمعه اهل بيت خود و
درويشان بخير و صحت و عافيت است و المسؤول من الله تعالى سلامتكم و عافيتكم و استقامتكم
على الشريعة المحمدية المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام. بدانيد كه توحيد كه در اثنائ طريقت
صوفيه بر طالبان حق تعالى ظاهري شود و قسم است توحيد شهودي و توحيد وجودي. توحيد شهودي
عبارت است از ديدن صفات و ذات واحد حق تعالى فقط و اختفاء كثرات بالكل از نظر ساكنان كه
مراوان و محبوبان حق تعالى مے باشند. سبب كمال عشق و محبت و تزكية نفوس ايشان وجود
ما سوا هرگز در نظر اين بزرگواران در نيامده و وجود غير حق را اعتبار نه نهاده اند. وجود مخلوقات كه در اصل
خود عدم است در مدركه ايشان عدم و لاشئ گرديد. وجود ما سوا را بعنوان عينيت و مرآتيت و
ظلمت سبچ گاه ملاحظه نمي فرمايند كه جميع حجج تعينات حق تعالى براي ايشان قطع کرده اند، اين
معرفت شهودي ناگزير طالبان حق است كه معرفت جميع انبياء و اولياء كالمين كه تابع خاص شريعت

ایشان اندر ہمیں است و کتاب و حدیث بر این معرفت والی ناطق است۔

و توحید و جودی عبارت است از دانستن سالکان طریقہ کہ متوسطان سے باشند طہ اتحاد وجود کہ بہ معنی ما بہ الوجودیہ است از جمیع اشیا۔ یعنی مفہوم موجودات علوی و سفلی ذات واحد است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آن الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیہ قلب و وحدت کہ منزہ و مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے حلولی و بے چون و بے چگون است در کثرت بطریق عینیت و یامر آتیت و یا ظلیت مشاہدہ و ملاحظہ سے کنند موجبش آن کہ کثرت بتامہ از نظر ایشاں برینحو استہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال نیافتہ بنائی ظہور این قسم توحید و شکر و غلبہ حال و استیلا بہ محبت لطیفہ قلبی است۔ اما محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات سے کنند و آن را تعینات پنج گانہ سے گویند۔ اول تعین کہ بر احدیت مجردہ متعین شدہ است وحدت سے گویند و دریں مرتبہ تعین علمی اجمالی اثبات سے نامہ بند۔ و تعین ثانی را واحدیت سے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است در حضرت علم و مرتبہ جبروت سے نامہ بند و این بہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات سے کنند قدیم سے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ارواح و ملکوت سے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و این مراتب سہ گانہ را مراتب امکانی گفتمند و حادث سے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کردن پیش ایشاں ندہ است و گسائیکہ انا الحق و سبحانی و لیس فی حقیقتی سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتمند در مقام حالت فنائے سے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی سے بودند۔ والا اگر بطریق حکایت نباشد و غلبہ شکر و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شائبہ حلول و اتحاد دارند قابل این قول را در می کنیم چنانچہ نصاری را می کنیم کہ بچلول و اتحاد قابل اند۔ و این سخنان حالات و واقعات در حین غلبہ حالت مقام حیرت و عین یقین کہ فنائے تم است حاصل سے شو

وقتے کہ سعادت ازلی از حق تعالیٰ شامل حال او می شود اور بمقام حق الیقین کہ مقام بقا
 اکمل است مشرف می فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشاں ہبار منشورامی
 گردد۔ پس ازین کلمات و واقعات و حالات تحاشی می نمایند و در میان خالق و مخلوق تمیزی
 کنند۔ خالق را خالق می دانند و مخلوق را مخلوق می فرمایند مال للتراب و رب الارباب این کلمات
 و واقعات ہم از محق صادر می شوند و ہم از مبطل۔ محق را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در
 رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قطبی را خون ناگوار۔ این مقام مذلت
 الاقدام است جم غفیر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین از باب السکر از صراط مستقیم
 منحرف گشته و بہیں کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را بر باد دادہ اند۔ ^{نستند}
 کہ قبول این سخنان مشروط بشرائط است کہ درارباب سکر موجود است و در مقلدان ایشاں
 کہ غلبہ حال ندارند و بے سکر اند مفقود۔ معظم ترین شرائط میان ما سوائے حق است سبحانہ
 کہ دہلیز آن قبول است۔ و امتیاز محق از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت
 بر شریعت آنکہ محق است با وجود سکر و بے خودی سر موئے از تکاب خلاف شریعت
 نخواہد کرد۔ منصور صلاح با وجود قول انا الحق در زندان باز نہیگر اں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا می کرد
 و طعام کہ دست ظلمہ ہراں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال می خوردند۔ و آنکہ مبطل است
 اتیان شریعت بر روی چوں کہہ گران است۔ آیت کریمہ **كَبُرَ عَلَيَّ الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ**
إِلَيْهِ نشان حال ایشاں۔ حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ می فرمایند کہ بزرگان دین۔ و
 روندگان راہ یقین باتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالیٰ بر خورداری کے یا بند کہ طیبیت لقمہ رزاق
 صدق مقال شعرا و با شد چوں این ہا مفقود شد بریں طامات و تہرات چہ سود۔ و حضرت سہل
 بن عبداللہ تری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گفت کہ شخصے می گوید کہ نسبت فعل من بارادت حق
 تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبت حرکات ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل این قول اگر کے بود
 کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حدود احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جملہ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چون در حین غلبہ حال خود ارادہ مے کردند کہ کہ شیطیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشت مبارک خود بدہان او آوردہ مے فرمودند از من شرم نداری و گاہ گاہ در حین غلبہ توحید وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام شرم نداری، آن داعیہ از مے بر فتنے و از مخالفت شریعت محترز گشتے۔ و این حقیر لاشئ را از این حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالی و بہ مین توجہ پیر دست گیر من قلبی و روحی فدایہ تیج کلامے نیامدہ مگر در اوائل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار مے داتم در میان این حالات گاہ گاہ خود را بصورت کلاں مے دیدم و دیگر اشیاء در نظر من حقیر و بے مقدار مے بودند در دل خود مے گفتم اگر بانگشت خود اشارت بکوہ کم ذرہ ذرہ و قطعہ قطعہ مے شود۔ الحمد للہ الذی نجینا من ہذہ الحالات المہلکات العظیمہ و ہدانا الی صراط الحق المستقیم۔ اے برادر صوفیہ باتفاق گفتمہ اند نسبت بزرگان دین براں پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشر ارض و از سگ گرگیں بہتر داند۔ اللهم صل لنا البصیرة و اظہر لنا بہا عیوب انفسنا و تصغر دنیانا باعیننا و ارزقنا من حیث لا نحتسب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شافی الصدور۔ اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق و بیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقتہ این لاشئ فرمودہ اند توحید حالی کہ در اثنا طریقتہ این طائفہ دست مے دہند دو قسم است توحید وجودی و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سالک جزئیکی نباشد۔ و توحید وجودی یکے موجود دانستن است و غیر او را معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راہ است کہ فنا درین توحید متحقق نمے شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آن میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویت یکے باستیلا او مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری نیست چہ علم الیقین بے آن معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ او نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در

وقت غلبہ و استیلاء علم باں یکے۔ مثلاً شخصے کہ علم یقین بوجود آفتاب پیدا کرد استیلاء این علم یقین مستلزم آن نیست کہ ستارہ ہار در آن وقت منقحی و معدوم دانند۔ اما وقتیکہ آفتاب را دید و مشہود او جز آفتاب نخواہد بود آن نادیرین ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و ضعف بصیرائی و اگر بصیرائی بنور ہماں آفتاب استکمال یابد و قوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب جدا بیند و این حاصل نمے شود مگر در حالت حق یقین و منشاء توحید و جود جمعی را بسبب کثرت ممارست مراقبات و اشغال اہل توحید و جود و یا بتعقل و ملاحظہ معنی لا الہ الا اللہ بلا موجود الا اللہ است دست مے دہد و یا بواسطہ مطالعہ کتب توحید و جود و این معرفت در تخیلہ ایشاں نقش بستہ مے شود چون بخیاں و جعل جاعل مجعول است ہر آئینہ معلول است حسب حساب این توحید از ارباب احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشاں از مقام و احوال قلب دریں وقت خبر ندارند و از مرتبہ علم پیش نیست و لیکن علم را ہم درجات است بعضہا فوق بعض اکثر ابناء این وقت بعضے بہ تقلید بعضے بجزد علم و بعضے دیگر بعلم ممتزجہ بذوق دلوفی الجملہ و بعضے بالحاد و زندقہ دست ہدامن این توحید و جود زردہ اند و ہمہ از حق می دانند بلکہ حق مے دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ مے کشایند و مساہلات احکام شریعت مے نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسند اند و باتیان احکام امور شریعتہ اگر اعتراف دارند طفیلے مے دانند اما مقصود و ار شریعت خیاں مے کنند کلا و حاشا و نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل حقیقہ ردّتہ الشریعتہ فہوز ندقہ۔ شریعت را بر جائے داشتہ طلب حقیقت نمودن کار مردان است۔ رزقنا اللہ سبحانہ الاستقامتہ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ و علی آلہ صلوات اللہ و سلامہ اجمعین۔

اسنولہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ مے شود۔ کلاں دیدن وجود را تکی معنوی گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند و سخنان

و اہی سے گفتند سببش ہمیں تجلی معنوی ہو رہی ہے و طالبان کہ خود را خاک تر بینند حالت فنا
بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاک تر بوجود اصلی سے آئند آن حالت بقا
بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود
آمدن ایضا حالت فنا و بقا است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشرقاً است
و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق دانند عباد و تجلی صفات
شہوتیہ کہ صفات از خود و ماسوا سلب نموده بجناب حق تعالی منسوب گردانیدہ بند تجلیات
شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زایل گردد
و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالی را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی
و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نزد متکلمین و صوفیان
در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بجمت اختلاف مراتب مشارب
ایشان اقلوب بسیار است و فنائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظہور
و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت اکوہیت حق تعالی است کہ ہستی بند بتاراج
دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالی عدد و نہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان این
طریقہ سے نوع گفتہ اند و محاضرہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاء ذکر و مکاشفہ حضور دل است
بسع بیان بے تامل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و بروج جبروت در خواب یا
بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و رویۃ البصریۃ فاذا وصل
العبد الی مبادی اقسام تجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرداً عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیکون تناولہ
الاقسام من الفتوح۔ وقتے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب
جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گویم کہ اللہ و راہ الوراہ است و از دیدن و دانش مخلوقات
مبرا است۔

آن کہ برو کے کشف شد ایں راز ہا اونیارد بر زبان اسرار ہا

بس ترک کنم ماسوی اللہ را دم نزنم بعد از بس بچون و چرا

والسلام ۱۲

مکتوب چہارم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ - اخوی اعزبی ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انہم و سلم اللہ سبحانہ عن الآفات فی
الدارین بحرمت ابنی الثقلین - ا

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشغول مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تا صین تحریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است
والمستول من اللہ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الطریقتہ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
مکتوب مقبول مرغوب بمعہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزا کم اللہ عننا خیر الجزاء از کثرت
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کردہ بودند الحمد للہ و الشکر علی ذلک۔ اللهم زد
فرد و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند کہ لکن شکر تو لا زیدت کم نص قاطع است

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت در اں ولایت فرمایند بمنہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پر رسیدہ
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضی طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافرش
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالی است
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالی باو مے رسد

کہ تاثرے ۱۲

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی ولایت مے نمایند بسوئے شیخ معروف یا غیر معروف حق تعالی صورت آن شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب و یاد در حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ و در خیال ذہن او صورت شیخ منقش مے سازد بواسطہ عشق و محبت پس بہر جا کہ نظر مے کند صورت معنوی و مثالی مرشد کہ محیط مدد کہ قلب مترشد است آن را مے بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی اشیا دیگر از نظرش دور و مخفی مے کند ان الله علی کل شیء محیط - محیط حق تعالی است نہ بندہ ذرہ بے مقدار لاشئ محیط عالم کے شود۔ و این حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی شیخ مے نامند۔ و بغیر فنا فی شیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم مے گویند این حالت را بزرگان فنا فی اللہ گفته اند۔ معرفت توحید و جودی کہ اہل توحید مے گویند ہمین است۔ اگر چہ این حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش مے آید مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک این معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار بلکہ لاشئ مے بیند بیچ گاہ کلمہ ما و من بزبان نمی آرد۔ حالت توحید و جودی دریں طریقہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود کم اندک زمانے باشد پس قطع مے شود و آن کم در لطائف ولایت صغری و محل قوی قائلان توحید در دائرہ ولایت صغری است و تنیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست مے دہد توحید و جودی اصلاً نمی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شمس طالعه اقوال مشائخ بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی در وحی فداہ برائے این مسکین چنین بزرگاشتہ بودند۔ نجوم ظاہر عبارت از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر مے شود و اقمار باہرہ عبارت از فیض نفس صفاة و شیوناة است و شمس طالعه کنایت از تجلیات ذاتی است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت بہ تفصیل دیگر نیست۔ و نوشتہ بودند کہ طالبان بہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باللہ مے شود یا نہ۔ چہر فنا نہ شود کہ ہر لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باللہ است۔ فنا را ذکر مے کنم اجمالاً نہ بقارا۔ فنا بر دو قسم است۔ یکے فنا لطائف سالک است در حجت جذبہ این نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک ازین فنا عود بسوئے بشریت مے کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا عین انانیت سالک

کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیمہ باخلاق حمیدہ مبدل گردید ایں
 فنا مطلق و فنا آتم گویند و ایں فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ
 خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جا ظہور عین دائرہ قوس نیست بلکہ پرتو است از اں مقام
 نہ عین اں مقام بایں دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ
 اولی ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ
 قوس مقرر کردہ اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچارہ پرتو و عکس اصول
 در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت
 است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے کتیم و ایضا فرمودہ
 معرفت تعالیٰ بر بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نباشد۔ طالب صادق
 متعدد کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دارد ساعت بساعت بزرنگ پیر خود منصبح می گردد
 پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود از ایں تقریرات
 معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد
 احوال پیر اوست کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست
 صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میان عبد الغفور
 بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در
 خانقاہ شاہ صاحب در میان حلقہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد بدست
 میاں عبد الغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را
 فرمودند شمارا فنا و بقا حاصل شد کار شتاب انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب
 شدیم نزد حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کردیم کہ میاں عبد الغفور بیگ
 صاحب بیگ ساعت مریداں را بقا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند
 شیخ عکس خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جزر از قرآن شریف
 ہر روز بلا ناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خواندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ
 و تعالیٰ شمارا از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قوی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ
 است اما مترشدان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشان اطلاع و اشارت ندہند
 کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب و قد سخطی، مجتہدان این علم اگر مصیب شوند خوب و اگر نہ نقصان و عیب از طالبان ناقص بذات شیخ عائد است فقیر بلا الف را گفته بود کہ در اول بہار بہاں صوب روانہ میشود سبب تعطیل چہ بود ۵

خوبان دریں معاملہ تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و مجاہدات مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد اگر چہ از وہ چیز ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آں استدراج و مکر است و نشانہ استدراج آں بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بعبدہ شرا اعمی بعیوب نفسہ و اذا ارادہ اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔ و ہر کہ ذکر و عبادت کند ہر اے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں، پس آں کس عابد آں شد نہ عابد حق تعالی و عمر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگان گفتہ دانش ناسوت و سیر آں و تصرف آں اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان بہتہا در بغل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخداداشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معراج المؤمن عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مرہاں نقصان کبری است۔ چنانچہ رئے ظاہر گردانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین رئے باطن از حق تعالی گردانیدن مقربان را فساد نماز است۔ و دانش ناسوت و سیر آں تصرف در آں خود قصیر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است و عالم صغری از عرش تا ثری است و این ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق است و آں دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توجید حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان بہودہ زیرا کہ فانی اند و در فنا مے ایشان حضرت اسرافیل علیہ السلام صور در وہان گرفتہ منتظر فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و لاہوت فروتر است و مقربان حق تعالی بدان دانش ناسوت سرفرو دنیا رند۔ زیرا کہ شیطان ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش از بند جباریت

در درونِ فرزندِ آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان
 کجری الداء۔ چه این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کلماً شغلتک
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کلماً شغلتک عن اللہ فهو صنمک
 بدین مدعی شاہدینِ عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ کہ مرا
 بسیار خوش مے آید۔ نظم

افسانہ خویش مختصر کن
 ہر وہم فہم خیال و ادراک
 مطلوب بسے است در دو عالم
 این است وصال جانِ جاناں
 بنشین در درونِ خود سفر کن
 در دل کہ جز اوست آن بدر کن
 از دل تو گذر از آن حذر کن
 زیں راہ بہر کسے خبر کن
 و بدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ
 بذات و صفات و افعال و اجہی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر و عقل است و خلاف متعارف
 و معتاد کہ بندہ ہائے خاص خود را باں ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت
 گردانیدہ۔

قسم دوم باکوان تعلق دارند و مشترک میان محقق و مبطل است۔ اہل استدراج را
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با دلہا خود مخصوص
 ساختہ است و گرامان و اعداء را در ان شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشاں معزز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور مے نمایند
 نزدیک است کہ عوام از نادانی وے را پستش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند
 "الناس تابعۃ للاخص الارزل کالنتیجۃ تابعۃ للاخص الارزل"۔ بلکہ ایں محبوبان نوع اول
 را از کرامات و خوارق نے شہر دند نے بے خبر دان علی کہ باحوال مخلوقات حاضر و غائب
 تعلق دارد کہ ام شرافت در وے حاصل است بلکہ ایں علم شایان آن است کہ کجبل مبدل
 گرد و تانس بیان از مخلوقات و حالات ایشاں حاصل نہ آید معرفت واجب محال است
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و با احترام و اعزاز شایان است

پری ہفتہ رُخ و دیو در کرشمہ و ناز

بسوخت عقل نہ چیرت کہ ایں چہ بود عجیبی ست

ازیں جااست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ وہ خوارق عادات ازو نقل کرده باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر داده است وَلَقَدْ آتَيْنَا مَوْسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقِ دَلِيلِ اَفْضَلِيَّتِ صَاحِبِ آءِ نَبَا شَدَّ وَقَلَّتِ كِرَامَتِ دَلِيلِ نَقْصِ آءِ نَبَا سَبَبِ آءِ نَبَا كِه ظُهورِ خَوَارِقِ دَاخِلِ مَاهِيَّتِ دِلَايَتِ نَيْسَتِ بَلَكِه اَز لَوَازِمِ آءِ نَبَا اَسْتِ وَبَا اَسْتِ كِه كِرَامَاتِ بِرِ وَبِكْزَرِدِ وَ اَوْرَا اَز اِن اَطْلَاعِ نَبَا شَدَّ۔ كِرَامَاتِ كِه اَر بَابِ اَر شَادِ رَا ضَرْو سِيَّتِ آءِ نَبَا اَسْتِ كِه مَرِيْدَانِ رَشِيْدِ رَا اَز خُلُقِ بِ خُلُقِ بِر نَدِ وَ اَز حَالِ بِ حَالِ كِزَارِنْدِ وَ مَسْتَر شَدِ اِن مَرْزَمَانِ اَز مَرشدِ خُوَيْشِ كِرَامَاتِ وَ خَوَارِقِ عَادَاتِ مَشَاهِرِ مِ نَمَايِنْدِ وَ دِ قَلْبِ خُوْدِ اَتَا رِ تَصْرِفِ شِيخِ پِيْدَا وَ هُوِيْدِ مَعَانِيَه مِ فَرِيْنِدِ اَوْلِيَا۔ اَللّٰهُ رَا لَازِمِ نَيْسَتِ كِه بِر عَامِه خَلْقِ اللّٰهُ اَطْهَارِ كِرَامَاتِ نَمَايِنْدِ بَلَكِه مَعَامَلَهٗ وَ لَايَتِ بَا سِتْتَارِ اَلْبِقِ اَسْتِ۔ اَوَّلِيَا تُؤْتِي تَحْتِ تَبَا تُؤْتِي لَا يَعْصِيَهُمْ غَيْرِي بِرِي سِ مَرَعَا شَادِ بِرِ عَدَلِ اَسْتِ۔ وَ كَفْتِه اَنْدِ عَقُوْبَهٗ اَلْاَنْبِيَا۔ جِسِ الْوَجِي وَ عَقُوْبَهٗ الْاَوْلِيَا رَا اَطْهَارِ الْكِرَامَاتِ وَ عَقُوْبَهٗ الْمُوْمِنِيْنَ التَّقْصِيْرِ فِي الطَّاعَاتِ ۵

از نعمتِ ایں جہاں ثنائے توبس است
وز نعمتِ آں جہاں لِقائے توبس است

حضرت مجدد الفِ ثانی فرمودہ اند کہ شمول و عموم ایں نعمت یعنی گویا شدن دل بندگی حق تعالیٰ و حضور جذبات و کشفیات در بدایت تعلیم مرطالبان ایں طریقہ را از الحاقات لازم البرکات حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالیٰ ہر چند کہ سابق ایں اکابر ہر بودہ اما باین تعلیم در بدایت نبودند۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نباید نہاد بلکہ کمر ہمت را پاید بست کہ بمحو ال احوال تو ال رسید۔ پیران کبار من احوال و مواجید را چنداں اعتبارے نہ مے نهند فقیر گفتہ بودند کہ بجائے خود شین بفقر و فاقہ گزین۔ د کے گفتہ کہ بہرات ہر وند۔ و گفتہ بودم کہ نسبت شما انشاء اللہ تعالیٰ بہرات مے رسد۔ در سال آیندہ نزد من بیایند بعد ازاں کہ عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یا ر محمد خاں را ۵

مردگانند اغنیاء روزگار اے اخی با مردگان صحبت مدار
سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت اعلم بحکیم اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفہ عین لا اقل من
ذلک، اسلام علیکم و علی من لدکم ۱۳

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی،
دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ

حامد اللہ تعالیٰ اولاً ومصلياً علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفين امام الہک و
ایقین معیث الوری آئین القلوب والنہی نقطہ دائرہ اقطاب سکینتہ القلوب العاشقین
مفتاح خزائن العرش ودیعتہ اللہ فی خلقہ خلیفۃ اللہ فی بریتہ مجدد الشریعۃ والحق والملئہ و
الدين شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بالطف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث
الا عظم قلبی و روحی فداه بر سر کافہ انام مستدام دارند بمنہ و کرمہ و لطفہ و علی المخصوص حق
مخدوم زادہ گان و صاحبزادہ گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصنون و محفوظ
دارند و خدام آن حضرت و ملازمان آن جناب یا یستنی معہم فانور فوزاً عظیماً۔

عرض می دارم این حسیض نیاز مندان بران روضہ معارج نازکہ مستند معالی الاعزاز است
کہ لشدنی اللہ بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عظیم خود اگر چه بے ادب
و بے عمل و نالائق است فرد نگذارند کہ بندہ خاص در گہ توام سے

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
گرم بر تنم شود زبان ہر موئے
احسان ترا شمار نتوانم کرد
یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد

و عرض میدارم این تباہ حال آنکہ از احوالات باطن الحال بیخ اثر نمی یابم نہ در حالت
اذکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در عین ادائے صلوٰۃ فرضاً
کان اولاً مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیہ ذات و صفات بے چون و
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیت غیر خود را و جمیع ممکنات رانا چیزے بنیم چرا کہ
محمی و عظیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و سميع و بصیر فعال لما یرید و متکلم و اول و آخر و ظاہر و
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف ہمہ اشیاہ او است یقین و تصدیق سے دانم
ممکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورد ہر گاہ کہ حقیقت ممکن عدم شد پس ممکن را
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند و پس سے

من نبودم جہاں نبود خدا بود
من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

86478



یقین و تصدیق در امور اخرویہ چنانچہ حشر و نشر و جنت و دوزخ و ثواب و درجات حسنات
 عذاب و عقاب بر سینات و امثال آن یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوفیہ
 ست چنانچہ توکل در ہمگی امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن
 و جزع و فزع نا کردن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الالرضا۔ چہ کہ رضا بر رضائے و تعالیٰ
 شانہ در چین گرفتاری بندہ بلیات و مصائب حق تعالیٰ کا رست است اگر فضل حق توکل
 باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفتہ اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ
 تعالیٰ مصائب کہ قضائے حق و رسول حق است بہ بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و
 ہلاکت اموال و اولاد و یاد نفس باشد چنانچہ دست و پائے و گوش بریدن و مریض دگر سہ
 و شہ شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود مے گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت
 ایں امور در قلب نئے بنیم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست وقتے کہ سرور و رغبت
 بلیات و مصائب حق تعالیٰ نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد
 حقیقت بندگی و طاعت نشد و تکیہ از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ محسوس الدنیا
 و الآخرة شد دریں امر مشکل چارہ دیگر نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و بان حضرت
 پیر دستگیر خودی روحی فدایہ التجا آرم کہ در حق ایں عاصی روسیہا دعا و توجہ شریف عنایت فرماید
 تاکہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دست گیر شود کہ رضائے اور رضائے حق است
 رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری کلمۃ

انشاء اخیالی و انشاء تلقانی

یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ ما موراکان منا ہیئا۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیر
 خود رسیدم تا بایں وقت مے دانم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در سہ امور دنیویا کان او
 دنیا بفضل حق تعالیٰ و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ مے بنیم الحمد للہ و الشکر للہ
 علی ذلک اگر چہ قبل از یں بایں امور یقین و تصدیق داشتم بودم، اما ایں یقین و تصدیق نہ
 تصدیق اول است آن یکے و ایں دیگرے شتان مابینہما۔ قبل از یں جوش و خروش و
 ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خودی در مستر شدن از حد زیادہ بود حتی کہ در اوائل حال ذکر
 از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک اللہ مے گویند چنانچہ از لسان ظاہر

مے شونند۔ الحال جوش و خروش از طالبان نمانده مگر اچنانا۔ و چند کس از طالبان حق را با حق سبحانه و با مریغیبر و با مروارید پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشار طریقه شریفه داده ام الحمد للہ خوب اثر پیدا کرده اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی و کشف و کشف و انواع حالات در حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد للہ علی ذلک و این مسکین غریب کسے تنہا بے تو مانده محب و مخلص کہ غریق بچار فراق و نوائیر اشتیاق دوست محمد کہ کینہ نعلین بردار آل عتبہ شریفہ است چند عرصہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و دیدار آن صاحب محروم مانده ام کہ زنجیر تقدیر و سلسلہ مشیت در صرمان زندان بجزاں... محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چاره ندارد

کے دم زچون و چسرا نمی تواند
شود میترم دریں جہاں ایتم
سرشت بدست تست منم دست آموز
اگر چه در خور تو نیستم قبولم کن
التسلیمات والبرکات والمرحمت من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدنکم ۱۲

کہ نقشبند حوادث لیدانے چون جرات
کہ باز با تو دل شادماں نشینم
چوں سوئے خودم کشی بسرباز ایم
و اگر بدم و اگر نیک چوں کنم ایتم

مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کین مرغہ!

الحمد للہ جاعل الذکر والمراقبۃ شریعة و منهاجا، والصلوة علی نبیہ محمد یدخل الناس فی دینہ افواجا و علی آلہ وصحبہ السلام لیکن بسیرہ سبیلادار شادا۔

اخوی اعزی ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہم اللہ تعالیٰ عن البلیات الافیسترو الانفسیة از فقیر دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون کاشف مافی الضمیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تاجین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعة و الطریقة المرضیة علی صاحبها الصلوة والسلام۔

اے برادر حقیقت بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکستگی برائے جناب حق ان است کہ شہود عظمت حق تعالیٰ بر دل بندہ ظاہر شود و این سعادت و عنایت موقوف بر محبت است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الاخرین است علیہ الصلوة اتہا و من

التحیات اکملہا و متابعت موقوف بردارستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند از بر لئے این غرض سے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلۃ
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ نقص
 و سماع و تفتی سے کنند و ہر چہ باشد بے نکاح آگیرند و مے خورند و بامور شرعیہ تقید نورزند
 پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و ظہور معارف حقیقت باز بستہ بتابعت محمد
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران این فقیر شہادت انوار و تجلیات واقعات
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و میدان راسعی و ہمد
 در استقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ سے فرمایند باقی و
 السلام ۱۲

مکتوب ہفتم ایضاً بملا جانان صاحب صوف الصد

الحمد لله كثيرا طيبا مباركا فيه مباركاً عليه كما يحب ربنا ويرضى، والصلوة والسلام
 الاتمان والاكملان على جيبه المصطفى وعلى آله واصحابه المجتبي.

اما بعد الحمد والصلوة اخوي اعزى ارشدي ملا محمد جانان صاحب سلمه الله تعالى ربه از
 فقير دوست محمد عفي عنه بعد از سلام مسنون اشتياق مشغون مطالعه نمايند الحمد لله كه تا
 عين تحرير فقير از جميع وجوه بخير است والمسئول من الله تعالى سلا متكم وعافيتكم واستقامتكم
 على جادة الشريعة المحمدية على صاحبها الصلوة والسلام - نوشته بودند كه حال باطن در زيادت
 است. اللهم زد فزود - حق سبحانه وجود شمار آفتاب بهر سائت سازد بمنه وكرمه و لطفه -
 اے برادر ستر همه عبادت ذكر خداوند است جل سلطانہ وسعادت عظمیٰ كے راستہ كه
 از علائق عالم منقطع شود و آتش محبت حق تعالیٰ بر كے غالب شود - غلبہ انس و محبت
 حق تعالیٰ جز بدوام ذكر او تعالیٰ میسر نمی شود و اصل همه اذكار كلمه مبارك الله است
 ولا اله الا الله است - نتیجہ حقیقت ذكر آں بود كه از همه اشیا گسسته شود و بغیر
 محبت الهی هیچ چیز التفات نہ نماید حتی كه از وجود خود ہم گریز با باشد و از همه ماسوائے
 رھے گرداند و مستغرق ذكر حق تعالیٰ شود فائدہ کلی از ذكر آں گاہ حاصل شود و ترك دنیا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہ تکرارِ ذکرِ حق است۔
جل و علا۔ قل اللہ بس و ما سوی ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللهم لا تکلنی الی نفسی طرفہ
عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

مکتوبِ ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد لله و صدہ و الصلوٰۃ و السلام علی خیر البریۃ و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔
اخوی اعزیز ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ
تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و ایاکم علی الشریعۃ النبویۃ و الطریقۃ المرصیۃ علی
صاحبہا الصلوٰۃ و السلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامتِ خلق خود
جمالِ این طائفہ است و صیقل زنگار ایشان است، بکار خود مشغول باشند و طالبان
کہ ذکر و طریقہ نقش بند یہ بچہ مے گویند وستی مے کنند ایشان را بگویند کہ این فعل باختیار
است یا بغیر اختیار۔ اگر باختیار باشد دریں طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند
در وقتِ صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افاقہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ
با طالبان اندک کنید چہر کہ توجہ وافر مبتدی را مضرت مے رساند۔ و السلام علی من اتبع الهدی
و التزم متابعتہ لمصطفیٰ۔

مکتوبِ نهم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

حامداً و مصدقاً و مسلماً بعض مرشدنا و امامنا و مقتدانا و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و
کعبتنا و قبلتنا پیر دستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه
مظللہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المشرشدین۔ از بندہ درگاہ کمر تین خدمت گاران فقیر حقیر لاشیء دوست
محمد، بعد از تحائف الزکیات و تسلیمات و افیات و دعوات صافیات می رساند کہ احوالات
ایں مسکین تاجین تحریر عریضہ من جمیع وجوہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و تندرستی آل
جناب عالی بمعہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبد الغنی صاحب و میاں عبد الغنی صاحب
و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ رب العزت خواستہ و خواہانیم آمین
یا رب العالمین۔ بعدہ المرام آنکہ وقتیکہ سالک بجالے رسد کہ ذات خود و ذات جمیع ممکنات ا

لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان را هرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقربت و سایر مراقبات بچہ کیفیت تعیین مورد و تصور فیض می کنند۔ قبل ازین حالت کہ در معیت لحاظ می کردند ذات کہ با ما است و در اقربت لحاظ فیض ذاتی کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعیین مورد فیض می نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و بس پس چگونه درین موطن شخص مورد و لحاظ فیض می فرمایند و در معیت و اقربت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقربت صفاتی و یا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کمون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ ازوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا این علام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سوا مکتوب شریف کہ در دست نیامده و ہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است می کنم۔ فیوضات و برکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایشان بریں بندہ بحدے غالب است کہ خود را نمی بینم بجز حضرت ایشان من قلبی در روحی فدایہ قربان حضرت شوم در میان مردمان خوار و حقیر و ذلیل بودم پر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ این بے عمل و بے کردار تانت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر این نعمت شما ادا نتوانم کردہ

گر بر تنم زباں شود ہر موئے

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویہ توکل حق تعالیٰ نشستم ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون بیکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در روز بیا حق جل و علا مسرور و مشغولم و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ می رسد بہ تحقیق می رسانم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ می خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کند و درجات شما حق تعالیٰ بلند سازد۔ یک ختم برائے خود حضرت تم کہ بدام خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عددش معلوم سازند کہ ثواب آن برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ و ملا پانچم را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و مہربانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت این امر کجا دارد کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ اما دل بسیار خوش شدہ،

سبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در بہرہ این مسکین است از عین عنایت خود اگر چہ نالائق
و بے ادبم فرد نگذارند از عنایت حق تعالیٰ و از برکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خودم کہ در تے
و ملائت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجھوری ازال جناب عالی سے

چہ نو نسیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم راست نیاید کہ ز صد بیرون است
اگر از خدمت تو رم بدل شرمندگی دارم
چو قمری طوق بر گردن نشان بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب دوم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صناقوم کا کرٹساکن ثروٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر حقیر لاشے
دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بیستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر است، فقیر
بمعہ درویشان بخیریت است والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست بر پیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنت و جماعت مرمریدان را نشان
دہند و بہ روش بزرگان خود آگاہ سازند۔ لہذا قدرے ازال مسطور گر دید۔ بدانکہ تو آفریدہ و ترا
آفریدگار است کہ آفریدہ گار ہمہ عالم است و ہر چہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گار
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتدائیت و
ہمیشہ باشد کہ وجود وے را آخر نیست و ہستی وے را در ازل وابد واجب است کہ نیستی را
بہرے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را بہیچ سبب نیاز نیست و بہیچ چیز
از وے بے نیاز نیست و تو اہم وے بذات خود است و تو اہم چیز با بہ وے است و در ذات
جوہر نیست و عرض نیست وے را در ہیچ جافرود آمدن نیست وے را در ہیچ قالب فرود آمدن
نیست و وے را بہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و
چندے و چونی و چگونگی را بہرے راہ نیست و ہر چہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و ملکیت وے

انہاں پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بوسے راستی
و درجائے نیست و برجائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جائز نیست و ہرچہ در عالم است
ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت وے مسخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ
است۔ دریں جہاں دانستی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و
بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چون ساک
بعد از تصحیح نیت بذر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید در ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش
گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل و تسلیم رضا حاصل
آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود بتدریج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات
بشری و زائل صفات پاک و مصفاگر داند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و
پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمسہ عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقررہ داشته اند۔
نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سرفیدہ و نور خفی سیاہ و نور خفی سبز و انوار لطائف
عالم خلق تندریج فیہا۔ و نور نفس لوامہ البق گفتہ اند۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی قدس سرہ
سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کدورت را نور قابلیہ
داشته اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیہ داشته و لون احمر حقیقی صاف را نور
لطیفہ قلبیہ داشته و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشته و نور ابیض نور لطیفہ سر داشته
و لون اسود و براق کہ از فوق بر سر نزول مے کند نور لطیفہ خفی داشته و لون اخضر صاف
نور لطیفہ خفی داشته۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید
قید مے کند و محظوظ مے شود از پر تو تجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است
محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوة و استغفا
و درود شریف و انواع عبادات و شکستگی و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی
است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازیں جہت حضرت شیخ شبلی
علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستیاں
گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سرہ فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات بر مریداں ظاہر مے کند
ساعی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیزے کہ تعلق بتادیب و تربیت آزند
و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چه اکثر حالات و واقعات و کشف کونی ضعیف حالات را از سبب این می باشد
 که یقین ایشان قوتی گیرند و از باب یقین را با آن چنداں التفات نیست انتہی۔ سر مکتبنا
 لَا تُرِغُ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ
 الْوَهَّابُ۔ والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب موصوف الصدق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجمن اعزبی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ ربہ۔ از فقیر حقیر لاشی دوست محمد
 کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات
 مشحون مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ تا حین تحریر فقیر بمجہ درویشان و متعلقان بخر است المستول من
 اللہ تعالی سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یوماً فیوماً ساعة فساعة ویرجمم عبداً قال آمین۔ ہذا
 ذکر عقائد الصوفیة اجمالاً۔

اجمعوا الصوفیة علی ان اللہ تعالی واحدٌ لا شریک لہ ولا ضدٌ لہ و
 لا یندٌ لہ موصوفٌ بما وصف بہ نفسہ و مسمئی بما سُمی بہ نفسہ لم یزل
 قدیمًا باسمائہ و نعوتہ و صفاتہ خالقاً لجميع المخلوقین غیر مشبہ بالمخلوقین
 بوجہ من الوجوہ و لالہ حلول فی الاماکن و لا یجری علیہ الزمان و لا یحیط بہ
 شیء لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤلفاً و المولف محتاج الی المؤلف لاجوہر
 فان للجوہر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانہ خالق کل متحیز و حیز و لا
 ہو بعرض فان العرض ما لا یبقی زمانین و انہ تعالی واجب البقاء دائماً لا
 اجتماع لہ و لا افتراق لہ و لا اعضاء لہ و لا ابعاض لہ و لا یزججہ ذکر الذاکر و لا
 بلحقہ العبارات و لا تعینہ الاشارات و لا یحیط بہ الافکار و لا تدرکہ الابصار
 و کما تصویرہ الوہم و الخیال فان اللہ سبحانہ بخلافہ فان قلت متی فقد سبق
 من الوقت وجودہ و ان قلت کیف ذاتہ فلیس لذاتہ تعالی تکلیف و ان قلت
 این فقد تقدم هو علی المکان احتجب بعظمتہ و کبریائتہ عن العقل و الابصار
 فان سئلت عن ذاتہ فلیس کمثلہ شیء و ان سئلت عن صفاتہ فهو احدٌ

صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفواً احد وان سئلت عن اسمہ فهو اللہ الذی لا
 الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل یوم
 هو فی شأن و اجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یرى فی الدنیا بالابصار ولا
 بالعقل الا من جهة الايقان و اجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یرى بالابصار فی الآخرة و
 السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب دوم خلیفہ ملا ہیبت آخوندزادہ ہرپال کسینگری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزای ارشدی ملا ہیبت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء بعد از ابلغ سلام
 مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایس فقیر حقیر و درویشان تاجین تحریر
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از گرم کریم چنان است کہ از اں طرف نیز چنین باشد
 نصیحتے کہ بیار اں نمودہ مے آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است
 انصباغ بصبغۃ اللہ و فنا و ذائل و انصاف و بقا بحکامد و تنویر بانوار و کیفیات کہ در مقامات
 پیش می آید و ہر کراچی از فنا و بقا و حالات تویہ بمقامے رسیدہ است بقوت دست اداہ
 و ہمت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ حسن ہم رسانیدہ اور افضل و شرف
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ دریں امور ثباتے ندارد۔ و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن
 کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالتزیل و تحسین صوت و حزن و طول قنوت در نماز
 باکمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب
 خوردند بودند۔ ذکر ہر متوسط باواز حزیں برائے ذوق و شوق و گرمی باطن احياناً لابس بہ۔ ہر گاہ
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند مے آید ایس جنس جہر اکس مانعی نیست
 ذکر خفی افضل است بر جہر۔ بچندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت مے شود و ذکر جہر مانند جس در نفی
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دو است از الہ ستر و کسل و اجتناب
 است از بدعت نامرضیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قدر نہادن۔ یا یاد کہ خود
 را محض عدم یافتن و کمالات را باصل آل دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن سیمانہ خود

مثل کو ہے برسر گرفتن۔ و بدی ہائے غیر را بتاویل نیک نگاہ داشتن دو قانع روز مرہ را از ارادۃ
حق سبحانہ دانستن۔ این طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ
بے اعمال ظاہری محال است۔ نور اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از
التفات و عظمت پیراستہ و بیرون با اعمال و اخلاق نیک و شگفتگی و انکسار آراستہ بالاندر
ازیں کمال نیست اللهم وفقنا لما تحب وترضی۔ و در وسط راہ دریں طریقہ از ذوق و
اشواق عجیبہ و جذبات غریبہ در پیش مے آیند۔ و احوال این طریقہ استمراری است و کمل
این طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسما و صفات و درجات آن قدمگامی است
را بخ بے رنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایساں آمدہ کہ دست ادراک از ازاں
کو تاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایساں جمعیت ہا و صفائی حاصل است بس
نے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضتہ فیوض و برکات شائے عظیم دارند۔ و مستفیدان
در اندک مدت حرارت و شوق و حضور پیدا کنند ہوا الذی جعل لکم من الشجر الاخضر
ناسا۔ طالب خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچه شرط بلاغ است با تومی
گفتم۔ والسلام۔ و این فقیر را بدعائے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایت خود ایساں لاشی را
ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا والسلام خیریت انجام بجناب ملا ہیبت آخوند
زادہ صاحب از فقیر حقیر جانان و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔
دریں طریقہ شریفہ مجددیہ ذکر خفی معمول است۔ و ذکر جہر کے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار
کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق بر زبان آرند باک نیست کہ حکم مکر و آرنہ معذور است

مکتوب نیر ذم بمولوی محمد عادل صنا کا کڑ ساکن ژوب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زادہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع
الآفات۔ از فقیر حقیر لائے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون
کہ سنت سید الانام است مشہود گہ دیدہ کہ طریقت دو جز را است۔ یکے جذب و دیگر
شوک۔ چون جذبہ بحد پیران کبار اجمالاً برست الگ وارد مے شود بغیر عمل کہ اختیار و عمل

سالک را در حصول جذبہ دخلی نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بحض عنایت است پس در تحصیل جزہ ثانی کہ عبارت از سلوک است البتہ عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را جہد و ہمت در کار است کہ آنچه مقدر است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل این ہر دو جزہ سلوک کہ بزرگان مقرر فرمودہ آل صاحب را جزہ اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جزہ ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانکسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات شریفہ معہور دارند و بندہ را در دعا یاد فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ این بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و ازین طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تا حین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام مالا کلام ۱۳۶۶۔ و حالات این سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہد فرمود۔

مکتوب چہار دہم بکلاہیبت آخوندزادہ ہر پیال کسبغری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخوی اعزی ارشادی محبی و مخلصی مکرمی ملاہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است عفی عنہ احوالات فقر این حد و تا حین تحریر دستاںش حمد و شکر است۔ و المسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہا صلی اللہ علیہ وسلم مخفی نماںد کہ مکتوب مرغوب در حسن الوقت ملاگنڈہ پیر آورده محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر م گردید۔ طریقہ بزرگان ماورع و تقوی و صبر و قناعت و توکل در رضا است شمارا نیز باید کہ باین ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نبایشد۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوندزادہ بدیں منوال است کہ پیش ازین در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمبعوث طالبان تاجین تحریر احوالش نہ سیدہ۔ دیگر از آومان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبور کودکان ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بجزار آنها بیاید حاجت آل حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سرانجام مے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ رب

المترتب - در اذکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شد بر آن مداومت نمایند در آن فطور نرود
و با طالبان و خلق ترش روی نباید کرد - برفیق و حلم و مهربانی زندگی با ایشان باید کرد و از جمیع
طالبان خانقاه سلام مطالعه باد بکرم قبول فرمایند ۱۲

مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قندھاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي المجد والاکرام و علی نبیہ محمد الف الف صلوة و سلام و علی آله الاطهار و
اصحابه الاخیار مادامت الیالی والانیار -

انحوی اعزى ارشدی ملازم محمد صاحب اوصله اللہ الی اقصى المراتب و عصمه من الحوادث
و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد که مشهور بحاجی است کان اللہ له عوضاً
عن کل شیء - بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند - بشما الحمد و المنة که
این فقیر بمبعده جمیع درویشان تا تاریخ ترقیم مذکور که هفدهم ماه جمادی الثانی ۱۲۶۹ لیس رطب اللسان
بسیاس حضرت منعم علی الاطلاق است جللت نعماته و کثرت آلائه و المستول من اللہ سبحانه
سداً مشکو و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعة و الطریقه و الحقیقه فانها فوق الکرامه و یرحم اللہ عبداً
قال آیدنا رقیه کریمه که بصحابت مجمع فضائل و کمالات منبع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی
صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید بورد مسعود مسرتها بخشید و احوال مندرجه بوضوح
انجامید - المرام آنکه انحوی آرزوی فقیر همین است که انفس مستعارة حیات در مرضی حق سبحانه
مصرف سازند و اوقات عزیزه خود را که بدل ندارد ضائع سازند و همگی اوقات خود را بظاہر
مقید بشرع و در باطن مشغول بندگی حق سبحانه دارند و دوام توجه الی اللہ جل و علی بانکسار تمام
از اسباب قبول بجناب الہی است و فلاح ہر دو جہان منحصر درین کار است و امور دین
و دنیا و ظاہر و باطن بواسطہ پیران کرام بجناب الہی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار
سازدین و بوقایع لب چون و پیرا کشودن و بامر دم مضائقہ و معارضہ نکردن و از ذلالت
ایشان اغماض نمودن و مساوی بر روی کسی نیارزدن چه اہل اللہ ہر چه مے بینند و ہر چه
مے شنوند از حق مے دانند و نظر از اشخاص کہ تعینات اندم تفع مے سازند و بدگویندہ را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند۔ ع

هر که مارا بدست اندر احتش بسیار باد

مقوله ایشان است و به توبه و صبر و قناعت و زهد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و ماسومی نا امید بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریداں و غیره نیاوردن و نظر بر قبول خلق و رد ایشان نکردن و از غنا و اهل غنا محترمز بودن و آنچه میسر شود بفقرا رسانیدن و خدمت علماء و فقرا بمال و جان و تن کردن و از شر نفس و شیطان تا وقت مردن نا ایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن این همه اطوار پسندیده اند۔ خوش گفت

هر کجا این نیستی افزون تر است

کار حق را کارگاه آن سر است

ع

اے برادر بنگلی متوجه بحق سبحانه باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی جل و علا مقدور و مقرر است۔ و پیران کبار با فرموده اند، قد سنا اللہ تعالی با سرار ہم الا قدس کہ امروز دروشی به لقمه فروشی است خدای تعالی ازین روشی کہ دین فروشی است توبه دید۔ اول مسلمانان درست کنند بعدہ دروشی پس طالب حق را باید کہ همیشه در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیہ کہ غنیمت کبری است باشد و در تحسین اہل دل و تفحص شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیزے را در یابد کہ صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثیر صحبت او در مردمان در میگردد باوے صحبت دارد تا حالت مطلوبہ یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاہی ملکہ گردد۔ و در یافتن شیخ کامل و مکمل منحصر در ان نیست کہ درے خوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یا وجود و حال و شوق یافته شود زیرا کہ در بعضے ازین چیزها جوگیہ و فلاسفہ و برہمہ ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکہ دلیل صحیح و علاقت شناختن شیخ کامل و مکمل آن است کہ اول باید شیخ بر ظاہر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل می نماید تا اطلاق متقی بر وے ممکن باشد کہ حق تعالی عز شانہ و ولایت را در تقوایے حصر فرموده و گفته ان اولیاءہم الا المتقون۔ اگر کسی گوید کہ بعضے اولیاء رؤس ملامتی اختیار کرده بودند و ظاہر ازاں آثار تقوی بنظر نمی آمد و بعضے کساں را فیوض باطن ازاں ہارسیدہ گفته شود کہ نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است کہ دفع ضرر

از جلب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید گریخت
 و شخصے کہ در ظاہر متقی یافتہ شود باوے صحبت داشتن و دست در دست او دادن قباحتے نہ دارد
 و احتمال ضرر مفقود است فائدہ ازوے رسیدیانبہ۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر
 و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کبریت احمد دانند و غنیمت کبری شمارند۔ و اگر صحبتش
 تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن با شخص داشته صحبت او ترک دہد و
 در جائے کہ رشد خود بیند آن جار جوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مرد سے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت
 و ز تو نہ رسید ز حمت آب گلت
 ز ہار نہ صحبتش گریزاں می باش
 ورنہ نکند روح عزیزاں بجلت

و اگر کسی گوید تاثیرے کہ اکابر آن را معتبر داشته اند واضح تر باید گفت۔ گفته شود آن تاثیر
 آن است کہ در صحبتش حالتے پیدا شود کہ دل از دنیا سرد شود و محبت خدا و رسول و دوستان
 خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات دید و از صحبتش بمقتضائے
 اذرا و ذکر اللہ خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی اطمینان و جمعیت میسر شود
 و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبتے و حالتے کہ از آن کس بوی رسیدہ در آن قوت یابد و ہر قدر کہ
 از معصیت پیدا آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبتے و حالتے کہ از آن بزرگ اورا رسیدہ باشد
 نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسنتک و اساءتک سیئاتک
 فانتم مؤمن کنا یہ از ہمیں اطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد کامل
 و مکمل باید دانست۔ و این صفت کہ در صحبتش حاصل شود اورا کمال باید شمرد کہ ملازم است
 شریعت قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعداست از
 معاصی، و مزیل است زرائل اخلاق را از کبر و عجب دریا و حسد و حُب جاہ و مال و مانند آن۔
 و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حُب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر
 و رضا و زہد و مانند آن۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست
 و خود را کالمیت بین یدی الغسال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات آن چه
 دارد شود آن را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد باید نمود و وجد و شوق و
 ذوق و مواجہد و مانند آن آنچه بے اختیار پیش آید در آن معذور است و بقصد و اختیار بیچ
 حرکتے ازین حرکات کہ آن را عقل و شرع انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر آن را بقصد و اختیار

نکرده و اہل باطل را اعتبار نیست و کدام نیت نیک و صلحت صواب درخواهد که حرکت یوانگاری
 را بر خود روا دارد و آنچه بعضی اکابر گفته کہ رسوم صوفیہ بہیچ نمی آرزند، ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے سے فرمایند، مرید رشید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک
 طریق خوارق و کرامات پر احساس کند و در معاملہ غیبی ہر زمان از شے مدد سے خواہد و سے یابد
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریداں کرامات در کرامات و
 خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مردہ مرید زندہ گردانیدہ است
 و بکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام احيائے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا۔
 قلبی و روحی پر داختمند و متوجہ احيائے دل مردہ طالب گشتہ۔ والحق احيائے جسدی ...
 بہ نسبت احيائے قلبی کاملطرح فی الطريق است و نظر باں داخل لعب و عبث چہ ایں
 احياء سبب حیاة چند روزہ، و آن احياء وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت
 وجود اہل اللہ کرامتے است از کرامات و دعوات ایشان مر خلق را بحق جل سلطانہ رحمتے است
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ احيائے قلوب اموات آیتے است از آیت ہائے عظیم
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ ہم میطرون و ہم سیرتقون در شان ایشان
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظر ایشان شفا۔ ہم جلساء اللہ و ہم قوم لاشقی جلیسہم
 و لایحییہم۔ علامتے کہ محق ایں طائفہ از مبطل آن ہا باں جدا است، آن است اگر
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد و در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ میلے و توجہ پیدا سے گردد و برودت از ما سوا مفہوم سے شود آن شخص محق است و
 در عدد اولیاء است علی تفاوت الدرجات ایں ہم نظر بار باب مناسبت است۔ بے مناب
 محرم محض و مطلق است ۵

ہر کرا روئے بہ بہبودنداشت

دیدن روئے نبی سودنداشت

اے برادر مدار کار بر طاعت است ہر قدر کہ ایں کار را مہم است مبارک است
 و آنچه مغل ایں کارخانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کنند نیت نیک مرعی
 دارد و ہر بیچ عمل تانیست دست ندہد ہما مکن اقدام نہ نماید و بہ عزیمت و خاموشی راغب بود
 و احتلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراقبہ و از کار بسہر برد وقت کار است

ہنگام صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن باہل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر و سخن لایعنی در میان
نیارودن نیز مستحسن بلکہ در بعضی اوقات از عزت راجح بود۔ و بہر نیک و بد کشادہ پیشانی باید بود
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بغیر پیش آید عندرا و قبول نماید و خلق نیکو آشنہ
باشد و اعتراض بر کہے کم تر کنند و سخن نرم و ملائم گویند و کہے را بغضب پیش نباید نگرست و
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ ایس دل را می میراند و جمیع
امور خود را با حق تعالی بسیار۔ و اے عزیز دایم در یاد حق تعالی خود را محسوس دار تا دل تو از تدبیر
جمیع امور ناخ شود و چون دل بیک جانب شود جمیع امور ترا او کفایت خواهد کرد۔ و نیز بندہ گان بر تو
مہربان سازد کہ با مور تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول
مشو۔ بر سبب کس بغیر خدا اعتماد منما و در جمیع احوال عمل سنت را باید گزید و از بدعت مہما ممکن
احتراز باید نمود و در زمان بسط حد و در شریعہ را نیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد بر وعدہ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ہ در شدت و رخصت در خدا قصد کند کہ یکساں
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر سکون است نزد فقدان و اضطراب است نزد وجود و انس
بہموم و وحشت از فرحانے و در درد و حوادث کوسیہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے رنگی نسبت
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت ایس طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی
مجدد و منور الف ثانی در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دو بیست و بیست و یکم
سیدین مانک پوری فرمودہ در ایس طریقہ در ابتداء صلاوت و وجدان است و در انتہا بے مزگی
و فقدان کہ از لوازم ایس و صرمان است بخلاف طرق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند
و در انتہا صلاوت و وجدان۔ و ہم چنین در ایس طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہا بعد و صرمان۔
بخلاف طرق سائر مشائخ۔ اللهم ثبتنا علی شریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
اعتقاداً و قولاً و فعلاً و حالاً ظاہراً باطناً رَبَّنَا لَا تُرِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اللهم ثبتنا علی اعتقاد اہل
السنتہ و الجماعتہ و مذہب ائمۃ الخنفیۃ و ائمۃنا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللہ
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا رحیم الرحیمین، آمین یا رب

العلمین۔ الحمد لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدى و التزم متابعتا المصطفى صلی اللہ علیہ وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلہ حق سبحانہ و غیر موصلہ باو سبحانہ چه او غیر و اصل است و فنا و بقا ہرگز دست نہ داده است و تمیز نمی کند میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جتہ عدم تمیز میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ شیخ کامل و مکمل چون ارادہ تربیت و تسلیم کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیدہ است و اصلاح آنچه بسبب آن فاسد گردیدہ است بعد از ان بذریعہ صالح کہ مناسب استعداد او باشد انرا در فتببت نباتاً حسناً مثل کلمتہ طیبہ کسجرہ طیبہ اصلاً ثابت فی الارض و فرعہا فی السماء فصحبہ کبریٰ و احمر و نظرہ د واء و کلامہ شفاء و ماد و ہا خرط القتاد۔ شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقاء و رجوع بر تکمیل ناقصان استعداد مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق، اولاً بہ خود در تشخیص مرض صرف کند بعد از ان دوا دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب ناقص ضائع شدہ اولاً معالجہ ازالہ اثر دوا ناقص کند بعد از ان توجہ بازالہ مرض نماید فصحبۃ الشیخ الناقص الذی مات مراصرہ بالسلوک و الجذبۃ سم قاتل و الایاتہ الیہ عرض مہلک تضییع الاستعداد الرفیع۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔ پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ ... بمساک صوفیہ علیہ سلوک نہ نمودہ باشد و بمبلغ ایشان و اصل نہ باشد چه نسبت ارادہ بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ استفادہ مبنی بر مناسبت طریقین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست پس لابدی شد است از برنخ و ان شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نمودہ

است و مدارِ طُرُقِ مشائخ بر صحبت است نہ بر قبیل و قال چه آن مرید بطل است در طلب
 و اجازہ بعض کمال باہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جہت رفع غفلت شائع است در
 خلق و کمال چوں غفلت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از روئے
 شفقت بعض اہل جذبہ را برائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم می کنند و
 نوع حال در صحبت او بایشان ساری می گردد فتنبہ ہوا عن نوم الغفلة وان لم
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان بہ بعض بستریاں کہ اہل جذبہ نباشند
 چہ اگر چہ حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع می گردند مثل حقیق از آتش کہ مودع
 درواست نفع مند می گردد و مردم باخراج آن از او منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع جہت تکمیل ناقصان
 است و تاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین و نقصان است
 صاحب دولت کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام
 بجزیب قوی صورت گرفته باشد و ظاہر او باطن او را شاغل نباشد و نہ برعکس چہ اول
 ساک نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بتالیث
 است کہ در مقام عدالت نزول یافته ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کامل
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم
 اشارہ است بانچہ گفته ایم - و این مرتبہ در اصطلاح ایشان مسمی بمرتبہ قلب است -
 استفادہ و افادہ باین مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیرہ بآن رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ
 است و انزجار از امور منہیہ در این جا صورت می گردد اگر این چنین صاحب دولت بہم رسد
 صحبت او کبریت احمر است

صحبت روشن ضمیران کور را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چوں این چنین صاحب دولت کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار
 بدو سپارد و خود را مابین یدیرہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باو در کار دار و چہ او صحبت معنعنا نائب مناب برحق
 و خلیفہ مطلق سر دفتر انبیاء است علیہ و علی آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس باد شیوہ صدیق

پیش گیرد و خرق عادات از و طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگوید و در جانب او پارہ دراز نکند و کمال خود را در رضا او داند و از وی دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او دجائے او نہ نہد و در ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداہ او باشد و نام بجز ادب بہ زباں نہ راند و در ہر وقت از وی ہر اسال باشد و ہر واقعہ کہ بر وی کے ظاہر نماید از و پوشد و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ برائے آزمائش مریداں لطیفہ پیراں بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشاں ظاہر مے گرد و برائے امتحان شاں چیزے گوید از نفع و ضرر باید کہ با اعتقادِ جازم از پیر خود داند و غیر ذلک در امور دیگر۔

مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاہد حضرت بوند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اطلع في فلک الازل شمس النبوية المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة مظهر تجليات الاحمدية صلى الله عليه وسلم۔

اخوی اعزی ارشدی مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا وجعلہ اللہ تعالیٰ عاشقا و محبا لذاتہ۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور کاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیء۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہور بضمیر منیرے گرداند۔ الحمد للہ المنہ کہ احوال این فقیر مجعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بجد و شکر است و المسؤل من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ و یرحم اللہ عبدا قال آمینا۔ اے برادر بھگی خود مصروف بندہ کہ حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز شانہ باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب قدس او نہ رود کہ دریں راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرعی دارند کہ زمان قرب قیامت و او ان فتن است و این را عین مرضی حق دانند من احب عباد اللہ الی اللہ من حبب اللہ الی عبادہ۔ و من احب سنتی بعد ما امیتت فلہ اجر ما شئتہ شہید شنیدہ باشید و شرط الاجازہ ترویج الطریقۃ الصوفیۃ و الاستقامتہ علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیمات ظاہرا

یعنی در حق خود نہ مطلقا ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

و باطناً که بقدر ذره حتی المقدور از حد و دست‌خبر عیب تجاوز نورزند - خصوصاً صلواتِ خمس با اول وقت بجماعت گزارند و هر ساعت بذكر و مراقبه مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام کردن و به توبه و صبر و توکل و قناعت و زهد و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس، در نظر نیارودن و از خوردن و مسواک و امید بودن و فقر و فاقه را نعمتِ عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیارودن و نظر بقبول و رد خلق نه کردن و از غنی و اهل غنی محترز بودن و از غیبت و مذمت خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت انماض نمودن و از شرف نفس و شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن و در طلب روزی و رزق مشوش نشدن که رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است برائے مخلوقات و علم و عمل و افسونات و تمارات مثل عوام الناس و علماء بے عمل و وسیله دنیا سازند و سعادت دینی و دنیوی در علم و عمل است اذکان خالصاً لله تعالی و موافقاً للمتابعة نبینا محمد علیه الصلوٰة و السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی الله علیه و سلم و عمل با آن نه کرد عالم نیست چنانچه در حدیث شریف است عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون الصریح عالمًا حتی یكون بعلمه عاملاً۔

والسلام ۱۲

مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ

بسم الله الرحمن الرحيم ط

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ الولی الواہب و اوصلہ اللہ تعالی الی اقصی المراتب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ درست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند اللہ الحمد و المننہ کہ احوالات و گذارشات فقرای ایں جائے قرین حمد و محامد ایزدی است و المستول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و شبانہ تکلم علی الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالی عنانہ خیر الجزاء۔

دیگر آنکه اے عزیز دنیا جائے غرور و آزمائش است نہ شهرستان سرور و آسائش، پس خود مند
 و دانا آن است کہ بعد از نماز پنج گانہ مفروضہ بجماعت مسنونہ با قول وقت مستحبہ بگذارد و انقباس
 مستعاره خود را مبذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح دو جہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتہال
 بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زریہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد
 حق جل شانہ بر او شان نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بجلی نمودہ و بگی اوقات خود متوجہ
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر ماصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ
 وَ اذْکُرْ اسْمَ رَبِّکَ یعنی یاد کن پروردگار خود را بر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز و خواہ
 در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آن حضور در ام پذیرد کہ بیچ شغل و عمل از یاد حق بازماند و اگر خوف
 آن باشد کہ بسبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل از خود دور کن وَ تَسْتَلِ
 الْمَیْمَانَ بَمَیْمَانِکَ یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسوی پروردگار خود بیا در دن -
 چرا کہ روز قیامت بہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدے کہ از گرفتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَ لَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ
 سَلِیْمٍ - پس بر تابعان محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ
 علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا پذیرند و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ما
 سوی اللہ پیشتر خود سازند و ورع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تفویض و رضا حق جل شانہ
 طریقہ خود دارند - و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع
 عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی ترا او کفایت خواہد کرد - قل اللہ و
 بس و ما سواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس، کار این است غیر این بیچ باقی و السلام -
 محررہ بتاریخ دوازدهم جمادی الاول ۱۲۴۲ ھجری المقدس -

مکتوب ہشزدهم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفوا - اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ
 آنخوند زادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث و النوائب - از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد

کہ مشہور بجای ہے استکان اللہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیاتی آریں
 مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنہ کہ احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عزتشانہ قرین حمد و
 محامد ایزدی است جل مجرہ والمسئول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ
 المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہجری ۱۰۸۰ ماہ شعبان المعظم از سن
 الف و مائتین و سبعین و سبعمائۃ و ستمائۃ و اثنی عشر و کلفت اثر انتقال سالار قافلہ اہل اللہ پیشوا
 و رہبر طائفہ عرفان غوث زمان قطب دوراں مولانا وسیدنا و مرشدنا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ
 قلبی و روحی فدائے و قدسی اللہ تعالیٰ بسره الاقدس و نور اللہ تعالیٰ امر قدہ الشریف آن قدر غم و الم
 و پریشانی و خستہ خاطر ی رودادہ کہ از تخریر غم بریدہ فم و از تقریر سان قلت بیان بیرن است۔
 غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان بر چشم این ناتواں تیرہ و تار یک گردیدہ پس از ان جہت
 کہ ہر ذی روح را ہمیں شاہ راہ در پیش است بصبر و اصطبار پر داختم و رضا بقضا۔ پروردگار جل
 شانہ و وزیدم کہ در چنین حادثہ جان و واقعہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضا۔ پروردگار جل
 مجرہ ندیدم و پیوستہ روح پر فتوح آل قبلہ و کعبہ را بہد اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات
 یاد مے نکام و کلمات تریج کہ ان اللہ وانا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر این
 ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ بایں مسکین خاطر حزین رسیدہ است بطفیل و برکت آل عالی حضرت
 غوث منزلت قدسنا اللہ بسره الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا
 نیز باید کہ سوارہ تاحین جیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقدہ
 الشریف و افاض اللہ علینا فیوضاتہ العیمم و برکاتہ العیمم بدعوات مغفرت آیات یاد و شاد
 مے نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مربوط بدوستی دوستان خدایست
 جل جلالہ و عم نوالہ و مزار پر انوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام از طرف پارقتہ
 حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جنت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال
 آن جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہشتم ساعت روزہ شنبہ است از سن مسطور
 ثانیاً آنکہ لازم کہ آن برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل
 دنیا بگذارند۔ پس اگر امکان آمدن بایں طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشہ کہ از
 میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ این صوب شوند تا ملاقات بایک دیگر
 واقع گردد۔ و اگر امکان آمدن بایں طرف بسبب شور و شر نہ باشد پس در خانہ خود کار بار

خوشی کہ یاد او تعالیٰ است جل شانہ مشغول ہو رہے باشند و اس فقیر را نیز بہ دعائے حُسن خاتمہ
یاد و شادمانی نموده باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ با ایمان روزی کناد بالنبی و آلہ الامجاد
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

مکتوب نوزدہم بہ ملا میر واعظ صاحب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اما بعد اخوی اعززی ارشدی ملا میر واعظ صاحب
آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر ناشی دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان
اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشغون مطالعہ نمایند۔
الحمد لله احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد ایزدی است جل شانہ
والمستول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرضیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد بروفق کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت
شکر اللہ تعالیٰ سعیم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سنت و
مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔
بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سر
گرم دارند چہر کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقت و حقیقتہ پاک نفس و صفائی
دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بآن
است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بند کہ غیر او تعالیٰ اصلاً در دل خطور
نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد و غیرہ در دل گذرے نباشد از برائے آنکہ این زماں دل را
فراموشی ماسوی بتامہ حاصل شدہ اگر بتکلف بیادش دہند یا دنیا پید این حالت را تعبیر بفناء
نمودہ و قدم اول است درین راہ۔ اے برادر طالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نموہ
کہ خود را در ہر نفسے بحق سبحانہ حاضر بیند و بیح بائستے غیر از حق سبحانہ نہماند و رسیدن و متحقق
شدن باین اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہی باشد کہ بکلی از خواست
و بائست این عالم و آن عالم تہی گردد و حقیقتہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی
یابد و این مرتبہ علیاً و درجہ قصوی بے آن میسر نیست کہ پاسبانی انفاس خود بوجہی نمودہ کہ

غیر او تعالیٰ را در آں خانہ جولاں گاہے نباشد و جمعیتہ باطنی و حضور دائمی ملکہ گردد۔ اے بزرگ دریں اوان آخرین و زمان پسین بعضے اشخاص سلوک ناکرده و نشیب و فراز این راہ ندیدہ و فنا و بقا مصطلحہ این قوم حاصل نہ ساخته بجز پیرزادگی و صاحب زادگی بمسند ارشادے نشینند و برائے حصول جاہ دنیویہ و حطام فانیہ لاف و شائش پیش عوام الناس از کرامات و خرق عادات و کشفیات مے زنند و مدام ہمت خود را در صرف وجوہ الناس مبذول و مصروف مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پرہیز نمی نمایند و خود را قطب وقت و متصرف وار مے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیر مے نمایند و بہ بزرگی اباہ و اجداد فخر و علو مے کنند و حالانکہ کبرائے دین در زندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد، خواہ نقشبندیہ و خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و کبرویہ و مداریہ و شطاریہ و غیر اینہا و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ خوارق عادات و تصرفات و کشفیات را از مقاصد این راہ نمی شمردند چرا کہ بر آب رفتن کار ماہیان است و بر ہوا پریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہناں و در یکساعت از مشرق تا مغرب رفتن کار شیطان است این ہمہ ہیچ کار نیست کرامت و بزرگی نزد بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و باطن بحضور حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یابد و افعال و صفات کلی و جزئی از و عاریت داند و در خود بجز مشر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند۔

کار این است غیر از این ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر او تعالیٰ جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دہند و بر تصرفات قدرت بخشند و بر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آں ہا کوشد نہ آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبر اظہار معجزات ہم چنین فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ و ہم بزرگے فرمودہ عقوبۃ الانبیاء جس الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب این حال بزرگے غزل فرمودہ :-

غزل

تا ہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم از جملہ صفات از پے آن ذات گذشتیم

در خلوت تاریک یا ضات کشیدیم
دیدیم کہ اینہا ہمہ خواب است و خیال
بما سخن از کشف و کرامات چه گوئی
اے شیخ اگر جملہ کمالات تو این است
این با بحقیقت ہمہ آفات طریقند
ما از پئے نور کے کہ بود مشرق انوار
از مغرب او کو کب شکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باللہ فرمودہ کہ بمتوجہان الی اللہ کشف گوئی ہیچ در کار نیست۔ طائر
خدا را اعتقاد درست در رعایت احکام شرعیہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ
بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آنچه در راہ رو نماید و در آفاق و انفس مشہود
و مکتوف گرد و ہمہ داخل دائرہ ماسوی اند بکہ لافنی باید نمود و او تعالیٰ شانہ را ماورائی حیطہ و ہم
و خیال باید جست۔ و اکابران نقشبندیہ برواقتات و کشفیات و خرق عادات اعتباری نہ نہادہ
اند۔ لہذا دوام حضور را دولت کبر دانستہ اند۔ ازینجا است کہ سیان ماسوی در حق ایشان دانی
است۔ شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم بت پرستی بسیار است و بت عارفان کرامت
است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و او را مقصود نہ انداصل
شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست۔ پس ہر سالکے کہ بکرامت
اقبال کرد و این معنی مقرر قوم است کہ ولایت باعراض از دوست و اقبال با غیر ہر گز جمع نہ شود
من شغلک عن اللہ فہو صنمک۔ چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و
غرور و خود بینی نکند و فخر و علویہ بزرگان گذشتہ نسازد بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از
دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند
و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیۃ در خواہند بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری
قبول در گاہ الہی گردند و درے از درہائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا ہیچ راہے نزدیک تر
از راہ عجز و نیاز نیست و ہیچ جابجے محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ
نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی اللہ۔ باید کہ ظاہر و
باطن اورا باک صد ہیچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ و لمحہ سعی او در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد۔ و در

مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آورده است در مکتوب
دو صد و بیست و دویم بخواجه محمد اشرف کابلی صد و ریافتہ - بنزدگے فرمودہ است کہ مرید صادق
آن است کہ مدت بیست سال کاتب دست چپ او چیزے نیابد کہ بنویسد و این فقیر
پر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یا کم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در بیست
سال حسدہ بیابد کہ در صحیفہ عمل ہائے من نویسد - خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن،
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یا کم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است - و اگر جہت
آن پسند از جواب عاجز نیم - و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنائے کہ
بعمل مے آیند کاتب دست چپ خود را بکتابت نمودن آن سزاوار مے دانم - و کاتب دست
چپ من ہمیشہ در کار راست و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست
راست را خالی و سفید می دانم و صحیفہ دست چپ را پر و سیاہ می بینم - امید جزا و تعالیٰ
ندارم و دستاویز غیر آمرزشش او تعالیٰ نہ - دعائے اللہم مغضرتک اوسع من ذنوبی و
رحمتک ارحی عندی من عملی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و اودا
را قوت دہندہ این کوتاہ بینی مے نمایم و این عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت
مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آن واحد ہم بحالات لایت
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بینم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفاً آن را قبول و باوردن در اندیانہ و اگر سر آن را معلوم کنند شاید
باوردارند - سوال، وجود احد المتناہین سبب وجود متناہی دیگر چہر باشد - جواب - استحالہ
جمع متناہین شرط اتحاد محل است و در ما نحن فیہ متعدد است - بالاروندہ لطائف امر است
از انسان کامل - و فرود آیندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتہ
تر مے گردند بعالم خلق و ہماں بے مناسبتی سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد - و عالم خلق
ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند - از اینجا
است کہ منتہیاں بر جوع آرزوے آن لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آن نشسته و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

کہ یعنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علیہ ماندہ باشد بخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط با
لطائف باشد فافہم - حرہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بہتر می داند برائے آنکہ در ہر کافر نورانیۃ ہست بواسطۃ امتزاج عالم امراد با عالم خلق
 او در عارف این امتزاج بر طرف شدہ عالم خلق تنہا کہ انا عارف بروئے می افتد جدا ماندہ است
 کہ سر اسریر از ظلمت و کدورت است و ہر چند لطائف عالم امر فرود می آیند با عالم خلق اختلاط
 ندارند و آمیزشے پیدائی کنند چنانکہ در ایڈا مکتوبے اشارہ کردیم و مکتوبے کہ بدست انجوی خواجہ محمد طاهر
 فرستادہ بود رسید۔ حصول و استگلی کہ مبنی بر مناسبت تامہ است در زمان غیبت از نعمت
 ہائے بزرگ شمرند و تا مواع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت
 خواہش قرب ابدان را از دست ندهند کہ تمامی نعمت مربوط باین قرب است اویس
 قرنی با وجود قرب قلبی چنداں قرب ابدان نہ داشت باین آں جماعت کہ قرب ابدان داشتند
 نرسد لہذا نفقہ کردن کوہ طلائے او بمذہب شعیرائشاں کہ نفقہ کنند نرسد و برابر بی ن کند فلا تعول
 بالصحیۃ شیئاً کائنا ما کان۔

بدانکہ اے برادر علامت ولی مدعی اجمالاً بیان می نمایم تا فرق ولی مدعی ولایت نیک
 مبرہن شود۔ علامت ولی آن است کہ اولاً بر اعتقاد اہل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد
 و از اعتقاد جمیع فرق اہل قبلہ چنانچہ شیعہ و وہابیہ و رافضیہ و غیرہ متبری باشد و بروایات
 شاذہ او شاں عمل نساورد۔ وثانیاً بروفق کتب فقہیہ و مذہب حنفیہ یعنی حضرت نعمان
 بن ثابت کہ امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمۃ المجتہدین بودہ عامل باشد۔ سجدیکہ در بیج
 فرض از فرائض و واجب و سنت و استحباب و مندوب فتوئے و قصوئے نرود چہر کہ آراستگی
 ظاہر و سلیحہ جزیلہ آراستگی باطن است۔ ثالثاً مقامات عشرہ صوفیہ علیہم الرحمۃ چنانچہ توبہ
 و انابت و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالاً یا تفصیلاً حاصل نمودہ باشد و
 ایضاً صحبت اورا اثرے و تاثیرے باشد کہ محبت دنیا و اہل دنیا بر دل ہم نشینان او سرد
 شود و غفلت از ہم صحبتان و سے بر طرف گردد و ہماں ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر
 و بدتر داند۔ نہ آنکہ شنائے خود بزبان خود کند و با خلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ از تواضع و علم
 و تحمل و بردباری و مروت و فتوت و سخاوت و تازہ روی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و
 کم آزاری و پرمیزیگاری از حرام و مشتبہ و مکروہ موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمال
 خیر آراستہ باشد و در جمیع امور با خلاق سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبت این
 چنین شخص نعمتے است عظمی و دولتے است کبک۔ و اگر کسی خود را در مشیخی و مرشدی

گرفتہ باشد و عمل نہ بر وفق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بحلیہ شریعت غرا متحلی نیست
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیرہ اجتناب نورزد ز نہار الف نہا
 از صحبت او دور باش بلکہ در آن شہر مباش مبادا بمروایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ
 عظیم اندازد کہ اقتدار را شاید او دزدیست پنہاں و دام شیطان نہادہ است۔ پس ہر چند
 کہ ازوے انواع خوارق عادات بینی و ازوے کشفیات و اسرارات یابی قرآن من صحبتہ اکثر ماتفر
 من الاسد ۵

چوں بسے ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو
 و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۱۲

مکتوب بستم ایضاً بنام ملا میر واعظ صاحب موصوف الصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد قال سلام المسنون ودعوات
 ترقیات المشغون من الفقیر الحقیر دوست محمد المشہور بالحاجی کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء علی
 اخی الشریف ملا میر واعظ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرین محمد الله سبحانه فالمستول من الله
 سلامتکم وعافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوۃ
 والسلام۔

فاعلم یا اخی ان لاهل المجاہدۃ والمحاسبۃ واولی العزم عشر خصال جربوها
 لانفسهم فان اقاموها واحکموها باذن الله تعالی وصلوا الی المنازل الشریفۃ۔
 فاؤلها ان لا یحلف العبد بالله عز وجل صادقاً ولا کاذباً عامداً ولا ساهياً لانه
 اذا احکم ذلك من نفسه وعوق لسانه رفعه ذلك الی ان یتربک الحلف ساهياً و
 عامداً فاذا اعتاد ذلك فتح الله له باباً من امور لا یعرف منفعتہ ذلك فی قلبہ زیادۃ
 فی رتبته ورفعه فی درجته وقواه فی عزمه و فی بصره والثناء عند الاخوان کرامتہ
 عند الجیران حتی یا توہبہ من یعرفہا ویہابہ من یراہ۔

ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وشفاه عمله حتى كأنه لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعيّر به في نفسه ودعاه بزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة، ان يحذر ان يعدّ احداً شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عن ربين او لا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامرّة واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذي ذرة فسا فوقها لانها من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يدخره له عند من الداجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا تادب بها ينال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والحب والمودة في قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيد اجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنيين

والسادسة - ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان وابعد من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى وابعد من مقت الله واقرب الى رضا الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للخلق اجمعين -

والسابعة - ان يجتنب من اتباع النظر النظر والهمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا ويدرأ الله له من خير الاخرة فنسأل الله تعالى ان يمنّ علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منتهً مونتة صغيرة او كبيرة بل يرفع مونتة عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنه فان ذلك تمام غرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احد به ولا يكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمن وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص -

والتاسعة - ينبغي له ان يقطع طمغته من الادميين جميعاً لا يطمع نفسه من شئ مما في ايد يهرفانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل والتواضع الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الورع ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

لخصلة العاشرة، التواضع لانه يشد محل العابد وتعود سر جته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه لخصلة اصل الطاعات كلها وفرعها وكما لها وبها ايد رك العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يلق العبد احداً من الناس الا وراى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيراً مني وارفع درجة فان كان صغيراً قال هذا لم يعص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيراً قال هذا عبد الله قبلي وان كان عالماً قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم ائبل وعلم ما جهلت وان كان جاهلاً قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادري بم يختم لي وان كان كافراً قال لا ادري عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلمه الله تعالى من الفوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واجبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدو الله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجته التعزُّز
 لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهي فح العباداة وغاية شرف العابدین و سيماء
 الناسكين فلا شئ افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل
 الالبه ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية
 واحداً ومشيته في السر والعلانية واحداً وكلامه كذلك والمخلق عند في النصيحة
 بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو ينكر احداً من خلق الله عز وجل بسوء
 ويعيره او يفعل او يحب ان يذكر احداً عنده بسوء او يرياح قلبه ان ذكر احداً عنده
 بسوء وهذا آفة العابدین وعطب النساك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله
 عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكر في الاحياء قد اتفق العلماء
 والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات
 فالإيمان بهذا واجب وذكر في موضع اخر من كتابه كل من كان أوفر عقلاً وأعلى
 منصباً كان أقل إجماباً واعظماً اهتماماً لنفسه وأشد الناس حماقة اقواهم اعتقاداً
 في عقل نفسه وأثقب الناس عقلاً أشد هم اهتماماً لنفسه فالطائفة الصوفية
 احسن الناس ظنونا برهيم وهم اسوء الناس ظنونا بانفسهم واشد هم ازرأ بها
 لا يرونها اهلاً لشيء من خير دينياً ولا دنيوياً - ونقل من الحارث المحاسبى صفة
 العبودية ان لا ترى لنفسك ملكاً وتعلم أنك لا تملك لنفسك ضرراً ولا نفعاً و
 قال سلطان العارفين بايزيد بسطامى رحمة الله عليه المعرفة ان تعرف ان
 حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فمهما رأيت
 احداً يسوء الظن بالناس طالباً لعيوبهم فاعلم انه خبث بالباطن وان ذلك خبثه
 يترشح منه وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائف
 على نفسه في كل لحظة ولحظة وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير بعيوب نفسه
 لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت وحين حتى
 لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة
 والجماعة من اى مذهب كان حنفياً او مالكيّاً او شافعيّاً او حنبليّاً من اى طريقة كان
 نقشبندياً او قادريّاً او چشتياً او سهريّاً او كبروتياً او مدارياً او قلندريّاً او شطاريّاً

وغير ذلك الحمد لله اولاً و آخر اظاهراً و باطناً. وصلى الله على خير خلقه محمد و على اله
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر شگیر خود حضرت شاه احمد سعید
صاحب مجدی بلوی ثم المذنبی رحمۃ اللہ علیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد - عرضداشت کمترین بندگان و کترین نیازمندان روئے سیاه بد فعال بے عمل
و بے کردار فقیر حقیق لاشے دوست محمد که مشهور بحاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء بحجاب
خدم ذی الجود و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الهی مخزن انوار نامتناهی ہادی
گمراہان بوادی غوایت حامی عاکفان ماوی ہدایت غوث زماں قطب دوران ساقی شراب
ازواق الهی فائض انوار حضور و آگاہی زبده العارفین عمدة الواصفین وارث الانبیاء والمرسلین
المستغنی عن توصیف الواصفین ے

لا یدرک الواصف المظری خصائصہ

وان ینک سابقاً فی کل ما و صفا

حضرتیم صاحب و الامناقب و قبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدوہ لازالت شمس فیوضہ ساطعہ و قمر برکاتہ طالعہ علینا
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین - بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبی خیر
الانام است علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام بصدع عجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ غلامان خاص
خاکساران است بلب ادب آنکہ کفر از نامہ عنبر شامہ حضور پرنور مخدوم زادہ سعادت
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکوسیر حضرت حافظ مولوی محمد
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن بہ دریافت احوال این غلام و سایر خادمان
آل ذات ملکی صفات کہ بشرف اجازت رسیدہ بہ ترتیب طریقہ علیہ مجدیہ قدس اللہ تعالیٰ
اسرار ہا بہا مشتغل اند کہ بحال کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان
رسید فرحت بخشید ے

بوسیدم بر مردک دیرہ نہادم
 بندہ را از اظہارِ این اسرار بسبب عدم لیاقتِ خود اگرچہ سراسر ننگ و عار است لیکن
 بتحدیثِ نعمت اللہ تعالیٰ سبحانہ بحکم آیت شریفہ **وَأَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَنِّثْ** کہ بوسیله
 آثار فیوضاتِ قلب و سینہ مبارک آن حضرت قلبی و روحی فداه کہ بایں کمینہ خادمان ،
 رسیدہ و اظہارِ شکرِ نعمتِ آن حضرت والا و امتثالِ فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ
 عالی شان سرمایہ سعادتِ ابدی خود دانستہ بیان چیزے از احوالِ خویش و سائرِ علامانِ
 آن فیاضِ جہاں فقیرِ سفیر و ارض می نماید آنچه از احوالِ بد فعال پر سیدہ بودند این است
 کہ از اول و ہلہ کہ از آن حضرت مرخص گردیدہ آدم مرا از انسانیت کشیدہ بحیوانیت آوردند
 میانِ خود و حیواناتِ دیگر فرق نمی کردم۔ چند مدت ہم بریں قرار خود را مثل سائر حیوانات
 می دیدم بعد از ان از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاہات و نباتات دیدم۔
 چند مدت ہم بریں حال و منوال بودم۔ بعد از ان از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد
 و سنگ و اربے حس و حرکت می دیدم الحال جماد ہم یہی تملک لاشئ محض و معدوم صرف خود
 را می بینم محیی و ممیت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و متکلم ہمہ اوسبحانہ است از وجودِ خود
 و یاسوی نامے و نشانی نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر مانده و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود
 بخود است ۵

عشق آمد و بچوں خون شد اندر گد پست
 تا ساخت مرا تھی پُرساخت دوست
 اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت
 نامے است بر من باقی ہمہ دوست
 الحمد للہ الحال ایں قدر می دانم کہ بہ برکت توجہ آن حضرت باسلام حقیقی مشرف شد ام
 و در معیت و اقرابت و محبت و غیر ذلک من المقامات العالیۃ المجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار
 اہالیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خوش می آید۔ اما در
 حلقہ از برکت توجہ حضرت من قلبی و روحی فداه تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب
 و بے شمار است ۵

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
 احسان ترا شمار نتوانم کرد
 گر بر تن من شود زباں ہر موی
 یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد
 و ذکر احوال بعضے یاران این است :-

(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید حیدر شاہ صاحب
از پوندگان است۔ عالم جلیل القدر در سہ فرین از فنون مہارت تمام دارد۔ چند سال کسب
طریقہ از فقیر نموده شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال
دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از ہر علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسب
طریقہ نموده اجازت یافتہ چند کساں را القاء ذکر نموده دریں روز با خبر وفات او در دامن
رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طرفہ مرو بود کہ یک گوسفند کلاں بگلہ پاچہ و
بمقدار آن نان مے خورد و بعد از ان چند سیر انگور و دیگر میوہ جات نکل می نمودہ سیر نمی شد
معین! بوضو عشاء نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر گنایید
داخل طریقہ شوم و لا الہ الاستہ استخوان بزغالہ خورد و سہ نان باریک در مکث پیش او و یک
کس دیگر کہ ہمراہ او بودہ نہادم، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شدند۔ بہیں سبب داخل
طریقہ شد ۱۲

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول
ویلہ نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا کرد مردنا سواری بودہ
از ناسوارش منع کردم ممتنع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیۃً
بگرخت۔ بمجر دور و در خانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ
نزد فقیر بمبع کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسب طریقہ نمودن آمد و از کردہ خویش پیمان
شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایت علیا کسب نمودہ اجازت یافتہ خانقاہ در
ملک خود کہ مشہور بمگر است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسب طریقہ
آمدہ فیض ہلے برزند۔ یک دو کس را اجازت طریقت ہم دادہ اند کہ از انہا ہم مردمان بہ نفع
مے رسند ۱۲

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچوالی غزنی سکونت دارند، از دو جائے کسب طریقہ نمودہ
اجازت از ہر دو یافتہ چوں کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت
شرف اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۲

مے در مکث سخت باریک تر نمانے کہ در علاقہ دامن در شریداستعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزادہ صاحب ملکہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرفہ است ولد قاضی ملایا محمد آخوندزادہ کہ از خانوادہ کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با جازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ و بھمن برکات حضرات عالم بسیار از و منظور کردیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ ہست و فقیر را در بارہ او محبت کثیرہ اورا نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقرا گزشت بسیار کردہ روزی بر مزار جد بزرگوار خود کہ اکرم شریفش ملا شاہ ہوا آخوند است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ۔ خواب دید کہ جدا مجدش اشارہ بہ فقیر کرد و نزد ایں فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلاوہ قضا در گردن خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکم کلان حدود خراسان است انداختہ بود فقیر ابا آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضا و ملائی را داکذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنان غنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیر خود بطرف ایں فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کرد اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسب طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ بردست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کرد حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ اورا حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چون تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آن جا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلدہ شریفہ سمرقند شدند آن جا نیز بیعت طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عما سو ابودیار ہا باشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقوی او آردمان خفیہ فرستادہ چون بصلاح و تقوی او واقف گردید الحاج ملاقات نمود با جابہ زلفت برائے خرچ فقرا ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برائے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سمرقند مخص
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ
تعالیٰ له ۛ

(۹) حاجی ملا شہباز آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان قریہ اُبہ است
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت
نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القاء انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔
غفر اللہ تعالیٰ له ۛ

(۱۰) ملا مراد خاں آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان رتج کہ از حد خراسان
است در علم فقہ ہمارے دار چند سال کسب طریقت از حضرت میان سلیمان صاحب
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود
اشارہ تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از و مستفید اند ۛ

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کا کہ فقیر کہ از ساکنان اطراف خراسان است
بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقت اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکر مے نمایند۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان ریوب است
از علماء بچہ صاحب تصانیف اند باین فقیر بیعت کردہ ابتداء آمدن او شان بریں وجہ بود
کہ نزد فقیر با چند سال آمدہ بعد از مرحبا و ملاقات پر سیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف
ریوب۔ گفتم از برائے چه آمدید گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمدہ ایم گفتم مباحثہ
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما میدان خود روانہ بطرف ریوب کردہ
و آن مردمان علم ندارند و این جائز نیست۔ گفتم ایا علم شرط طریقت است۔ گفتند بلہ۔
شرط طریقت است۔ گفتم نے علم شرط اعمال است نہ شرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند
نہ بجز علم روانیست۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر ماجیب اکرم علیہم الصلوٰت
والتسلیما ت از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خدائے تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آن خداوند تعالیٰ کہ الان

کماکان است چنانکہ بایں بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و علم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اوس
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ اصرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ
اند شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ راقدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری
ایشان بکمال درجہ ولایت رسیدہ اند۔ دریں باب گفتگوئے بسیار شد۔ از اشراق تا نماز
ظہر و طریق لاسلم شستہ بودند آخر الامر گفتم اے کا کہ محکم باش کمربستہ کن کہ اگر مر الزام
کردی خانقاہ خود دیران کردہ تلیندی شامے کم و اگر شما ملزم شدی دست بستہ پیش
من استادہ خواہی شد۔ بجزر گفتن این سخن حاش دگرگوں شد و جوش در باطنش افتاد
زبانش در سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را کلب مے گفت۔
بعده گفت من برائے بیعت آمدہ ام و ایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شما علم ہستید
یا نہ۔ الحال کہ علم شما معلوم کردم مرا تلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق ایں بیعت نگذاشت
باز ہماں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد
علی ذلک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی روحی
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت
یافتہ مردمان ہزار ہا را نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارجمند است
ثبتہ اللہ تعالیٰ ۛ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پونڈہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت برہ
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت
اں چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید۔ مے گفت کہ در ہر مقام مراجب سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہ نشست خود را بہ مجلس شریف
اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت
یافتہ آخر الامر شہادت نوشید بہ حظیر قدس آرا مید۔ نور اللہ تعالیٰ
مرقدہ ۛ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پونڈہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت

کرده شرف اجازت یافته بخوار رحمت الہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ شراف صاحب
کرامات بود زبان مرغان می نمید بلکه احجار و اشجار و هر چیز از جمادات باوشان سخنان می کردند
از نود سال عمر او گذشت۔ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) ملا اعظم پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نموده
کسب طریقت کرده حالات قویہ دارد و استغراق بر و چنان غالب کہ بعد از صلوٰۃ عشاء
تا نماز فجر در یک مراقبہ شسته می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب می دارد اجازت
از فقیر یافته باذکار و مراقبات مشغول است چند کساں را بانوار ذکر منور گردانیدہ
(۱۶) حاجی ملا یاز محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشایخ
گردیدہ از ہر یک کسب نموده آخر برائے تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آورده بیعت نموده
کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نود سال گذشتہ باشد اجازت یافتہ بگفتن ذکر
بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشایخ ذاکر یان یاس فقیر بحسب ظاہر است و
مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ
کہ از مشایخ ذاکریاں بودہ اخذ طریقہ کردہ چون بر تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع بہ فقیر
آورد بیعت نموده و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القار فیوض بقلوب مردمان
می نماید۔

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آمدہ بیعت نموده و کسب
طریقت نموده شرف اجازت یافت با شاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم
اشتغال دارد۔

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است
از ابتداء داخل طریقہ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در
شہر کیست است سکونت داشته باذکار و مراقبات اشتغال داده۔

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان
بیعت بر دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافتہ باذکار و مراقبات

کہ نام قریہ کہ ما بین غزنی و قندھار است ۱۲

تعلیم علوم ظاہری اشتغال دارد ۛ

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمہ اللہ تعالیٰ بہار موحده عالم عامل بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ بازکار و مراقبات مشغول اند ۛ

(۲۲) ملا پیر محمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ سر جانی بیعت باین فقیر کردہ کسب

طریقت نموده اجازت یافتہ چند سال را ذکر حق جل شانہ آموختہ بازکار و افکار و تدریس

علم فقہ اشتغال دارد ۛ

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است بیعت

بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ بازکار و افکار و تدریس علم خود اشتغال دارد

(۲۴) ملا سید موسی سلمہ اللہ تعالیٰ از سادات کرام پشین است بیعت بر

دست فقیر کرد و چند سال کسب نمود اجازت یافتہ بازکار و مراقبات اشتغال دارد نہایت

محب فقیر است صاحب اذواق و مواجید و انجذاب -

(۲۵) ملا خیر اللہ آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از غنڈان است برادر کلاں ملا امان

صاحب کہ در آخوند کور خواهد شد عالم فاضل بیعت کردہ کسب نمود اجازت یافتہ بازکار و مراقبات

اشتغال دارد -

(۲۶) ملا سیف اللہ آخوند صاحب فقیہ غنڈان سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت کرد

و کسب نمود شرف اجازت یافتہ بازکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت

بردست فقیر کرد و چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافتہ بازکار و مراقبات اشتغال

دارد -

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر

کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ بازکار و مراقبات اشتغال دارد

(۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ خراسانی بیعت بردست

فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت یافتہ بازکار و افکار مشغول است

(۳۰) ملا شیر محمد آخوند ترکی بیعت باین فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت

یافتہ بالقار انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد -

(۳۱) عثمان غنی آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقہاء زمانہ مرویگانہ
بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متوہع در ولایت خراسان و حدود دمان علم فقہ از و
بغایت انتشار یافته و فقہائے بسیار از و برخواستہ بیعت بردست فقیر کردہ بود و
کسب طریقت نمودہ اجازت یافته چند مردمان را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال
مے داشتند امسال ۱۲۰۰ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الہی آرا مید طاب اللہ
تعالیٰ شراہ :

(۳۲) ملا سید نور آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم متقی متوہع چهارم سال
شب و روز بسفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بردست بندہ
بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافته شب و روز باذکار و افکار
سرشارند :

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بیعت برد
دست فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات
بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادراک قوی است اجازت یافته باذکار و افکار و خدمات
فقیر اشتغال دارد :

(۳۴) ملا عبد الجبار آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از زمان خوردگی بیعت برد
دست فقیر کرد و کسب طریقت نمود شرف اجازت یافته باذکار و افکار و خدمات فقیر
چهار دہم سال است کہ مشغول است او صلہ اللہ تعالیٰ الی غایۃ مایمنہاہ :

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژوبی سلمہ اللہ تعالیٰ بردست فقیر بیعت کرد و کسب
طریقت نمود اجازت یافته بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ :

(۳۶) ملا سید محمد ژوبی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف
اجازت یافته چند کساں را رنگین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ :

(۳۷) ملا ہیبت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کیفری فقیہ متقی ،
کبیر السن او شان و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ ہر دو بیعت کردند تا سہ روز ہر
حرکت قلبی و قوف نیافتند بعد از ان مرخص کردم وقتہ کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت منجذب
شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آن وقت کہ فقیر عزم بہ طرف خراسان

بمخ اہل خانہ خود و قافلہ اہل خیام کوچ کردہ درواں شدہ بہ کوہ کیغری رسید ہر دو ایساں بہ استقبال آمدند و ملاہیبت صاحب منجذب بود کہ نماز گزار دن نئے تو انست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز آرام و طمانیت بگذارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع مے یابد ملا میرند کور کہ رفیق ایساں بود چوں حال ایساں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یک جا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گریہ و مہرا، بیچ حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مہرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ سبب جہل خود گفت اگر مہرا بہ پرسی بگیر کہ مرا حرکت حاصل شود و منجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پرسی بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بہرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیغری و فرزندان و اہل خانہ ملا میر ہمہ منجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ بر مردمان قہر مے کنم منجذب مے شوند نئے دانم کہ سبب چیست۔ فی الجملہ ملاہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقت نمودہ و ہزار ہا دزدان بہ برکت حضرات بردست او از دزدی توبہ کردہ (۳۸) ملاہانی کیغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمر خاں آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان ذکر حق تعالیٰ آموختہ ۛ

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اتن چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگھری رحمہ اللہ کسب طریقت کردہ آخر بمکاتبہ برخصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقہار ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است ۛ

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ از ابا و اجداد خانوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعد از نزد فقیر آمد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقت شریفہ اشتغال دارد۔

مع لفظ پشتواست بمعنی صرع الجن ۱۲

بخواب دیدہ بود کہ از سینہ فقیر شعلہ بے دود مانند شمع افروخته است و مردمان از ہر طرف
فتیلمہا از روشن مے کنند باشارہ جد بزرگوار فتیلہ تافتہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد
توجہ بہ فقیر آورد ۛ

(۴۱) مولوی معزالدین کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علماء جمید جامع
معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ
آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و
اذکار و افکار و القاء انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد ۛ

(۴۲) قاضی میاں عبد الغفار صاحب آخوندزادہ کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ
تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ
اشتغال دارد ۛ

(۴۳) میاں عبد الغفار آخوندزادہ چودہواں والہ ابار و اجداد صاحب کمال بودند
چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمعیل خان نزول آوردند کسب طریقت
نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت
یافتہ چند کساں را تعلیم ذکر کردہ بجوار رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودہواں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ ہر وہ سال بخدمت
حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دو ازادہ سال بخدمت عبد الوہاب
صاحب پیر میاں عبد الغفار مرحوم چودہواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع
آوردہ بیعت نمود با نوار و آثار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند
کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد ۛ

(۴۵) مولوی عبد الرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن در اہن از علماء متبحر بودہ
در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکمل حدود دمان و پیوندگان مے گفت اگر
کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسم نہایت مرد
فہیم و مودب با آداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ
نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را بالتفصیل ادراک می
کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفری دید بعد از اجازت عن قریب بخیطہ قدس

آرامید طالب اللہ تعالیٰ مرقدہ ❖

(۲۶۱) میاں عبد الغفار آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ برادر خورد عبد الرحیم آخوندزادہ مرحوم در علم فقہ و اصول مانند برادر خود است و در علم میراث یگانہ زمانہ است۔ بیعت بردست فقیر نموده کسب طریقه کرده اجازت یافته بہ تعلیم علم فقہ و اذکار و افکارہ مشغول است۔

(۲۶۲) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیہ ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کرده تا کمالات رسالت رسیده نہایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافته باذکار و افکار و امور مذکورہ اشتغال دارد ❖

(۲۶۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کلاچی والہ پنج سال بخدمت مولی صاحب والامناقب حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم کسب طریقه نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کرده از نسبت بزرگان قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم در خود ندید بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقت چند سال تا حقیقت کعبہ کرده شرف اجازت یافته با شاعت طریقه علیہ در قریہ واسو کہ از قرہ چناب است جائے بنا ساختہ اشتغال دارد و شرف صحبت حضرت با پار سال مشرف شدہ بود ❖

(۲۶۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن اللہ تعالیٰ حالہ و اعمالہ ڈیرہ اسمعیل خاں والہ از علماء جیب جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقت نموده چون جہل نسبت عدم دریافت آن از زمان خوردگی برو غالب بودہ و اطلاع باحوال خویش نہ داشت حتی کہ حرکت قلب و حرارت آن نمی پنداشتند رجوع بہ فقیر آورده طلب دخول طریقت نمود در جواب بمولوی ممدوح گفته شد کہ در حلقہ ما بنشین کہ طریقه واحد است و پیر شہا ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شما توجہ می کند بعد از آن الحاح بسیار کردہ داخل طریقه کردہ شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در ہر سال بقدر یک دو ماہ نزد فقیر سکونت پذیر

می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بنده رخصت شده بود ببلدہ قصور گذر واقع شد
 بزیرت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب
 است تو جہات قاہرہ در حق او شان بند ول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اورا بعلم مبدل گرداند
 فقیر در جواب گفت کہ مررتبہ این چنین تو جہات نیست مگر بفرمودن شما حتی المقدور در حق
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ تو جہات کردہ خواهد شد۔ وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را تو جہات قاہرہ فرمایند۔ الحال
 بیکت تو جہات حضرت مابقی و روحی فداه جہل اورا بعلم مبدل گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ نحوی از
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانامی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس
 اشتغال دارد ۛ

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشلخ
 روزگار بہند و سندھ و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب
 مدنی الافندی الجوزدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و چشتیہ اجازت یافتہ و چند کسال را
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضاار الہی در نوکری انگریز کار نوشت و خواندہ بکامیابانہ مبلغ سی روپیہ مدت
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقرار خود را فارغ نمے گذاشت۔ درین
 اثناء خداوند تعالیٰ بدل او میل این طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ بردست
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عز اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بجرمتہ حبیبہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم و برکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ باسرار ہم الاقدس شامل حالش شد از نوکری
 بے زار گردید انگریز الحاح نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ شاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذشت
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واردات و تجلیات و ادراک صحیح و فیوضات و
 برکات بسیار اورا دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال برائے
 تمیم و تکمیل سلوک نزد فقیر متوقف است ۛ

(۵۱) میاں عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قرابہ چیناب است چند مدت
 کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حیلنی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است :

(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بر

دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار خود سرگرم اند :

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوپڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات

بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بر دست فقیر

بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کردہ بانوار و اسرار ہر مقام ملون

شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صد ہارا بانوار ذکر منور گردانیدہ :

(۵۴) شیخ انسان ساکن قریہ کھل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از

حاجی صاحب کہ معروف بکامون بودند کردہ بعد از وفات او شان رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت

نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است :

(۵۵) ملا امان اللہ اخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ اول اخذ طریقہ شریفہ از

حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ

کسب طریقہ نموده چون کمال نسبت بزرگواران در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ

بیعت نمود اجازت یافت۔

و ابتداء آمدن او ایس چین است کہ بمبعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد

نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء آل حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ

نمود قبول نکردم۔ بار دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ

آورد۔ ملا مذکور گفت کہ ایس آشنائی من است و مرد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ

قلب اورا نشان دادہ مرخص کردم۔ چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باز

آمدہ نزد فقیر متوقف گردید۔ در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باعدا دیں بود خیال کردم کہ مبادا

دریں جنگ شہید شوم باید کہ امانتے کہ از حضرات ہمارہ رسیدہ بکے اہل استعداد سپارم۔

پس ملا غازی مذکور کہ در آل زمان نزد فقیر موجود بود با وسپردہ اجازت دادم۔ ملا امان اللہ

چوں بریں مقدمہ وقوف یافت آل ہم در پئے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا

کہ سکوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بزجر بلیغ منع کردم چند روز بریں گذشتند

و قتیکہ مردم افغانان ارادہ شب خون بر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ بچام اسپ

فقیر بزدور گزرتے مضبوط گزرتے گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہم
محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسپ راتا زیا نہ می زدم نمی گذاشت و اگر برکاب می
زدم مضبوط گزرتے دست بردارے شد و اگر رخا عنان اسپ مے کردم ہم نمی گذاشت
آخر مرا تہ آمد گفتم اجازت است بگذار مرا۔ باز نگذاشت گفت در ہر چہار طریقہ مرا اجازت بدہید
گفتم شما احمق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقہر گفتم در ہر چہار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ
از وجہ خود خلاص کنم۔ چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اور ابہ طریق
نصیحت گفتم آن چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ کمر بستہ شب
وروز در مسائل طریقہ حضرات ما اشتغال دارید۔ بعد از چند سال مرخص بطرف ہرات شدند
حق تعالی اجل شانہ از نزد فضل خود بامداد تو جہات حضرت ماقبلی در وحی فداہ آں چنان تاثیرات
قویہ با و از زانی فرمود کہ در اول روز کویستان از نواحی غوری صد کس ربقہ ارادت در گردن
انداختہ داخل طریقہ شدند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ او شان را دست داد تا حال
بفضل ایزد متعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا بانوار واسرار و مواجید فیوضات
و برکات بئین پیران کبار منور گردانیدہ مرد با کمال و تجستہ احوال اشاعت طریقہ می نماید
چنانچہ ہر ہا مردم را رنگین ساختہ و بسیار کساں را اجازت دادہ کہ سیزدہ کس از ان معلوم
ایں فقیر است تا حال در ان حدود شرف و رود دارند و مردمان را فیوض و برکات می رسانند۔ نام
ہائے خلفای ایشان این است :-

اول ملائین صاحب۔ در روزہ دزد مے باشند کہ از ملک فراہ است صاحب
کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است کہ یک ملا آمدہ برو
زبان طعن کشاد کہ شرط ارشاد کثرت علم است و تو چندان علم نداری۔ او گفت عطائے
الہی و برکت او در کار است از علم رسمی چیز نمی کشاید فضل باید۔ آں ملا گفت کہ شما چہ برکت
دارید۔ در آں جا بچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملائین صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان
خود را بند کرد الہی جبریان مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ ہاں بچہ کہ در گوارہ بود ،
اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ آں بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملا ملزم شدہ
داخل طریقت شد۔

دویم سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ حافظ ملا عبد الخالق اخوند۔ در ولایت

آنہ سکونت دارد۔

۳۱۰م، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد

۳۱۱م، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔

۳۱۲م، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔

۳۱۳م، ملا جہاں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

۳۱۴م، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زنداور از حد و دقندھار۔

۳۱۵م، ملا دین محمد اخوند در بکوات سکونت می دارد۔

۳۱۶م، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصار می باشد۔

۳۱۷م، ملا فیض محمد اخوند در فرہ مے باشد۔

۳۱۸م، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔

۳۱۹م، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

۳۲۰م، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ و ایں ہمہ سیزده تن بحشم

خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ ایں سیزده مردم در اول سالہا مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار بسمع ما رسیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ ایں حلقہ بگوشش در اول وہلہ جذبات دآہ و نعرہ و بے تابی و گریہ و خندہ و قہقہہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ اہل حلقہ کہ گاہے پنجاہ و گاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کردند و بر ہم می افتانند الحال آں احوال باں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بحق تعالی سبحانہ غالب می باشد۔ بعضے مردماں را در حالت صلوة کیفیتے رو مے دید کہ بجز گفتن تکبیر تحریمیہ در قیام بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوة خارج شدہ مے رود و اں شخص بہماں حالت باقی باشد باز بزمین مے افتد مانند مردہ و کسے را ایں در رکوع دست مے دہد و کسے در سجود و کسے را در تشهد و بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بانفاقہ مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

عہ و عہہ ملاقات ہرات است ۱۲

ویا مثل کوہ کلاں مے بینند و بعضے ہمہ زمین را از حسد خود پُر مے یابند و بعضے خود را چنان طول می بینند کہ گویا سر خود با آسمان مے ساینند بلکہ ازاں مے گذرانند و بعضے بجز وجود خود بیچ نمے بینند و بعضے ہمہ را حق مے انگارند بلکہ ہمہ او است مے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و بن مومے خود مے شنوند و بزبان گفتن نمے توانند و این حالات بعضے را تا مدت طولیہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر رومے زہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ و بعضے را کشوف مالکوتیہ حاصل مے شود و بعضے را حالت جو عیہ چنان غلبہ مے نماید کہ بہ بیچ چیزے سیر نمے شنوند بلکہ گویند کہ اگر بار اشتہر گندم خام مے خورم سیر نمے شوم۔ قربان حضرت شوم این چہ حالات است اطلاع فرمایند و در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب این احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ این ولایت و علماء این دیار ندیدہ و شنیدہ اند از این جہت بہا بے نوابان و غریبان حسد و بغض و کینہ و عداوت می درزند ہر ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیزے از احوال خود و خلفاء و سائر مستر شدان آن حضرت نوشتہ شد و این ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آن حضرت است قلبی و روحی فدا ہ

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
 احسان ترا شمار نتوانم کرد
 مگر بر تن من زباں شود ہر مومے
 یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
 او بجز نانی و ما بجز نشی نہ ایم
 او دمے بے ما و ما بے وے نہ ایم
 نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند
 فی الحقیقت از دم نانی کند
 نیاوردم از خانہ چیزے نخست
 تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست
 این بے عمل بے کردار و سیاہ چیز نیست کہ خود را در میان آرد۔ ثانیاً آن کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلمی بدست آید برائے فقیر خریدہ مہربانی فرمودہ ارسال دارند تنگی وقت بسبب تہیاری و انگی خراسان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ یمن انفاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آن کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال

فرمودہ اند۔ این لاشے را چوں رزانت تقریر و متانت تحریر نیست ہر جائے کہ خطائے رفتہ باشد بحسن الطاف کریمانہ اصلاح فرمایند زیادہ حدادب۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین ۛ

مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و الدعاء المشحون۔ من الفقير الحقير لاشئ دروست محمد المعروف بالحاجي كان الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظ صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث الزمان والنوائب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرين بحمد الله سبحانه المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة الحقيقية فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسانها في ذم امامنا حضرة النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم علماء السلف الصالحين فصار حصرهم ثابتا بانعقاد الاجماع وابتين بعون الله تعالى جل شانہ شمهت من مناقب الامام الموصوف ونبذة من دلائل حصر المذاهب الاربعة رغما للانف المخاصمين الطاعين في شان الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوارزمي۔ الباب الاول في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله كاللحي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها ولم يشاركه اجماعا من بعده احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔

الأول، في الأخبار والآثار المروية في مدحه دون مدح من بعده -
 الثاني في أنه وُلِدَ في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى
 الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه رُوي عن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون
 من بعده -

الرابع، في تَبَرُّزِهِ في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -
 الخامس، في أنه تلمذ واستفاد من أربعة آلاف من التابعين وغيرهم
 دون من بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده -
 السابع، في أنه اتفق له من الأصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لأحد
 من بعده -

الثامن، في أنه أول من استنبط الأحكام وأسّس قواعد الاجتهاد وبالغ في
 الأحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل العطايا عن خلفاء البرايا بل أفضل من كسبه على جماعة
 الفقهاء دون من بعده -

العاشر في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا وأجأها دون من بعده -
 أما الأول، فقد أخبرني الصديق الكبير شرف الدين أحمد بن مؤيد بن موفق بن
 أحمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي أنا أبو حفص عمر بن أحمد
 الكراسي أنا الإمام أبو الفضل محمد بن حسن الناصبي حدثنا أبو القاسم بن طاهر البصري
 حدثنا أبو يوسف أحمد بن محمد الواعظ في رباط إبراهيم بن أدهم حدثنا أبو عبد الله
 محمد بن نصر الوراق قال أنا أبو عبد الله المأمون بن أحمد بن خالد حدثنا أبو علي بن
 أحمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمر عن أبي سلمة عن
 أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في
 امتي رجل يقال له أبو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن أبي سلمة عن أبي
 هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال إن في امتي رجلا وفي حديث

القصرى يكون فى امتى رجل اسمه نعمان وكُنيتُه ابو حنيفة هو سراج امتى هو سراج
 امتى هو سراج امتى. عن ابان بن ابى عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم سيأتى من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة
 ليحيى دين الله وسنتى على يده. عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابى حنيفة يحيى الله
 سنتى على يديه. عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين على بن ابى طالب
 رضى الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلد تكو هذه او من كو فتكم هذه
 يكنى بابى حنيفة قد ملئ قلبه علما وحكما وسيهلك به قوم فى اخر الزمان الغالب
 عليهم التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابى بكر وعمر رضى الله تعالى
 عنهما. عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبى
 صلى الله عليه وسلم بدر على جميع خراسان يكنى بابى حنيفة رضى الله تعالى عنه حدثنا
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابى عبد الرحمن عن الزهارة قال شهدت حمادا و جاءه
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذى ذكر لنا ابراهيم قال سقا
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابى حنيفة يحيى احكام الله تعالى رسول
 ويجرى بعده ابد ما بقى الاسلام ولا يهلك من اتخذها وعمل بها فان انت لقيته فاقرأه
 منى السلام. عن كعب الاحبار قال انى لاجد اسامى العلماء واهل العلم مكتوبة بصفا
 وانسابهم اهل زمان ^{زمان} وانى لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و
 اجده شانا عظيما فى العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بداهم يعيش مغبوطا ويموت شهيدا. عن
 عبد الله بن المبارك قال اخبرنى ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فى كل قرن امتى سابقون وابو حنيفة سابق هذه الامة. قال سمعت الامام الشافعى
 يقول انى لا تبرك بابى حنيفة رحمه الله واجئ الى قبره فاسأل الله تعالى للحاجة
 عند قبره فما تبعه عنى حتى تنقضى والنشدنى الصديق الكبير شرف الدين احمد بن
 المؤيد المكي الخوارزمى قال انشدنى العلامة صدق الائمة ابوالمؤيد موفق احمد
 المكي لنفسه ه

رسول الله قال سراج ديني

وامتنى الهداة ابو حنيفة

غدا بعد الصحابة في الفتاوى

لاحسن في شريعته خليفة

سدى ديباج فتياها اجتهاد

ولحمته من الرحمن خيفة

اما النوع الثاني، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب

المذاهب انه ولد في زمن الصحابة على ما انبأني الشيخ المعمر شيد الدين الى آخر

قال سمعت مزاحم بن داود بن علي بن ابي سعيد قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و

ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور

انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعد قال سمعت الواقدى يقول

سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخرجها الحافظ ابو القاسم

طلحة بن محمد بن جعفر الصفا في مسنده وقال اى ابو حنيفة توفي في ايامى عبد الله بن جعفر

بن ابي طالب وابو امامة الباهلي، واثلة بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى

وجماعة من الصحابة يقول اضعف عباد الله محمد العزى الخوارزمي فثبت بهذا انه ولد في

زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد لهم رسول

الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا

فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول

واجتهد في القرن الثاني انشدني صد الامم ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي

لنفسه

كذا القصر الوضاح خير الكواكب

غدا مذهب نعمان خير المذاهب

فمذهبه لاشك خير المذاهب

تفقه في خير القرن مع التقى

واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التي لم يشاركه فيها من بعده انه روى

عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا

في عددهم فمنهم من قال اثم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من

قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه

اجتهد وافتي في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين - وقال صاحب الد المختار

وشارحه الطحاوي والفقير ذرع عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سقاه علقمه
وحصده ابراهيم النخعي وداسه حماد وطحنه ابو حنيفة وعجنه ابو يوسف وخبزه محمد و
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال

الفقيه ذرع ابن مسعود وعلقمه حاصد ثم ابراهيم داس
نعمان طاحنه يعقوب عاجنه محمد خابزو الاكل الناس

وقد ظهر علمه بتصانيفه كالجامعين والزيادات والنوادير حتى قيل انه صنّف في
العلوم الدينية تسعمائة وتسعة وتسعين كتاباً ومن تلامذته الشافعي رضي الله تعالى
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصاّر الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي
حيث قال من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم والله
ما صرت فقيهاً الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمداً في المنام
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لو اردت ان اعذبك ما جعلت هذا العلم
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدجتين قلت فابو حنيفة قال هيهاات
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وجر خمساو
خمسين حجة ورأى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفي الحجة الاخيرة استاذن
حجة الكعبة بالدخول ليلاً فقام بين العمودين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف
حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدمته لكالم معرفة فهتف
ها تف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت
لخدمتنا وقد غفرنا لك ولمن اتبعك فمن كان على من هبك الى يوم القيامة متقيل لابي حنيفة
بمبلغت ما بلغت قال ما نجلت بالا فادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره
حسبي من الخيرات ما اعدت دين النبي محمد خير الوري
يوم القيامة في رضى الرحمن ثم اعتقادي مذهب النعمان
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان

وكنيته ابو حنيفة هو سراج امتي - وعنه عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون
 بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبها فقد احبني ومن ابغضها فقد ابغضني كذا في التقدمة
 شرح مقدمة ابى الليث وقال في الضياع المعنوي وقول ابن الجوزي ان موضوع
 تعصب لانه سري بطرق مختلفة - وروي الجرجاني في مناقبه بسند سهل بن عبد الله
 التستري انه قال لو كان في امة موسى وعيسى مثل ابى حنيفة لما هودوا ولما تنصروا
 ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الاتصاف
 لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك .

والحاصل ان اباحنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القران حسبك
 من مناقبه اشتهار من هبه ما قال قولا الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل
 الله للحكم لاصحابه واتباعه من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمد هبه عيسى عليه
 الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف
 لا وهو كالصديق رضى الله عنه له اجرة واجرم من دون الفقه والفهم فرغ احكامه
 على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذ هبه كثير من الاولياء
 الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم
 وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابى يزيد بسطامي وفضيل بن عياض داود الطائي و
 ابى حامد اللفاف وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابى
 الحوات وغيرهم ممن لا يحصى له عدته ان يستقصى فلو وجد وافيه شبهة ما اتبعوه و
 لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابوالقاسم القشيري في رسالة مع صلابة في
 مذ هبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا على الدقاق يقول انا اخذت
 هذه الطريقة من ابى القاسم النصر ابادي قال ابوالقاسم انا اخذتها من الشبلي و
 هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ
 العلم والطريقة من ابى حنيفة وكل منهم اثني عليه واقرب فضله فعبالك يا اخي المر
 يكن اسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا امتهمين في هذا الاقرار والافتخار
 وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فالهم
 تبع وكل من خالف ما اعتمدوه هودوا ومبتدع وبالجمله فليس ابو حنيفة في زهد ورعه

وعبادته وعلمه وفهمه بمشاركته وما قال فيه ابن المبارك هـ

لقد زان البلاد ومن عليها
 بأحكام واثار وفقه
 فما في المشرقين له نظير
 فقام مشمراً شهراً الليالي
 فمن كابي حنيفته في علاه
 رأيت العائبين له سيفاً
 وكيف يحل ان يؤذى فقيهه
 فقد قال ابن ادريس مقالاً
 بان الناس في فقه عيال
 امام المسلمين ابو حنيفة
 كآيات الزبور على الصحيحه
 ولا في المغربين ولا بكوفه
 وصام نهارة لله خيفه
 امام للخليفة والخليفة
 خلاف الحق مع حجج ضعيفه
 له في الارض آثار شريفه
 صحيح النقل في حكم لطيفه
 على فقه الامام ابي حنيفة

فلعنة ربنا اعداد رمل

على من رد قول ابي حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والدا الامام ادرك الامام علي بن ابي طالب فد عال ولد تربيت
 بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية
 المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة
 شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصاري الحنفي في منظومة الالفية المسماة
 بجواهر العقائد ودرر القلائد ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام الاعظم ابي
 حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

معتقداي مذهب عظيم الشان
 التابعي سابق الائمة
 جمعاً من اصحاب النبي ادركا
 طريقة واضحة المنهاج
 وقد روى عن انس وجابر
 اعني ابا الطفيل ذا
 قد روى الامام وبنت عجرد
 ابي حنيفة المفتي النعمان
 بالعلم والدين سراج الامة
 اثرهم قد اقتضى وسلوكا
 سالمة من الضلال الداجي
 وابي اوفى كذا عن عامر
 ابن واشله وعن ابن جزء
 هي التمام وتوفي ببغداد

بدانکہ اے برادر کلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از
تصنیف شیخ عبدالحق محبت الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ است مے نگارم تا دفع تشویش
از دلہا، مترددین دور گرد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسامی اوشاں با تفصیل
تاریخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک ازین چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ
اند بعد از ان فرمودہ اند کہ ایں چہارتن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احایث
واقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان آہنا نمودہ و تفسیر و تاریل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ
و غایت بذل مجہود درین باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتهاد از نصوص کتاب و
سنت نمودند و غیر مجتہدان را جز تابع ایثاں بودن چارہ و سبیلے نیست و مشایخ طریقت
و بزرگان ایثاں ہم بریں مذاہب بودند یارب مگر آہنائے کہ ایثاں بجائے اجتہاد رسیدہ
و موافق یا مخالف ایثاں برائے خود اجتہاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و آنکہ گویند الصوفی
لانذہب لہ نہ باین معنی است کہ اورا در دین مذہبے نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش
خوش دارد و دوش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ وے در بعضے
مواضع از مذاہب آنچه در ان ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا
آنکہ ہر مذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند۔ محققان گویند کہ ایں نیز علی
الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آن را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا
ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگر چہ ظاہر
روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد و وجہتہ موجب تفرق اعمال
ظاہر گردد و از انجا سرایت بہ تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے باید
چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تا بنا۔ توجید محکم و قدم تحقیق را سخ کردہ چہ تشعب و تفرق
اصل موجب تشعب و تشدت فرع بود پس ضبط نفس باصل مرجوع الیہ فقہا و اصولاً و
تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اِسْتَفْتِ
قَلْبَكَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان روایں در صورت
تردد و تذبذب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علماء مختلف آیند و
تعارض نماید و در دائرہ تجر و تردد افگند حاکم درین صورت تخری قلب و ترجیح ادست تا از ان
اقوال آنچه دل نشین او گردد اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مطہر مزگی منور بنور ایمان

و تقوی است کہ بنور فرست کہ در جوہر ایمان ابداع نموده اند آنچه حق است در یاد آن شوق
 اختیار کنند کہ خیر و صواب در آن بودند نہ آنکہ ہر چہ در دلش افتد ہم بر آن عمل کنند بدون رجوع بدلائل
 شرعیہ کہ این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است بالجملہ
 مذاہب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب درآمد خانہ دین این چہار است و سہ کہ راہ
 ازین راہ ہا دور کے ازین راہ اختیار نمود بہرہ دیگر رفتن عبث و یادہ باشد و کارخانہ عمل را
 از ضبط و ربط بیرون افکنیدن و از راہ مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق
 دوع و احتیاط دارد ہم از مذہب واحد مختار روایتی کہ دلیلش احسن و قوی و فائدہ اش اعم
 و اتم و احتیاط در آن اکثر و او فر بود اختیار کنند و بہرہ رخصت و مسالہ و حیلہ اندوزی برود این طریق
 متاخران است و شک نیست کہ این طریقہ محکم تر و مضبوط تر است۔ و حجتہ این طائفہ این
 است کہ ہمہ متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند دیگر تفسیر و تخصیص را وجہ
 چہ باشد و نص فَاَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشارہ حدیث
 اصحابی کالنجوم فبأیہم اقتدیتم اہتدیتم نیز ہم بین است یعنی چیزے کہ شما
 ندانید از اہل علم پرسید و از ایشان بیاموزید۔ و فرمودہ اصحاب من ہم چوستارگان اند و ہمہ
 راہ نمایندگان اند۔ و علماء دیگر را در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر
 نماید و بفہم زودتر آید و لیکن قرارداد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین تخصیص مذہب
 است و ضبط و ربط کار دین و دنیا ہم ویریں صورت بود از اول مخیر است ہر کدام را اختیار نماید
 صورت دارد و لکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشوب
 در اعمال و احوال نخواہد بود قرارداد متاخرین علماء برین است و ہوا المختار و فیہ الخیر۔ اما درین
 روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و زہد و دوع و عبادت مشہور و معروف ہوندا حدیث
 و اقوال صحابہ را تتبع نموده و نسخ را از نسخ و صحیح را از سقیم جدا ساختہ و تحقیق و تاویل آل فرمودہ
 تطبیق و توفیق میان آن ہادادہ مذہبے قراردادہ اند۔ عوام مسلمانان را بلکہ علماء را درین روزگار این
 قوت و طاقت کجا است کہ این کار از دست ایشان آید۔ ایشان را غیر متابعت مجتہدین
 کردن و در پیے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ والعہدۃ علیہم این کار متقدین مجتہدین ایسر
 بود و بحقیقت بے قیاس و اجتهاد کار از پس نرود باخر دست ہاں زدن ضرورت افتد و
 دلائل حجیت قیاس و وجوب عمل ہاں در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالی۔ و حکم

مجتہد تحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون این حکم در آن جا پوشیده است و
صریح نہ پس مجتہدان دین و امامان راہ یقین آن حکم مکنونہ و مستورہ را بر منصفہ ظہور آورده و ایما
و اشارت را بہ تصریح مبدل ساختہ جزا ہم اللہ تعالیٰ عننا خیر الجزاء۔

وصل در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است
و سلوک طریقہ اقتداء و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر
رائے و اجتہاد است و مخالف احادیث۔ این سخن غلط محض است و جہل صریح۔ آخر نہ در
اجتہاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف
شرط است و بے آن درست نیست۔ و چون قیاس و اجتہاد آن امام عظیم را عظیم الشان
اقدام و اسبق و مقدم و مسلم تمام امت است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع درین
در طہ آن بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابها کہ تصنیف کردند چنانچہ
مصانج و مانند آن دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نموده جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی
برہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصبی نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ
تعصبی نباشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت
تا حقیقت حال منکشف گردد و درین مذہب مواہب الرحمۃ کتابے است شارح او
التزام کردہ است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کہ کتاب ہدایہ در دیار ما
مشہور و معتبرترین کتابها است نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار بر دلیل
معقول نہادہ و اگر حدیثے آورده نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آن استاذ
در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی آن نموده و
تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزد مے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہا
بود کہ احادیث مسموعہ خود را در آن ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشان استماع حدیث
کردہ و رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از مے روایت
سندے کردہ اند یا صد کس اند و مجموع استاذان مے در علم چہار ہزار کس اند و جمعے آن را
بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نمودہ
است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نمودہ و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب او مخالف
احادیث است و حالانکہ درین جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از آن کہ مے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر آن تمسک نموده و بجهت آن احادیث کہ متمسک امام شافعی است
 ترک داده و اکثر متمسکات او در صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کرده اند و اثبات نموده
 اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و مانا کہ در اغلب اوقات و
 احوال عادت کریمہ آن امام آن بوده کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بجهت رعایت طبع عامہ
 خلق کہ مجہول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتضای بر دلیل معقول کرے و بقصد
 تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کوشیدے والا اصل تمسک استدلال اد
 بکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت
 و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہر آن اصول است چنانکہ در کتب
 اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت برائے
 تائید و ترجیح بعضے احادیث بر بعضے بموافقت وے مرقیاس را و لابد از احادیث آنچہ موافق
 بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کردہ باشد
 و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زبان متأخرین برخلاف زبان سابق است چہ می تواند
 کہ حدیثی در زبان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رد آن کہ یک واسطہ
 بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہجرت روایت دیگر کہ بعد از آن آمد
 ضعف پیدا شدہ پس از حکم متأخرین محدثین بضعف حدیثی لازم نیاید ضعف وے در زمان امام
 ابوحنیفہ مثلا و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضے محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و
 وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و آلبتہ احادیث کہ در آن وقت از احاد بودہ
 و بعد از آن بوجود کثرت طرق برواج این علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از آن پیدا شدہ
 بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے باین معنی توان یافت و امام اعظم بجهت غایت
 امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متأخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضے متقدّمین را
 نیز باں جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیان را این حال است
 اما امام شافعی را بہ بینند کہ چہ مدح اصحاب وے می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ
 ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانی کہ شاگرد ابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر
 اہل کتاب از یہود و نصاری تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بینند بے اختیار ایمان آرند امام
 حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابوحنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف ہو

مقدم تہ و اولی تر از قیاس و اجتهاد است وے تا بحد ضرورت نرسد عمل بقیاس نہ کند و عمل بحديث باقسام از دست نہد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم دارد درین مقام تفصیلے است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبه و قیاس طرد ہمہ نرسد وے متروک غیر معمول ہا اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس کردہ و اگر آن را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابوحنیفہ تقلید صحابی را در آنچه صحابی با جہتہ خود گوید واجب داند و شافعی گوید ہم رجال و سخن رجال ما بایشان در اجتهاد برابریم و ما ہم مجتہد انیم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابوحنیفہ فرمودہ عجب از مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رأے خود مے دہد و حال آنکہ من بہرگز فتویٰ نہ ہم بد آنچه ماثور و مروی نیست۔ و امام حجۃ عبداللہ بن المبارک از وے نقل کردہ کہ گفت آن چہ از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الراس والعین قبول کنیم و آنچه از صحابہ رسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنیم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و ایشاں برابریم بایشاں مزا حمت کنیم و در تحقیق حق بحث و تفتیش نمایم۔ و از فضیل بن عیاض نقل است کہ اگر حدیث بر ابوحنیفہ آمدے متابعت آن کردے و اگر از صحابہ و قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتدار ایشاں رفتے والا جہتہ نمودے۔ در کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزد وے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیاران خود در آن بحث کردے و تحقیق و تفتیش نمودے پس از آن جواب دادے و بیاران او عظام دین و قدماء اہل حدیث و فقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مہمان و معتقدان مذہب حنیفہ را رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۵

مکتوب بیست سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفے۔ ابابعد، انخوی اعزی ارشدی ملا سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الافات الافاقیة و البلیات الانفسیة بحرمة لنبی الثقلین

وامام القبلتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشئ دست محمد کہ مشہور بجاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمننتہ کہ احوالات فقیر تاجین تحریر کہ ہر قدم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی علی الاطلاق است جلت نعماۃ رفعت آلاءہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہما الصلوۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمانے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر ازاں در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام در قبور شریف و توسل استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً برنگاشتمی شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے است مجمع علیہا و فضیلتے است مرغب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آن رفتہ اند و دیگر اں تاویل این قول سنت قریب واجب کردہ گو یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از برائے تاکید و اکثر علماء بر آنند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چون اندج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید و دعا کند بعد از اں بمدینہ شریفہ آید و بہ زیارت قبر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مراجع راست کہ ابتداء بکند و مناسک حج بجا آرد بعد از اں بمدینہ آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذاہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف باوجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و بالجملہ بعضے از تابعین را در زیارت

مدینہ قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آل حضرت را با اصول اربعہ شرح بیان کرده اما کتاب فقولہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ فَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُمْ وَتَرَكَنَّا لَهُم مَّا كَانَتْ أُمَّةً لَّيْسَ لَنَا مَلَأَةٌ عَلَيْهِمْ ذُنُوبًا فَنَسُوهُنَّ لِمَ كَانُوا سَافِرِينَ وگفته است این آیت دلالت دارد بر حجت و ترغیب و حضور در درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و سوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب و طلب استغفار از وی صلی اللہ علیہ وسلم و این مرتبہ عظیم است کہ ابدًا انقطاع پذیر نیست از جهت استوار حالت موت و حیات نسبت سر کائنات و ثبوت استغفار از آل حضرت بر امت را بعد از موت و جمیع علماء از این آیت شریفہ استوار حالت حیات و ممات فہم نموده اند تا در آداب زیارت حکم کرده و گفته اند کہ این آیت شریفہ را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ فَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُمْ وَتَرَكَنَّا لَهُم مَّا كَانَتْ أُمَّةً لَّيْسَ لَنَا مَلَأَةٌ عَلَيْهِمْ ذُنُوبًا فَنَسُوهُنَّ لِمَ كَانُوا سَافِرِينَ و حکایت اعرابی است کہ بعد از رحلت آل حضرت بز زیارت آمد و این آیت شریفہ مذکورہ خواند۔ و این حکایت اعرابی مشہور است و جمیع ارباب مذہب اربعہ کہ تصنیف مناسب حج کرده اند این حکایت آورده و استحسان نموده از ائمہ اعلام با سانیدے کہ دارند روایت آل کرده اند۔ و محمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بہ مدینہ آمد و زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل ششم ناگاہ اعرابی آمد و زیارت کرد و گفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابی بر تو فرستاده است صادق، در کے فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بِنُفُسِهِمْ فَاسْتَغْفَرَ اللَّهُ لَهُمْ وَتَرَكَنَّا لَهُم مَّا كَانَتْ أُمَّةً لَّيْسَ لَنَا مَلَأَةٌ عَلَيْهِمْ ذُنُوبًا فَنَسُوهُنَّ لِمَ كَانُوا سَافِرِينَ و این بیت خواندے

یا خیر من دُفِنْتُ بالبِقَاعِ اعظمہ
فطاب من طیبہن القاع والاکرم
نفسی لفداء لقبرانت ساکنہ
فیہ العفاف و فیہ اللجج والکرم

بعد از آن اور رفت۔ آل حضرت را بخواب دیدم مے فرمایند کہ آل مرد در ریاب بشارت دے کہ حق تعالیٰ بشفاعت من اور مغفرت داد و گناہان اور بخشید۔ و حافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آید، بعد از سہ روز از دفن آل سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد و خود را بر قبر شریف انداخت و خاک پاک آل حضرت بر سر خود ریخت و گفت یا رسول اللہ آل چه تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم و آنچه از خدا یاد گرفتیم ما از تو یاد گرفتیم و از آل حبلہ آنچه بر تو آیدہ این آیت است

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَمَن بَرَّخُودَ ظَلَمَ كَرَاهٍ وَنَزِدْنَا
 آمْرًا مِّنَ تَابِرَاتٍ مِّنَ اسْتَفْهَارِكُنِي - از قبر شریف ندا آمد و گفته شد قد غفر لك - و در
 ثبوت زیارت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر - و آن کہ بصریح آمده است این است
 حدیث اول، مَن زَارَ قَبْرِي وَجِدْتُ لَهُ شَفَاعَتِي -

حدیث ثانی، مَن زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي -

الحدیث الثالث، مَن جَاءَنِي زَائِرًا لَعَمَلُهُ حَاجَةً أَلَا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ
 أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الرابع، مَن حَجَّ فَرَأَى قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي كَانَ كَمَن زَارَنِي فِي حَيَاتِي -

الحدیث الخامس، مَن حَجَّ وَلَمْ يَزِرْنِي فَقَدْ جَفَانِي -

الحدیث السادس، مَن زَارَنِي فِي الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا -

و در روایتی آمده - مَن زَارَ قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا -

الحدیث السابع، مَن زَارَنِي مُتَعَمِّلًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَن مَاتَ فِي أَحَدِ

الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الثامن، مَن حَجَّ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي وَغَزَا غَزْوَةَ وَصَلَّى فِي بَيْتِ

الْمَقْدَسِ لَمْ يَسْئَلْهُ اللَّهُ عِزَّ وَجَلَّ فِيهَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ -

الحدیث التاسع، مَن حَجَّ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي كَتَبْتُ لَهُ حِجَّتَانِ مَبْرُورَتَانِ -

الحدیث العاشر، مَن زَارَنِي مَيِّتًا فَكَانَ مَا زَارَنِي حَيًّا وَمَن زَارَ قَبْرِي وَجِدْتُ لَهُ

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الحادي عشر، مَن عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَن زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَانَ مَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَن لَمْ يَزِرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي -

الحدیث الثاني عشر، عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَن سَأَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَن زَارَ قَبْرَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جَوَارِي رَسُولِ اللَّهِ -

از جمله احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی

درجیات زمرہ شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ اس حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات سرور کائنات کنیز حدیث است کہ مشہور و معروف است ما من احد یسلم علیّ الا سرّد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، در روایت از احمد بن حنبل رحمہ اللہ آمده است کہ ما من احد یسلم علیّ عند قبری الا سرّد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام۔
الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علیّ عند قبری سرّدت علیہ ومن صلی علیّ فی مکان اخر یبلغونہ۔

الحديث الخامس عشر از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علیّ عند قبری الا وکل اللہ بها ملکاً یبلغنی وکفی له اجر اخرتها و دنیاہ و کنت لہ شهیداً و شفیعاً یوم القیمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدور الشافریہ از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ ما من رجل یزور قبر اخیہ فیجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابوہریرہ روایت می کند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذردے شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سموی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ احادیث دریں باب بسیار است۔ مازری در توثیق عرای الایمان از سلمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ مے آرند کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شما می آیند و بر تو سلام مے کنند مے شنوی فرمود نعم و اردد علیہم۔ و ابن نجار از ابراہیم یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت مے کند سالے از سالہان حج کردم و بزیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چوں بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ مے گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما درجیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور با اتفاق علماء درجیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات پیچ شک و شبہ نیست و ہم چنین سائر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہداء است۔ ودر حدیث شریف آمده است علی بعد وفاتی کعلی
 فی حیاتی رواه حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الكامل و ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت مے آرند قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء
 احياء فی قبورهم یصلون و نیز بہیقی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ شواہد او از احادیث صحیحہ بسیار
 است و ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید محققین و متکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسرور می شود بطاعات امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام
 بوسیدہ نمی شوند در قبور و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و
 جل، و کدام تقرب و توسل ازین تقرب اولیٰ و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العالمین است۔ آیت شریفہ من یطعم الرسول فقد اطاع
 اللہ۔ ان الذین یتابعونک انما یتابعون اللہ الایۃ۔ و زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بعد از مہات حکم ملازم است او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث
 شریف کہ قبل ازین مذکور شدہ درین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من
 حج ولعمریٰ فی فقد جفائی و جفا باں حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آل
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آل زیارت مبارک موجب شغل خاطر و تفرقہ
 باطن مے گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آل کساں نزد حق تعالیٰ چہ باشد کہ
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاداً باشد تعالیٰ من ہذا الاعتقاد
 السور۔ وقتے کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیت حیا و وقار سلام گویند کہ السلام
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک
 یا ختم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

و اما سفر ہر لے زیارت قبر شریف و شدہ رجال بقصد دریافت زیارت آل حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادتے است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از اں جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بمدینہ شریفہ آمد ابن عساکر
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مے آرند کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت

بجواب دید کہ مے فرمایند اے بلال ایں چه جفا است کہ بیچ بزیارت مانی آئی۔ بلال ہم در اں ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد بدمدینہ طیبہ نمود چون بدمدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید گریہ کرد و درئے نیاز بخاک مالید امام حسن و امام حسین را دید کہ از حجرہ برآمدند ایشان را در کنار گرفت و بر سر درئے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در اں زمان قریب فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدار بقار حلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا ازاں چارہ نخواہد بود و الا مے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد از وفات آن حضرت از مے خواست کہ برائے او اذان گفته باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا بزد خریدی و در راہ خدا آزاد کردی یا برائے خود کردی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا اگر مے گفت اکنون نیز برائے خدا مرا رہا کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آن نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و از اں جا بقصد زیارت بدمدینہ آمد۔ الغرض چون امام حسن و حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آن سرور مے استاد برآمد چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم برخواست کہ تمام مدینہ در جنبش آمد و چون گفت اشہدان لا الہ الا اللہ تنزل زیادہ شد و گرہ یہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چون فرمود اشہدان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مدینہ شریفہ نما ند کہ نہ برآمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان را تمام نتوانست کہ دو فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چون امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب اجبار آمد و بشراف اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع باو مے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بدمدینہ آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المؤمنین نعم الفضل ذلک۔ بعد از قدم بدمدینہ مطہرہ اول اول کائے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتداء بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ و عقبہ مذاق باسناد صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چون از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف می رسد و مے گفت السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا

ودر موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصے از نافع مولیٰ ابن
 عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و تو دیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف مے استاد و مے گفت السلام علی
 النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی کہت نعم۔ و در سند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن
 عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ
 بیائی و پشت بقبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
 و اما توسل و استشفاع بمرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او
 صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ
 پیش از ازاں وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ازاں ہم در حیات دنیویہ و ہم
 در عالم برزخ و در عرصات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح
 باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بجاہ نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد
 از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار بوردہ پیوستہ اما اول توسل
 با دست پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ در اں
 وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصحیح آں
 کردہ اند کہ چون از آدم صفی علیہ السلام آں خطیبہ سر برزد از برائے اعتذار و توبہ آں گفت
 یارب اسئلك بحق محمدان تغفر لی۔ از در گاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ
 علیہ وسلم و ہنوز جوہر روشن را در صدف جسمانیت در نہ آوردہ۔ گفت خداوند اتومی دانی،
 روزی کہ مرا بہ ید قدرت خود پیدا کردی و نفع روح علوی در قالب بشریت من نمودی سر
 برداشتم و بر تو اتم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ از اں روز شناختم
 کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ
 فرمان آمد کہ چون تو اورا در در گاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نے
 بود ترا پیدائے کردم۔ و در بعضے روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صفی اللہ از در گاہ رب العزت
 تلقین نموہ و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِنْ رَبِّهِ
 كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيَّہِ است این بود الہی بمرمت محمد وآلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ
 علیہ چون توسل باعمال صالحہ باوجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوف
 جائز باشد و در بار گاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب اوست

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب قصیدہ بژدہ می گوید

یا اکرم الرسل عالی من الودیع

سوالک عند حلول الحادث العمم

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات سے صلی اللہ علیہ وسلم پیش تر
از ان است کہ در حصر آید۔ در خبر است کہ مرے ضریب البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا
رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند فرمود اگر بصدقت خواری دعا کنم تا چشم تو
بیناگردد اگر آخرت تو خواہی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ!
فرمود تا کہ وضو کند و این دعا را بخواند اللهم انی اسئلك واتوجه الیک بنبیك محمد بنی
الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی هذا لتقضى لی اللهم شفعا
فی۔ ترمذی گفته است ہذا حدیث صحیح غریب و بیہقی نیز صحیح آن کردہ با زیادت این عبارت
در آخر حدیث کہ فقام وقد برء البصر۔ فی روایت فعل الرجل فبرء واخبار در باب
توسل و استمداد از باب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعة رزق و
حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل باوست صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در
وے آثار در روایتہ۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وایت
مے آرد کہ مرے بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتے بود کہ وانے شد عثمان رضی
اللہ عنہ اصلا بحال او نظر والتفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را بعثمان بن حنیف بر صوت
علاج جست۔ گفت بمتوضاء رو و وضو کن و بسجد در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللهم انی
اسئلك واتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنبی الرحمة یا محمد انی
اتوجه بک الی ربی فیقضی لی حاجتی بعد از ان حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد ہفت بدآنچہ
وے فرمودہ بود عمل کرد بعد از ان بر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست اورا گرفت
و نزد عثمان رضی اللہ عنہ آورد وے اورا بر فراش خاصہ بنشانند و حاجت پر سید ہرچہ حاجت او بود
روا کرد و گفت بعد ازین ہرچہ حاجتے کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی
اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیرا مگر تو چیزے بعثمان در باب تضار حاجت
من گفتی و این چنین ساخت و پیش ازین اصلا بحال من التفات نمی کرد و گفت واللہ بایے

من بیچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضریرے پیش وے آمد و دعا خواست تا چشم وے
 بینا کرد و تمام این حدیث سابق سوت نمود پس بر آن قیاس نمودم کہ توسل بوے صلی اللہ
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجاح مرام است۔ وقاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ
 علیہ در کتاب شفاء مے آرد کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چہ بلندی کنی و حق تعالی در کتاب
 خود باب ادب می نماید می گوید لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الایة۔ و قوم دیگر
 لامح مے کند و مے فرماید ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول اللہ اولئک
 الذین امتحن اللہ قلوبهم للتقوی و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت اوست
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثرے و رقتے پیدا آمد و در خضوع و استکانت
 فرود شد و گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجه بقبلہ کنم یا روئے برسول اللہ آرام گفت چہ روئے
 از پیغمبر گردانی روئے وسیلہ تست و وسیلہ پدر تو آدم صغی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از وے کن تا شفیع تو گردد و در باب ادب زیارت استجاب
 استقبال بدان حضرت و توسل بدو و دعا در حضرت مے و رعایت غایت ادب و نہایت
 خضوع مذکور گردان شاء اللہ تعالی۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب
 کرم اللہ تعالی و جہہ مذکور شد کہ آن حضرت در قبر او در آمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین
 من قبلی و درین حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآن حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چون توسل بانبیاء
 بعد از وفات جائز باشد بسید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد
 بلکہ اگر باین حدیث توسل با ولیا خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند و در نیست مگر آنکہ
 دلیل بر تخصیص حضرات رسول صلوٰۃ الرحمن علیہم قائم شود نیز بر این مدعا دلیل است آنکہ ابن ابی
 شیبہ رحمہ اللہ بسند صحیح آورده است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ قحطی افتاد و شخصی بقبر شریف
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد هلکوا آن حضرت در خواب آمد
 و فرمود برو بعمربشارت ده کہ باران خواهد آمد و این نوع توسل طلب دعا است ازاں حضرت از
 پروردگار خود تا این حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالت حیات بودیم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمدانی توجہت یک الے ربی فی حاجتی لیقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کر دکہ در وقتے اہل مدینہ راقحطے شدید رسید شکایت بعائت صدیقہ رضی اللہ عنہا بردند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیایید و در پیچہ از مے بجانب آسمان بکشائید تا میان مے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ مے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر مے رضی اللہ عنہا بکشادن در پیچہ رهنے واضح است بآنکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و سوال آن حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از درگاہ رب العالمین جل جلالہ و ازین قبیل است سوال سائل از حضرت مے کہ گفت اسئلتک مرافقتک فی الجنة یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود در خواست کنی و شفاعت فرمائی تا امر بسعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

و اما رابع کہ توسل بسر و انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علماء بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقه کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چون قحط سال مے شد و امساک باران رونے می نمود عمر در استسقاء توسل عباس مے کرد عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چون قحط مے شد توسل بہ پیغمبر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بعم پیغمبر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند ما استسقاء مے کنیم بعم پیغمبر تو و استسقاء مے کنیم بہ پیغمبر مے و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند ایس قوم توجہ بمن آوردند از جنت نسبتے کہ مرا بہ پیغمبر تست خداوند امر از نزد ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفته است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی لہب

بعضی سقی اللہ الحجاز و اهلہ

عشیتا یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز بآب کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقد منور سر در انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را رونے نموده است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مے پیش پدر من ہشتاد دینار و دویست نہاد بجماد رفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

ازیں باخرج کن۔ پدرم نزد احتیاج آں راخرج کرد۔ چون آں مرد باز آمد مبلغی کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آں در ماند و بائے گفت کہ فرمایا تا جواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹوتت کرد و زمانے در حضور شریف دگاہے پیش منبر استغاثہ مے نمود و فریاد مے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد و صترہ ہشتاد دینار بدست مے داد با مدد مبلغ آں بداد طرز حمت مطالبہ دین خلاصی یافت۔

وامام ابو بکر بن المقری رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوشیخ ہر سہ در عرم شریف مصطفویؐ بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز ہمیں حال گذشتہ چون عشا در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ! جوع ہمیں کلمہ گفتیم و بہر گشتیم و من و ابوشیخ بخواب رفتیم و طبرانی شستہ انتظار چیزے مے برد۔ ناگاہ یک مرد علوی آمد در بزد بائے دو غلام بدست ہر کدام زنبیلے و در و چیز کثیر از طعام و کمر و خبز بہشت و با ما بخورد و آنچه از ما ماند ہم پیش ما گذاشت و گفت اے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہ ہمیں ساعت آں حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آوردم۔

و ابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ بجدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمدم و یک دو فاقہ ہر من گذشتہ بود بہ قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصفے را ہم در خواب خوردم و چون بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

و ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بجدینہ در آمدم و در پنج روز ہر من گذشتہ کہ طعام نخشیدم روز ششم ہر قبر شریف رفتیم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ! بعد از اں در خواب مے بینم کہ سرور انبیاء مے آید و ابو بکر صدیق بر ہمیں و عمر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ مآلہ مے گوید کہ بر خیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتیم و میان دو چشم مبارک او بوسہ دادم رغیفے بمن داد خوردم چون بیدار شدم ہنوز زیادہ از مے بدست من بود۔

احمد بن محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ کہ ۳ ماہ در بادیہ گشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر قیدہ بجدینہ آمدم و ہر آں سرور و صاحبیہ سلام گفتم و بخواب رفتیم۔ آں حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چه حال داری گفتم انا جائع و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ! فرمود دست بکش و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند بازار رفتیم و فطیر و فالودہ خریدیم

و خوردم و ببادیه در شدم. و امثال این حکایات بسیار است
 حاشا! ان یحرم الراجی مکا رسد
 او یرجع الجار منه غیر محترم

و بدانند که در حدیث شریف آمده که اول ما خلق الله نوری و در حدیث دیگر آمده
 انما من نور الله و المخلوق من نوری هر گاه که حق سبحانه تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات
 را بقدرت کامله خود از نور مبارک ایشان بیا فرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس بهمین
 سبب که آن حضرت صلی الله علیه و سلم اصل جمیع خلایق شد محققین علماء بنا بر این حکم کرده اند که
 آن حضرت صلی الله علیه و سلم مبعوث است بکافه مخلوقات و سایر موجودات نه مخصوص
 بجن و انس و ملائکه بلکه در رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات. و صلی الله علیه و سلم
 محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین ۛ

مکتوب بیست و چهارم بنام ملا عطاء محمد آخوندزاده صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ. اما بعد فضیلت پناه شرافت دستگاہ برادر طریقہ
 شریفه ملا عطاء محمد آخوندزاده سلمه الله تعالیٰ.

از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان الله عوضاً عن کل شیء. پس از سلام
 سنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه نمایند الحمد لله و المنته که احوال این فقیر بفضل و کرم
 قادر قدر بر عزت شانہ قزین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل جلاله و المسؤل من الله سبحانه
 سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة المرضیة علی صاحبها الصلوة والسلام.

المرام آنکه مسئلہ افضلیت و اولویت ادائے سنن و نوافل بعد ادائے صلوة مفروضه
 و مکتوبه بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و از نفس کتب صحاح ستہ و
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر مہم موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی
 داود و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابیح برائے اطمینان خاطر نوشته فرستادم امید کہ خواهد
 رسید.

والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا ما في المنزل هو المروي عن النبي صلى
الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير التراويح
المنزل إلا لخوف شغل عنها در المختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣
حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر
قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدة قبل الظهر وسجدة قبل المغرب
المغرب وسجدة قبل العشاء وسجدة قبل الجمعة فاما المغرب والعشاء ففي
بيته ١٢ باب الركعتين قبل الظهر حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد
عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر
ركعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين
بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الاول من كتاب الصلوة باب النفل
بالليل والنهار ١٢ وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن خالد عن عبد الله بن
شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلى بالناس ثم
يدخل فيصلى ركعتين ^{في البيت} في صحيح المسلم في الجلد الاول ١٢ باب ما جاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيها وباب ما
جاء انه يصليهما في البيت حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن
نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في
بيته باب ما جاء في فضل صلوة التطوع في البيت حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن
جعفر نا عبد الله بن مسعود بن ابي هند عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن
زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلواتكم في بيوتكم إلا المكتوبة
للجامع الترمذي في الجلد الاول ١٢ باب صلوة الرجل التطوع في بيته حدثنا احمد بن
صالح نا عبد الله بن وهب اخبرني سليمان بن بلال عن ابراهيم بن ابي النضر عن ابيه
عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرء
في بيته افضل من صلواته في مسجدى هذا الا المكتوبة سنن ابي داود ١٢ باب
ركعتي المغرب اين تصليان حدثنا ابوبكر بن ابي الاسود حدثني ابو مطرف محمد بن
ابي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن

حدثنا ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما
 قضاها صلى ثم سهر اهر يسبحون بعدها فقال هذه صلاة البيوت سنن ابى داود ۱۲
 اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا ابراهيم بن ابى الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جدته قال صلى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم صلاة في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيوت صحیح النساء ۱۲ باب ما
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدورقي ثنا هشيم بن خالد
 الخزاز عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيته فيصلي ركعتين. حدثنا عبد الوهاب
 بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة
 عن مجوح بن ليبيد عن رافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ۱۲ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ها وركعتين بعد المغرب في بيته
 وركعتين بعد العشاء في بيته. وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن
 صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل
 الظهر اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس
 المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيته فيصلي ركعتين.
 الحديث من الا مسلم ۱۲ مشكوة المصابيح -

مكتوب بيست پنجم ایضا بنام ملا عطا محمد صفا موصوف الصمد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اما بعد، اخوي اعزى ارشدي ملا عطا محمد آخوند

زاده صاحب سلمه سر تعالی و ملا داد محمد صاحب سلمه سر تعالی -

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضا عن کل شیئ
پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنتہ کہ
احوال این جائے بفضل و کرم الہی عزت شانہ است و المسئول من اللہ سبحانہ سلا متکلم و
عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب
کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید کوائف مندرجہش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عنہ
خیر الجزاء۔

و آنچه استفسار مسئلہ سب شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئلہ اکثر از علماء اہل سنت
و جماعت بکفر سب و عدم قبول توبہ رفتہ اند و بعضے بعدم تکفیر..... و قبول توبہ اورفتہ اند
پس مفتی را لازم و واجب کہ در جنین مسئلہ کہ استخفاف و استحقار فضل صحابہ نموده اند فتوای
بر قول مفتی بہ بدہند و حکم بکفر بکنند۔

من سبّ الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہما و بہ اخذ الدبوسی
وہو المختار للفتویٰ انتہی و جزو بہ فی الاشباہ و اقارہ المصنف در المختار فی باب
الارتداد قال فی کتاب المسہمی بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ
فی الدنیا والاخرۃ الا من سبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا وَاَبَعَدُوْا اٰیْمَانَهُمْ ثُمَّ اَزْدَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّالُّوْنَ الْاٰیۃ
ونقل بعضہم عن اکثر العلماء ان من سبّ ابا بکر و عمر کان کافرا ۱۲ زواجر من عنیہ فسبہم
والطعن فیہم وان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ رضی اللہ عنہا
والافیدۃ وفسق شرح عقائد من عینہ۔

اقول مثبتا للمقدمۃ الممنوعۃ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیح برآن است
کما اخرج المجاہد والطبرانی ولحاکم عن عویمر بن ساعدۃ انه صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ اختارنی واختر لی اصحابی فجعل منہم وزراء و انصارا و اصهارا من سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا وکما اخرج
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
قوم لهم نبر یقال لهم الرافضۃ فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت

یا رسول اللہ ما العلامة فیہم قال یفرّطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف و
 اخرجہ عنہ من طروق اخری ونحوہ و زادہ عنہ و آیتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و
 عمر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین امثال این احادیث
 بسیار آید کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد۔

و ایضاً سب شیخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بانجبر من
 بغضہم فقد بغضنی و من آذاهم فقد آذانی و من آذانی فقد آذی اللہ۔ و ایضاً
 اخرج ابن عساکران من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان و
 و بغضہما کفر ۱۳ از رسالہ رد شیعہ محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی
 سرسندی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ الاقدس من عینہ والسلام اولاد و آخراد باطناً و صلی اللہ علی خیر
 خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۴

مکتوب بیست و ششم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ ابابعد، شواہد فضل و انضال و دلائل عنایات
 کمال و اکمال رافع ملت بیضانا صاحب ریات شریعت غر۔ امعاذ اکابر عظام۔ ملاذ اعظم علما۔
 محقق قوانین ملک و ملت و مقرر افانین دین و دولت زبدہ فضلاء و قدوہ علما۔ عالی جناب
 شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ تابان و درخشاں باد۔

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شی
 پس ابلاغ تحف دعوات و افیات و تسلیمات مسنونات معروض ضمیر منیر باد الحمد للہ المننتہ
 کہ احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل
 شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیفت و رفاهیت کونین آن جناب معلی از بارگاہ الہ عز
 شانہ مطلوب القلوب بل اخص مدعا است۔

عرض این کہ فقیر ذہ عد در سائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد
 اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقه محدثہ و ہابیرہ دست یاب نمودہ بخد مت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رتے غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم آنہارا
 رواج دہند باوجود حصول اجر جزیل از رب جلیل فقیر را داکم دعا گوئے ذات خویش دانند او
 تعالیٰ شانہ و عز بہانہ آل مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و
 مقہوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت باکرامت
 و عزت دارد بالنبی وآلہ الامجاد علیہم السلام و السلام و اسامی رسالہا این است اول
 حق البین تصنیف حضرت مرشدی و شیخی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی۔ دویم دلیل القوی
 علی ترک القراءۃ للمقتدی۔ سویم زبذۃ المواسب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولد و
 القیام پنجم تذکرۃ الموتی و القبور۔ ششم رد استفتاء و ہایان۔ ہفتم ہبۃ الطاعات۔ ہشتم
 در المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نهم رسالہ شاہ عبدالعزیز۔ دہم رسالہ محتوی بر بیان مسائلہا۔
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخد مت سامی ہمدست سیادت پناہ و نجابت فضیلت
 دستگاہ حقائق و معارف آگاہ ملا جیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام قوم
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از انجا کہ آل جناب فیض مآب قدوہ علماء الاعلام
 و مرجع امورات دینی و دنیوی خاص و عام است نوشتہ مے شود کہ بشر فی اللہ در باب قلع
 فرقہ محدثہ و ہابیہ سعی بلیغ بکار بر بند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت راجد دہند۔
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آبخناب خواہد گردید فقط والسلام
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ

مکتوب بیست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اخوی اعزیز ارشدی ملا امان اللہ آخوندزادہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیئی پس از
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنۃ کہ احوالات و
 گذارشات این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی انجل جلالہ

وعملت نواله والمستول من المدسجانه سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة المرضية على صاحبها
الصلوة والسلام.

المرام آنکه مکتوب مشتمل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت و عافیت که ہمدست ملا راز محمد لودین
ابلاغ داشته بودند در عین بہین رسید کوائف مندرجہ اشش واضح گردید لیکن عجب است کہ
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبد الخالق صاحب نہ نوشتہ
اند و نیز قلمی نہ نموده اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلماء آل دیار آشکارہ ساختم و ایضاً
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شمالا سیف اسد دادہ بودم رسیدش نہ نوشتند و نہ
ملا سیف السدگمان مے کنم کہ شے حقیر بہ نظر نمایاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ لے برادر بر مرید صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق
و اطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از روش او
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و ستر فیض باطنی اند آں برادر رانیک
معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزیمت نشسته اند و از کسے حاکم و غنی و طیفہ قبول نفرمودہ
اند چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جانان صاحب قدس اسد
تعالے سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قمر الدین دزدیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسد تعالی
مارا ملکہ عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسد تعالی مے فرمایند
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ مَتَاعُ هَفْتِ اَقْلِيمِ اَقْلِيلٌ فرمودہ نزد شاہ سفتم حصہ آل قلیل یک
اقلیم ہندستان است پیش شما چیت کہ سرہمت فقرا بقبول آل فرود آید۔ یکے از امراء
حویلی کلاں و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش فقرا معین نمودہ جناب حضرت
مرزا صاحب قبول نفرمود و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش و بے گانہ برابر است در روزی
ہر کس در علم الہی مقدر و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقرا صبر و قناعت بس
است۔ وہم نواب نظام الملک نئی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب
در خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بارباب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من
خاتمہ شمایستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زمان حضرت شاہ صاحب و جناب
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسد تعالی سرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی و طیفہ قبول
نفرمودہ وہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء باں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بآن برادرے آید کہ روش و پیروی
 پیران کبار خود گذاشته وظیفہ بیست خروار حاکماں قبول ساختند این روش شامنا فی توکل
 است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم لکھ روپیہ نقد بلکہ صد لکھ بدہند قبول نخواہم کرد کہ پیران کبار با
 قدسنا اسرتعالی و ظائف حکما قبول نفرموده اند و ہم پیران کبار با بعضی ت شستہ اند تجار
 و زراعت و مسالت نے نمایند و مریدان را از قبول و ظائف حکما و تجارت و زراعت منع
 مے سازند فقط والسلام ۴

مکتوب بیست و ششم بنام سیات پناہ قاضی حیدر شاہ صنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفى۔ اما بعد، اخوی اعزی ارشدی قاضی حیدر شاہ
 صاحب سلمہ اسرتعالی۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محب کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضا عن کل شیء پس از
 سلام سنت الاسلام آں کہ رقمیہ کریمیہ شامل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید
 از مطالعہ آں خود سندی گردید۔ برادر فقیر را سبب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب
 آہنا نبود اما چون مکاتیب او شان بہ تکرار رسیدند از اجابت مسؤل چارہ ندیدم اما قبل از
 جواب مسئلہ اول مناسب آں دستم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ ورود
 یافتہ اولاً ذکر نمایم پس از آن حکم روافض سببہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم و اسرتعالی
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و
 احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ از آن است کہ احصا توں کرد۔ چند آیات و
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب این بزرگواراں ورود یافتہ ایراد مے شود۔ الاية الاولى قوله تعالى
 كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
 تُوْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اَمَّنْ اَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّاهُمْ مِنْهُمْ الْمُسُوْمُونَ وَ
 اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ۔ ازین آیت مبارک خیریت این امت مرحومہ کہ سابق

ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب انرا ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند
 مگر منکر قرآن العیاذ باس من ذلک الکفر و الخسران - الآیة الثانیة قوله تعالی وَكَذَلِكَ
 جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
 ازین جا خیریت و عدالت این امت که صحابه خیار ایشانند ثابت است و ازین جهت
 روز قیامت شهود بر امام سابقه خواهد بود - الآیة الثالثة قوله تعالی لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِخْلَاصِ
 وَصَدَقَ الضَّمَانُ فِي مَا بَايَعُوا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا
 وَهُوَ فَتْحُ خَيْبَرَ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُ وَهَذَا كَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا این آیت
 نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین درین صلح مقدار چهارده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار
 حاضر بودند و خلفاء اربعه هم درین صلح حاضر بودند پس کسیکه که حق تعالی از ایشان راضی است
 که رضا آخر مقام از مقامات اولیا است اگر روافض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز
 سخط الهی تعالی بیچ حاصل کرده باشند العیاذ باس تعالی منه - الآیة الرابعة قوله تعالی
 مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
 تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَاسِيًا هُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ
 أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً
 فَازْرَعَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ
 اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا عن عكرمة
 أَخْرَجَ شَطَاةً بَابِي بَكَرٍ فَازْرَعَهُ بَعْرٌ فَاسْتَغْلَظَ بَعَثَانَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوْقِهِ بَعْلَى
 رِضْوَانِ اسْمِهِمْ كَذَا فِي الْمَدَارِكِ التَّنْزِيلِ - ازین آیت واضح البیان شان اصحاب کرام
 علیهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه مدح و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده -

قال في المواهب اللدنية اما اصحاب رضوان الله عليهم فقال الله سبحانه
 وتعالى محمد رسول الله والذين امنوا معه اشداء على الكفار رحما بينهم الى
 اخر السورة لما اخبر تعالى ان سيدنا محمدا صلى الله عليه وعلى اله وسلم رسوله
 حقا من غير شك ولا ريب فقال محمد رسول الله وهذا مبتداء وخبر وقال
 بيضاوي وغيره جملة تنبيهية للمشهور به يعني قوله هو الذي ارسل رسوله

بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا قال ويجوز ان يكون
 رسول الله صفة لمحمد ومحمد خبر مبتدأ محذوف انتهى - وهذه الآية مشتملة
 على كل وصف جميل ثمرتى بالثناء على اصحابه والذين معه اشراء على الكفار
 رحما بينهم كما قال الله تعالى وسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على
 المؤمنين اعزة على الكافرين فوصفهم بالشدة والغلظة على الكفار والرحمة والبر
 للاخيار ثمرتى عليهم بكثرة الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر اليهم اعجاب
 سميتهم وهدى بهم لخلوص نياتهم وحسن اعمالهم قال مالك بلغنى ان النصارى
 كانوا اذا ساروا الصحابة الذين فتحوا الشام يقولون والله لهُؤلاء خير من الخواريين
 فيما بلغنا وصدقوا فان هذه الامة المحمدية خصوصا الصحابة لم ينزل ذكرهم معظما
 فى الكتاب كما قال سبحانه وتعالى هذا ذلك مثلهم فى التوراة ومثلهم فى
 الانجيل كزرع اخرج شطاه اى فراخه فاذرة اى شدة وقواة فاستغلظ شت
 فطال فاستوى على سوقه يعجب الزراع قوته وغلظه وحسن منظره فكذلك
 اصحاب محمد صلى الله عليه وعلى آله وسلم ازسرة وايدوك ونصروك فهم معه
 كالشطأ مع الزرع ليغيب بهم الكفار ومن هذه الايات انتزع الامام مالك رحمه
 الله تعالى فى رواية عنده تكفير الرافض الذين يبغضون الصحابة قال لانهم
 يغيطون ومن غاظ الصحابة فهو كافر فقد وافقه على ذلك جماعة من العلماء انتهى
 ازروايت امام مالك معلوم مے شود صریحا که سب اصحاب از راه غیظ کنه کافر است
 چه جائی شیخین که ایشان بزمین مناقب آل صحابه اند رضوان الله عليهم اجمعین. الآية الخامسة
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَاهُمْ يَلْتَمِعُونَ فَضَلًا مِّنْ
 اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصُّدُوقُونَ وَالَّذِينَ
 تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْبِسُونَ فِي
 صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْتُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
 وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ السُّفُوحُونَ وصف کرد حق تعالی فقره مهاجرین
 را بآنکه طلب مے کنند از حق تعالی فضل را که جذت است و خوشنودی حق را و بآنکه یاری
 مے کنند دین خدا را و رسول اورا صلی الله علیه وسلم و بآنکه راست اند در ایمان و جهاد کردن

بعد آن و حضرات شیخین نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیده نیست.

باید دانست که حبّ خلفاء اربعه از جمله فرانس است چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است قدس سرى الطبریزی فی الریاض و غرارة الی المسلاء فی سیرته عن انس مرفوعاً ان الله افترض علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی الله عنهم كما افترض الصلوة و الصوم و الزکوة و الحج فمن انکر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة و لا الزکوة و لا الصوم و لا الحج و اخرج للحافظ السلفی فی مشیخته من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر واجب علی امتی ثم قال حب المواهب فحیة من احبه الرسول صلی الله علیه و سلم کال بیته و اصحابه رضی الله عنهم علامة علی محبته رسول الله صلی الله علیه و سلم کما ان محبته صلی الله علیه و سلم علامة محبة الله تعالی و كذلك عداوة من عاداهم و بغض من ابغضهم و سبهم فمن احب احداً احب من یحب ابغض من یبغض قال الله تعالی لا تجد قوم ما یؤمنون بالله و الیوم الاخری اذون من حاد الله و رسوله فحب ال بیته صلی الله علیه و سلم و اصحابه اولاده و ازواجهم من الواجبات المتعینات و بغضهم من الموقاة المهلکات و من محبتهم حوب توفیرهم و برهم و القیام بحقوقهم الاقتداء بهم بان یمشی علی سندهم اداهم و اخلاقهم العمل باقوالهم مما لیس للعقل فی مجال حسن الثناء علیهم یدکر ابا و صانفهم الجمیلة علی قصد التعظیم فقد ثنی علیهم الله تعالی فی کتابه المجید من اثنی الله علیه فهو احب الثناء و الاستغفار لهم انتهى قال الله تعالی و الذین جاءوا من بعدهم یقولون بنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤوف الرحیم قال فی المواهب قالت عائشة رضی الله تعالی عنها امر ان یتغفر الاصحاب رسول الله صلی الله علیه و سلم نسبهم و رآه مسلم و فائدة المستغفرهم عادة علیه و ایضاً فی سبهم الطعن فیهم اذ کان مما یخالف الادلة القطعیة کفر کذب عائشة رضی الله تعالی عنها و الابد عت و فسق قال صلی الله علیه و سلم یا ایها الناس احفظونی فی احبابی و اصهاری اصحابی لا یطالبنکم الله بمظلمة احد منهم فانها لیسست مما توهب رآه الخلیفی و قال صلی الله علیه و سلم الله فی اصحابی لا یتخذونهم غرضاً من بعدک و من احبهم فقد احبنی من ابغضهم فقد ابغضنی من اذ اسم فقد اذنی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله فیوشک ان یاخذ رآه المخلص الذهبی هذا الحدیث کما قال بعضهم خرّج حرج الوصیة

باصحابه على طريق التأكيد والترغيب في جهنم والترهيب عن بغضهم وفي اشارة الى ان جهنم
 من الايمان بغضهم كفر لانه اذا كان بغضهم بغضاً له كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لمن
 يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال شجوعه بتزليلهم من امة
 نفسه حتى كان اذا هم اذعاع عليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض الهدى الذي يرى فيه
 فهو غنى عن ميمهم موكداً بذلك تخذ بهم الله منه واذالك الا لشدة الحرقة وسرى مرفوعاً من سب
 احداً من اصحابي فاجلدوا حرجة تمام في فوائد و قال مالك بن انس غير ما ذكره القاضي عياض
 من ابغض الصحابة فليس له في قبي المسلمين حتى قال وزرع اى استدلال باية الحشر الذين جاءوا
 من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مناقبهم اكثر من ان تحصى يمكن
 نذكر بعضها من المثلث فيجمل الرسالة عنها - فالاول ما اخرج احمد بن اورد والترغيب في غيرهم باسانيد
 الصحيحة عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين
 فرقة كلهم في النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه واصحابي كذاني
 السيف المسلول ناله نجات را محضو كذا يانجه او واصحاب ابي بكر صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني
 اصحابي كالنجوم بايهم اقتديتم اهتديتتم سراه البيهقي عن عمر بن الخطاب مرفوعاً هكذا في السيف
 المسلول يغير خدا صلى الله عليه وسلم يريكي اذ اصحاب خود را به تخم شبيهه اده است - الثالث حديث
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلعى والسادس حديث المخلص
 الذهبي قد ذكرناها فلا نعيدها خوفاً التطويل - الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في
 مسنده وابو نعيم غيرهما من طرق ابي لدداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابي بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظه ما طلعت الشمس
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابي بكر رضي الله عنه وورد ايضاً من حديث
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرج الطبراني وغيره وله شواهد
 من جولة تقضى له بالصحة او الحسن قد اشار ابن كثير الى الحدة بالصحة للحديث الثامن اخرج
 الطبراني وابن عدى عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر خير
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساکر عن انس مرفوعاً حب ابي بكر وعمر
 ايمان بغضهما كفر چون ايس آيات بينات واحاديث سيد الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات
 الناميات خواندى و تعظيم وتوقير شيخين رضی الله عنهما در ضمن عموم آيات واحاديث و خصوصاً انها معلوم

کردی پس بمقتضائے مفہوم این نصوص و ماتلیت علیک عن قریب من الآیات الاحادیث الروایات
 قد حکم کثیر من العلماء الکرام بکفر سب الشیخین رضی اللہ عنہما و عدم قبول توبتہ فی تلك الايام
 الرافضی اذا کان یسب الشیخین یلعنہما العیاذ باللہ نہو کافر وان کان یفضل علیہما کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
 علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافراً الا انہ مبتدع ۱۲ عالمگیری . او الکافر بسب الشیخین او
 بسب احدہما فی البحرین الجوہرۃ مغزیاً للشہید من سب الشیخین او طعن فیہما کفر لا تقبل توبتہ
 وبہ اخذ الدبوسی و ابواللیث و هو المختار للفتویٰ جزم بہ فی الاشباہ و اقراء المصر قائلًا و هذا
 یقوی القول بعدم قبول توبۃ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم و هو الذی ینبغی التعمیل علیہ فی
 الافتاء و القضاء رعایتہ بجانب حضرتہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الذی المختار ۱۳ فی البنزازیة عن
 الخلاصة ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما نہو کافر ۱۲ المختار و نقل بعضهم عن
 اکثر العلماء من سب ابابکر او عمر کان کافراً ۱۲ زواجراً قول مثبتاً للمقدمة الممنوعة کہ سب شیخین
 کفر است و احادیث صحیحہ برہان دال است کما اخرج الجاہد الطبرانی و الحاكم عن عویمر بن الساعد
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اختارنی و اختارنی اصحابا و جعل فیہم وزراء و انصأ
 واصهارا فمن سبہم فعلیب لعنة اللہ و الملائکة و الناس اجمعین لا تقبل منهم صرفا ولا
 عدلاً و کما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعد
 قوم لهم نذر یقال لهم الرافضة فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ
 ما العلامة فیہم قال یقرطونک بما لیس فیک و یطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ عن طرق
 اخرى نحوه و زاد عنہ اية ذلك انہم یسبون ابابکر و عمر من سب اصحابی فعلیب لعنة اللہ و
 الملائکة و الناس اجمعین و امثال این احادیث بسیار آمدہ کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد و ایضاً سب
 شیخین و بغض ایشان کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی و من اذام فقد اذانی و من
 اذانی فقد اذی اللہ و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر
 و عمر ایمان و بغضہما کفر ۱۳ رسالہ امام ربانی مجد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی و اگر بر کسے سب شیخین
 العیاذ باللہ ثابت می شود اور ا قتل باید کرد عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا ابالحسن اما انت و شیععتک فی الجنة و ان قویایز عمون انہم یحبونک یصغرون الاسلام
 ثم یلفظونہ یمرقونہ کما یمرقون السم من کبد القوس لهم نذر یقال لهم الرافضة فان ادركتمہم
 فاقتلہم فانہم مشرکون سب الہ الدارقطنی و سب ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سيأتي من بعدى قوم لهم نبي يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانه مشركون
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك مما ليس فيك ويطعنون على لسلف
واخرج الدارقطني من طريق اخر نحوه وزاد فيه ينتحلون حياء لاهل البيت وليسوا كذلك
داية ذلك انه يسبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وام سلمة
رضي الله تعالى عنهما نحوه عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى اقول لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم
فانه مشركون قال علي قلت ما علامة ذلك قال انه يسبون ابا بكر وعمر وراه الطبراني و
البغوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام وراه البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى ابي قال هذا في الجنة وان من شيعة قوم يرفضون الاسلام هم
نبي يسمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فانه مشركون وراه الطبراني والبغوي وروى
البغوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتك ان تكون من
اهل الجنة فان قوما ينتحلون حياء يقرون القرآن لا يجاوز تراقيم نبيهم الرافضة فان
ادركتهم فجاهد هم فانه مشركون. وروى الهري عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه عليه
وسلم يظهر في امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسما عيل بن يوسف بن الحاكم عن ابن عمران النبي
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة
فاذا ادركتهم فاقتلهم فانه مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاكم عن عويمر
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحابا
جعل فيهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

السيف المسلول

جواب مسأله هر كه بحميت حق تعالى شانه قابل شود كافر است وان انكر بعض ما علم من الدين
ضررة كفر كقول ان الله تعالى جسم كلاجسام وانكار صفة الصديق ۱۳ در مختار خذرا

جسم كفتن و دست پاره و رو كفتن كفر است تتمه بالا بد منه من قال بانه سبحانه تعالى جسم له مكان و
يمر عليه الزمان نحو ذلك فانه كافر على قارى البدن علة لا تزيل الايمان المعرفة الانكار علم الله
تعالى بالجزئية اية والتجسيم فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ١٢ ملا على قارى -

جواب مسئلة انما نحن ناسور در دين بحسب ظاهر مفطر صوم است چرا كه اصلاح بدن و رفع قبض
و تسكين طبع از انداختن ناسور حاصل مے شود و الذى ذكره المحققون ان معنى الفطر وصول فائبة
صلاح البدن الى الجوف اعم من كونه غداء و دواء ١٢ المحدث قال بعض العلماء يظهر من
طالعة كتب الفقهاء ان المعتبر في افساد الصوم وصول المفطر يقينا الى الجوف او الى الالساغ ثم
ان كان الواصل مفطر صيغة ومعنى مثل ما يتغذى به او يتداوى به ففيه الكفارة وان كان
المفطر صيغة لا معنى فلا كفارة فيه مثل ما لا يتغذى به ولا يتداوى به كالحديد الحصى هذا اذا
كان وصوله يقينا اما اذا كان في وصوله شك فعند ابى حنيفة يفسد الصوم كالداء الرطب على
الجائفة والامة وقالا لا يفطر لعدم اليقين في الوصول وفيما نحن فيه اذا اتيقن بعدم وصول شئ
بادخاله في الفم لا يفسد بالاجماع كادخال الحديد في فيه لكن اذا كان بلا ضرورة يكره وان
كان في وصوله شك فعلى قياس ابى حنيفة يفسد على قياس الصاحبين لا يفسد فانظر الى
ما كتبنا من وايات الكتب انهم مقصود لك قال في المختصر ذكره مضغ شئ هذا اذا لم يفتت لك الشئ
بالمضغ او لم يربب اما اذا اتفتت او ذاب بالمضغ فانه يفسد ١٢ رجندى ولو تغيرت الخياط بخيط
مصبوغ وابتلع ان صار ريقه مثل الصبغ في اللون يفسد ١٢ شمنى ويكره للصائم مضغ
شئ عنكا او غيره والمراد هو العلك المصبوغ واما الاسود وغير المصبوغ فمفسد ١٢ ابوالمكارم مضغ العلك
لا يفسد الصيام لان لا يصل الى الجوف وقيل اذا لم يكن ملتما يفسد هدايه وذلك بان اتخذ ولم
يملك احد فانه في الابتداء يفتت فيصل الى جوفه ١٢ كفايه على هذا في الكتب لفقهيية ثم اعلم ان في
ادخال الشئ في الفم اذا اتيقن عدم وصوله الى الجوف بلا ضرورة كراهة تحريمية بلا خلاف من احد
فاذا كان الشئ مما كان في وصوله شك بل غلبة الظن الوصول فما ظنك الا عدم الجواز ارتكاب
الذى الموجب للتعذير ان كان مصرا عليه قال الزيلعي اما كراهة مضغ الصائم العلك لما ذكرنا
من التعريض الصوم للافساد ولانه يتهم بالا فطار لان من آه من بعيد يظنه اكلا وقد قال
عليه السلام من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقف موافقا لهم قال على رضى الله عنه
اياك وما يسبق الى القلوب انكاره وان كان عندك اعتذاره انتهى وكراهة مضغ علك ابيض

مضوغ ملتئم والا فيفطر وكذا للمفطر بن الا في الخلوة بعد در مختار قوله ابيض الى اخره قيد بذلك لان الاسود وغير المضوغ وغير الملتئم يصل منه شئ الى الجوف الخلق فخر المسئلة وجمها الكمال تبعاً للمتأخرين على ذلك قال للقطع بانه معلى بعد الوصول فان كان مما يصل عادة حكم بالفساد بانه كالمتيقن قوله النتن الخ اقول قد اضطرب اراء العلماء فيه فبعضهم قال بکراهة بعضهم قال بحرفه وبعضهم باباحة وافردوه بالتالي في شرح الوهبانية للشرنبلالي ومنع من بيع الدخان وشربة شراب في الصوم لاشك يفطر الخ ما قال قوله قد كرهه شيخنا العمادى في هديته اقول ظاهر كلام العمادى انه مفكروه تحريماً ويفسق متعاطيه فانه قال في فصل للجماعة ويكره الاقتداء بالمعروف باكل الربا وشئ من المحرمات اوبداً ام الاصرار على شئ من البدع المكروهات كالدخان المبتدع في هذه الزمان ولا سيما بعد صد رمنع السلطان ۱۲ من المختار وكره ذوق الشئ ومضغ - بلا عذر ۱۱ غر - ولو كان المضوغ علكاً فان فيه تعريضاً له لانه متهم بالافطار فان من الامن بعيد يظن اكل قليل هذا اذا كان مضوغاً اذ لا ينفصل منه شئ وان كان غير مضوغ يفسد لانه يتفتت ويصل منه شئ الى جوفه ۱۳ در شرح غر صائم عمل الابولسيم في فية فخرج خضرة الصبغ او صفرة او حمرة واخلط بالريق فصار الرقي اخضر او اصفر او احمر فابتلع هو الكرموفه فسد صوم ۱۴ قاضى خان برادر السبب قلت فرصت عدم فراغت از چند كتب مسائل بر آورده نوشته شد كه القليل يدل على الكثير والقطرة تدبى على الغدير امامى دانند كه اكثر مسائل خصوصاً مسائل اجتهاديه از خلاف خالى نيند چنانچه در مسئله اولي هم بعضى از علماء بخلاف آن رفته اند ليكن آنچه نزد اكثر علماء راجح و مفتى است و مختار فقير پيران كبار فقير است قدسنا الله تعالى با سر ارم الاقدس نوشته شد زياده والسلام

مکتوب بیست و نهم بنام قاضی حیدر شاہ صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد اخوى اعزى ارشدى قاضى حیدر شاہ صنا سلمه الله تعالى از فقير حقير لاشئ دوست محمد كه مشهور بجاجى است كان اسد له عوضاً عن كل شئ واضح على نمايند كه ملاير اعظا اخوند زاده صاحب از فقير پرسيدند كه بسم الله الرحمن الرحيم در اول مکتوب مى نويسند چگونه است گفتم مسنون يا تحب است و كيفيت كتابت بسم الله شريف برائے ايشان بيان كردم پس از ان در دم گذشت كه برائے قاضى صاحب اين مسأله بسم الله بنويسيم كه ايشان را اين حكم معلوم نباشد - اے برادر شيعى گفته

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درابتداء اسلام مکاتیب برہم قریش می نوشت (باسمک اللہم) پس ہر گاہ کہ نازل شد بِسْمِ اللّٰهِ فَحَرِّمْهَا وَهَرُسْهَا پِس ازاں درابتداء مکاتیب بسم اللہ می نوشت چون نازل شد آیت کریمہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ پِس می نوشت بسم اللہ الرحمن وچوں نازل شد اِنَّہٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پِس می نوشت بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقتیکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست دحیۃ الکلبیہ داد وبرد بطرف ہرقل بادشاہ روم فقراہ فاذا فیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھکذا اما بعد فانی ادعوك بدعاية الاسلام اسلمہ تسلمہ یوئناک اللہ اجرک فرین وان تولیت فان علیک اثر ابریسین ویاھل الکتاب تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرك بہ شیئا ولا یخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان فقولوا اشھدوا بائنا مسلمون۔

فائدہ تصدیق کلام و مکتوب بسم اللہ مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ و مبعوث الیہ کافر باشد و ابتداء کاتب بنام خود در مکاتیب در رسائل مسنون است کہ بگوید از فلانے نام بسوئے فلانے نام چنانچہ روایت از زینب بن اس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم و تکریم رسول کریم بوجھے می کردند کہ حدیث است ومع ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند ابتداء بنام خود قبل از نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم می کردند۔ و بعضے علماء زحمت با ابتداء نام مکتوب الیہ نیز نموده اند چنانچہ منقول شدہ کہ زینب ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہ فرستاد پس ابتداء بنام حضرت معاویہ فرستاد و در تاریخ النبوة در صحیح حدیبیہ آورده کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ اطلبیدہ کہ بنویس بسم اللہ الرحمن الرحیم و سہیل گفت ما رحمن را نمی شناسیم۔ و در روایتی است گفت ما الرحمن الرحیم پس می شناسیم ما آن را بنویس باسمک اللہم چنانچہ پیشتر نوشتے۔ و متعارف و معروف در جاہلیت در عنوان مکاتیب نوشتن این کلمہ نبود۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم از وضع دین اسلام است۔ پس مسلمانان گفتند واللہ ما نمی نویسیم الا بسم اللہ الرحمن الرحیم الی آخر القصة پس بسم اللہ نوشتن در مکاتیب از کلمہ مسنونات است زیادہ والسلام

مکتوب سی ام بنام مولوی عبدالرشید صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى انا عبد الله بن ابي اعوف بن ابي بكر بن اشرك بن كلاب بن شيبان
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والذنوب
والغيبية والنيمة والبهتان والنفاق والمعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد
رسول الله مولوي صاحب عزيز ازجان حقائق و معارف آگاه مولوي عبدالرشيد صاحب سلمه الله
تعالى.

از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد که مشهور به حاجی است کان امد له عوضاً عن کل شیء پس
از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعه نمایند رشید الحمد والمنه که احوال فقیر بعون قادر
قدیر عز شأنه قرن سپاس بے قیاس منع حقیقی است جل شأنه پیوسته خیریت عافیت آن برادرانه
درگاه رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انه سمیع مجیب وبالاجابة قریب.

المرام اینکه رقیه که مشتمل بر احوال پرسی فقیر که فرستاده بودند رسید بسیار خوری و خورسندی حاصل گردید
او تعالی شأنه با خود دارد و بغیر گذارد فقط قال الله تعالی وَ اَمَّا نِعْمَتُ رَبِّكَ فَحَدِّثْ که ذکر بقره التفات
جاری باشد و با حصول حالت مستمره. اے برادر مقصود بالذات ازین برود بالاتر است لیکن این
قدر هست که در ابتداء ذکر اسم او تعالی شأنه در لطائف و حضور تفکر و التفات می شود چون ساکن
بر ذکر مداومت می نماید کار او به حضور دائمی می رسد یعنی توجه الی الله بے مزاحمت اغیار بلکه دل
گرد پس رفته رفته کار او ازین حضور بالا واقع می شود که تعبیر از این مرتبه بمرتبه احسان فرموده اند
که الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فقط

درین وقت از آینده گان شنیده گردید که مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقه و بابیه را
معتقدند و بگردان نیز آن مسائل بیان می کنند بنا بر این قلمی می شود که باید و شاید که از مسائل فرقه
و بابیه تبرک کنند و بدل از اعتقاد طائف اسمعیلیه بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد کتب

معه می گویند صحیح کتاب فقیر عطا محمد کان الله له که مراد از فرقه اسمعیلیه طائفه ایست از غیر مقلدین که خود را نسوب به
حضرت شاه اسمعیل شهید نور اسمرقند می کنند چنانچه تصریح باین معنی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سره در فتاوی خود کرده
است و باسالتوفیق و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد وآله و صحبه اجمعین . ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ هـ

سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سبحانہ کافی انداز پر پیش گیرند و از مسائل
فرقہ و ہابیہ و اعتقاد او شان بنیاد باشند اگر مے خواہی کہ اثر قویہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ
باسرار ہم الاقدس در خود مشاہدہ کنیم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ
متابعت او شان سازند انشاء اللہ تعالیٰ مثنیٰ حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ
و عم نوالہ خواہد شد۔ قل اللہ بس و ما سواہ عبث و ہوس و انا نقطع علیہ لنفس فقط والسلام خیر الختام
المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۴۹ھ ہجری
تمام شد

تاریخ وصال شیخ المشائخ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب

قلنس اللہ سیرک

پیشوائے سالکان و عارفان	اے درینغا صوفی شیخ زماں
قطب عالم بود افراد جہاں	مرشد کامل مکمل ذوالورع
مے سزدگر و صفا و سازم چہاں	بایزید و ہم جنسید وقت بود
عالمے پر نور شد از فیض آں	از طفیل بوسعید احمد سعید
نقشبندی کرد قلب عارفان	فیض او چوں فیض شاہ نقشبند
نام او چوں شمس روشن در جہاں	حاجی حضرت محمد دوست بود
آمدہ در گریہ حملہ انس و جاں	چوں زد نیادار فانی رخت بست
ہا تھے از غیب گفتہ ناگہاں	آفتابے معرفت تاریخ او

احمد! تو کے رسی در وصف او
فیض بے پایاں ز روش پاک خواں

کتبہ ۱۳۸۳ھ احقر محمد رفیع (ملتان)
۱۹۶۳

فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت 18 روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں

غلہ منڈی

ہساول نگر



(صدیقہ پریس ملتان شہما)

فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت 18 روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں

غلہ منڈی

ہساول نگر



(صدیقہ پریس ملتان شہما)